

Vol. II
No. 9



Friday
20th June, 1952.

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	PAGES
Starred Questions and Answers	459—462
Business of the House	462—464
Demands for Grants	464—545

Price: Eight Annas.

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Friday, 20th June, 1952.

The Assembly met at Five Minutes past Nine of the Clock
[Mr Speaker in the Chair]

Mr Speaker. Now we shall proceed to questions

Starred Question and Answer

Shri Ch. Venkat Ram Rao (Karimnagar) Question No. 119.

سلک ور کس مسٹر (شری مہدی نوارحنگ) سوال یہ ہے کہ

(1) Whether he is aware of the corruption and high handedness of the Supervisors of Irrigation Branch at Nirmal Project in Sirsilla Taluq?

سوائے اس کے کہ ایک درخواست رعایا کی طرف سے وصول ہوئی تھی سپروائزر کے خلاف کریس کی کوئی ایسی اطلاع مجھے نہیں ہے۔ جہاں تک ہائی ہسڈینیس (High Handedness) کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ وہاں دیہاتیوں اور سلوس میں (Sluice men) کے درمیان کچھ ناہوگئی ہے۔ سلوس میں نے سختی سے گفتگو کی۔ اوسکے بعد کچھ جھڑپ ہوگئی اور سلوس میں کو اس بات کی دھمکی دنگئی کہ اوسے قتل کر دیا جائیگا۔ یہ سلسلہ اس طرح شروع ہوا کہ سلوس میں لے وہاں کی ہر کا ہائی روک دیا تھا اور کچھ پیسے طلب کئے تھے۔ اس کے متعلق تحقیقات کی گئی اور تحقیقات میں یہ بات پائی گئی۔ چنانچہ سلوس میں کو علاحدہ کر دیا گیا۔ لیکن جہاں تک سپروائزر کا تعلق ہے وہ چیر ثابت نہیں ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حقیقت میں سپروائزر نے کوئی ریادتی نہ کی تھی۔

(2) Whether it is a fact that these officers are not allowing water under the pretext of Taibandi?

اس کا تعلق سررشتہ مال سے ہے۔ اس میں تعمیرات کو کوئی دخل نہیں ہے۔

(3) Whether people of this area have made any representation to the Government?

رعایا کی طرف سے درخواستیں آئی تھیں جو کلکٹر کے پاس بعرض تحقیقات بھیجی گئیں۔

(4) If so, what action has been taken by the Government?

اس کے متعلق تحقیقات کی گئی۔ جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا سلوس میں کو برطرف کر دیا گیا اور سپروائزر کو کہا گیا کہ وہ رعایا سے نرمی کے ساتھ گفتگو کیا کرے۔

شری وینکٹ رام راؤ۔ کیا یہ صحیح ہیں کہ حب رعایا سپروائزر کے پاس آتی ہو وہاں اُن کو حوٹے سے مارا گیا ؟

شری مہدی نوار جنگ۔ درخواست میں ایسا لکھا تھا۔ لیکن تحقیقات میں یہ چیر طاہر نہیں ہوئی۔ وہاں کے مہتمم صاحب آناسی نے رعایا کو ہدایت دی کہ وہ مرید ٹوب لیکر آئیں۔ ۱۵ دن تک انتظار کیا گیا۔ لیکن وہ لوگ نہیں آئے۔

شری وینکٹ رام راؤ۔ کیا وہاں پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ اور ریویو آفیسر میں اختلافات ہیں اور ان اختلافات کے نتیجہ کے طور پر رعایا تکلیف برداشت کر رہی ہے ؟

شری مہدی نوار جنگ۔ معرر ممبر اگر آہستہ فرمائیں اور مائیک سے ہٹ کر بولیں تو مناسب ہوگا۔

شری وینکٹ رام راؤ۔ کیا وہاں پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ اور ریویو آفیسر میں اختلافات ہیں اور ان اختلافات کے نتیجہ کے طور پر رعایا تکلیف برداشت کر رہی ہے ؟

شری مہدی نوار جنگ۔ یہ چیر طاہر نہیں ہوئی۔

ایک آرڈیل ممبر۔ درخواست سنیں کرے، اس کی تحقیقات کرے اور تصفیہ کرے میں کتنا عرصہ گزرا ؟

شری مہدی نوار جنگ۔ جہاں تک میرا خیال ہے حلد تصفیہ ہوا۔ بروزی کی ۱۶ تاریخ کو درخواست پیش ہوئی بھی اور ۲۱ تاریخ کو جواب دیا گیا۔

شری بھگونت راؤ گمبیر راؤ (عز)۔ کیا یہ صحیح ہیں کہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ (P.W.D) آفیسر کے پاس اس قسم کی نمائندگی کی گئی بھی کہ پانی حوصلہ کیا گیا ہے جاری کیا جائے ؟

شری مہدی نوار جنگ۔ کہا جاتا ہے کہ گاؤں والوں نے اپنے طور سے وہاں کے نائب کو ہٹا دیا تھا اس کے بعد سپروائزر نے اس کی بوزیش کو درس کر دیا۔

شری سی ایچ۔ وینکٹ رام راؤ۔ یہ تحقیقات کس نے کی ؟

شری مہدی نوار جنگ۔ آناسی کے انجینیر نے کی۔

شری لکشمین کوٹا (آصف آباد۔ عام)۔ انجینیر کے خلاف کافی ثابت ہونے کے باوجود تحقیقات اور یہ کی گئی، کے متعلق بعد میں شکایت وصول ہوئی تھی تو کیا کارروائی کی گئی ؟

شری مہدی نوار جنگ۔ بعد میں شکایت وصول نہیں ہوئی۔

شری لکشمین کوٹا۔ ایسی کئی شکایات آرڈیل منسٹر کے پاس ہیں ؟

شری مہدی نوار جنگ۔ یہ ہمارے ملک کی بدنامی ہے کہ ہم لوگوں میں وہ اچھا سا سچائی اور درجہ میں اب تک نہیں ہے جو ایک آزاد قوم کے شایان شان ہونا

چاہئے۔ ایسے کرپشن کی شکایتیں عام ہیں اور یہ ہمارے ملک میں ایک بلا کی طرح ہیں۔ کرپشن نہ صرف تعمیرات میں ہے بلکہ ممکن ہے کہ دوسرے محکموں میں بھی ہو اور حاکمی زندگی پارٹیوں اور فیملیز (Families) میں بھی ہو۔ اسے دور کرنا ہمارا فرض ہے۔

شریمتی لکشمی نائی (انسواڑہ) ایسے کرپشنس (Corruptions) کے واقعات جو آریبل مسٹر کے سامنے آتے ہیں ان کا سختی سے تدارک کیوں نہیں کیا جاتا اور سزائیں کیوں نہیں دی جاتی؟

شری مہدی نوار جنگ - جب کوئی حرم ثابت ہو جاتا ہے تو سرا ضرور دی جاتی ہے۔

شریمتی شاہجہاں بیگم - (پری) کیا سپروائزر کا حرم ثابت نہیں ہوا؟

شری مہدی نوار جنگ - سپروائزر کے رعایا کے ساتھ سب کلامی کی تھی اور کچھ مار پیٹ بھی ہوئی تھی۔ انہیں ہدایت دی گئی ہے کہ وہ رعایا کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں۔

شریمتی شاہجہاں بیگم - کیا یہ سرا کافی ہے؟

Mr. Speaker : It is a matter of opinion.

شریمتی شاہجہاں بیگم - یہ خود وتمد لوگ عریب رعایا کو

Mr. Speaker This question cannot be allowed

شری وینکٹ رام راؤ - کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ ٹرمل پراحتش سے اس قسم کی شکایات آتی ہیں کہ وہاں کے ملازمین پیسے لیتے ہیں اور پیسے نہ دیں تو پانی روک دیا جاتا ہے؟

شری مہدی نوار جنگ - ریر کاسٹ ریسرو کے لئے پانی کی قلت کی وجہ ایسی شکایتیں آتی ہیں۔ تہ بندی کے سلسلہ میں نظام ساگر سے بھی ایسی شکایت وصول ہوئی۔

Shri K. Venkiah (Madhira) : Is there any information with the hon. Minister to the effect that there is no water in Wyrha this year?

Shri Mehdi Nawaz Jung : I am not aware of it. I shall make enquiries.

شری بھگونت راؤ کبھیر راؤ - جب نظام ساگر میں پانی کی قلت نہیں ہے تو وہاں سے ایسی شکایات کہ پانی کم دیا گیا کیوں آتی ہیں؟

شری مہدی نوار جنگ - تہ بندی کا کام ریونیو ڈپارٹمنٹ (Revenue Department) سے متعلق ہے۔

ایک آرہیل ممبر - رسوب سے متعلق جو بدعنوانیوں کی اطلاعاتیں ملی ہیں ان کے اسناد کے لئے کیا آرہیل مسٹر کے ڈپارٹمنٹ کی جانب سے کوئی قدم اٹھایا جا رہا ہے ؟

شری مہدی نوار جگن - یہ ایک عام سوال ہے۔ جہاں تک اس ڈپارٹمنٹ کا تعلق ہے جب یہ کام سمجھے دیا گیا تو ہمارے چیف مسٹر نے یہ کہا کہ اس ڈپارٹمنٹ کو سدھارنے کی جانب میری خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ میں اسکو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ اس ملازم کو محض تعمیرات کی حد تک محدود رکھا جائے۔ یہ ایک عام مسئلہ ہے۔ جیانیہ کل ٹائمس آف انڈیا میں یہ خبر آئی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کی جانب سے اس سلسلہ میں سختی سے کارروائی کرنے کے متعلق بلس (Bills) پیش ہونے والے ہیں تاکہ اس کرپشن کو سختی سے دور کیا جائے۔ یہ ایک عام مسئلہ ہے اور اسکو کسی سرپرستہ کے ساتھ محدود کرنا مناسب نہیں ہے۔

شری جی۔ سری راملو - (سہی) جب سارے اسٹیٹ میں یہ ایک عام طریقہ ہو چکا ہے تو اس کے اسناد کے لئے کیا طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں ؟

شری مہدی نوار جگن - سکا یب وصول ہونے پر تحقیقات کی جاتی ہے۔ اور اس کے صحیح ثابت ہونے پر مناسب کارروائی کی جاتی ہے۔

شری جی۔ سری راملو - اس کوئسٹن کے بارے میں میرے پاس ایک درخواست وصول ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ برل پراکٹ کے تھ نارلہ جرو کے نیچے نارائی راؤ اور سدر راؤ نے صرف اپنی ۵۰ ایکڑ زمین بچانے کی خاطر ڈی۔ ای سے مل کر پانی نکالنے کی کوشش کی۔ کیا یہ صحیح ہے ؟

(Answer was not given)

Business of the House

Mr. Speaker Now, we shall proceed to the next item, the Demands for grants.

ان ڈیمانڈس کو لئے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں کچھ باتوں کی وضاحت کر دوں۔ چیف مسٹر بحیثیت ریویو مسٹر جو ڈیمانڈس پیش کریں گے انہیں آج ختم کر دیا جائے گا۔ اس لحاظ سے میں ہاؤس سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آرہیل ممبر آج دوپہر نہیں بھی سیشن رکھا مناسب سمجھتے ہیں ؟

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - دوواں ڈسکشن میں اسکا اندازہ ہو سکتا ہے کہ آیا دوپہر کو بھی سیشن رکھنے کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔ اگر اس وقت میں کافی لوگوں کو اظہار خیال کا موقع نہ مل سکے تو دوپہر میں سیشن رکھا جاسکتا ہے۔

چیف مسٹر (شری بی۔ رام کشن راؤ) - ۲۲ ڈیمانڈس پیش ہوئے ہیں۔ ان پرکٹ موشن بھی پیش ہوئے ہیں۔ اس لحاظ سے اگر ضرورت ہو تو اسی جانب دوپہر کا وقت بھی لے سکے ہیں۔

مسٹر اسپیکر - میں نے نہ سوال اس لئے ہاؤس کے سامنے بیس کیا کہ ہمارا کام اسموتھلی (Smoothly) چل سکے - جب وقت ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے اس وقت ہاؤس میں چاروں طرف سے یہ خواہش ظاہر کی جاتی ہے کہ آرسل ممبرس لوہلے کاموقع دیا جائے - اس اعتبار سے دوپہر میں بھی بیٹھا مناسب ہوگا -

میں انک اور جبر مان کرونگا - جنرل ڈسکس ہوچکے ہیں اس بارے میں کافی بحثیں بھی ہوچکی ہیں - نہ " کافی " کا لفظ ایسا ہے جسے ممکن ہے بعض لوگ کافی سمجھیں اور بعض نہ سمجھیں - بہر حال میں چاہتا ہوں کہ ڈیمانڈس پر جو کٹ موسس (Cut motions) پس کئے جائیں انکی حد تک ہی آرسل ممبرس ایسی تقریریں محدود رکھیں -

میں ہاؤس سے ایک اور درخواست یہ کرونگا کہ جن معرر ارکان نے اس سے پہلے بحثوں میں حصہ لے لیا ہے وہ اگر ان معرر ارکان کو ہمیں اظہار خیال کا موقع نہیں ملا ہے موقع دیں تو مناسب ہے -

دوسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بحث کے متعلق کافی جنرل ڈسکس ہوچکے ہیں - اس لئے زیادہ سے زیادہ آرسل ممبرس کو موقع ملنے کی خاطر کٹ موسس میں کم وقت دیں - میں اس نوٹ پر ٹائم (Time) محدود کرنا نہیں چاہتا - میں سمجھتا ہوں کہ کٹ موسس پر زیادہ سے زیادہ ۴ - ۵ منٹ تقریر ہو سکتی ہے - ایک اور طریقہ جو میں اڈاپٹ (Adopt) کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آرسل چیف مسٹر جب اپنے دہہ کے ڈیمانڈس پیش کریں تو اس کے بعد ہی جو ارکان ان سے متعلق ایسی ایسی تقریریں کرنا چاہتے ہوں ان سے درخواست کی جائیگی کہ وہ اپنے کٹ موسس پیش کریں - کٹ موسس پیش ہو جانے کے بعد عام طور پر ان کٹ موسس پر تقریریں ہونگی - اسکے بعد دوپہر اور سہ پہر میں جبکہ ہمیں بیٹھا ہی ہے تو اس وقت کٹ موسس پر ووٹس لئے جائیں گے -

شری ادھور او پٹیل - (عثمان آباد - عام) جس مقصد کے لئے کٹ موسس دیا گیا ہے کیا اسی پر بحث ہو سکیگی یا ممبرس عام طور پر پورے ڈیمانڈس پر بحث کر سکتے ہیں ؟
 مسٹر اسپیکر - اپنے کٹ موسس کے ساتھ دوسرے کٹ موسس پر بھی بحث کر سکتے ہیں -
 ' شری وی - ڈی - ڈشپانڈے - جن ڈیمانڈس پر کٹ موسس نہیں لائے گئے ہیں کیا ان پر بھی بحث کرنے کا موقع دیا جائیگا ؟

مسٹر اسپیکر - ان کے بارے میں تو یہ سمجھا جائیگا کہ انہیں ہاؤس نے تسلیم کر لیا ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - عالی جناب نے ابھی جو فرمایا اس سلسلے میں مجھے ایک نسخہ ہے جسے میں صاف کر لیا چاہتا ہوں - ہر ممبر صرف اپنے کٹ موسس پر ہی بحث نہیں کرینگے بلکہ ہمارے کٹ موسس پر بحث کرینگے - مجھے یہ تسہ ہے کہ نہ اصولاً صحیح

ہیں ہے۔ ہوگا یہ کہ ہر مقرر سب کٹ موشنس پر بحث کرنا چاہیگا۔ عالی حاب نے فرمایا کہ ہر ممبر کو م۔ ہ مٹ لیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹائم اسطرح بحث کے لئے کافی نہ ہوگا۔ عالی حاب کا ڈائریکشن (Direction) یہ ہونا چاہئے کہ ہر مقرر اپنے اسپیسیمک کٹ موشنس (Specific cut motion) پر بولے اور ڈائیگریس (Digression) کرتے ہوئے سارے میدان پر بحث نہ کرے۔ اس سے بہت سہولت ہوگی اور کام بھی چل سکے گا ورنہ ٹائم کی باندی نہ ہو سکے گی۔

مسٹر اسپیکر۔ لیکن اسطرح محدود کرے سے ایک کٹ موشنس دوسرے کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع نہ رہیگا۔ اس میں سب ہیں کہ ٹائم لمٹ (Time limit) کما گیا ہے۔ لیکن اس طرح کٹ موشنس موو (Move) کرنے والے آرہیل ممبرس کے علاوہ دوسرے ارکان کو بھی اظہار رائے کا موقع ملنا اسلئے میں نے اسے مناسب سمجھا۔

شری وی۔ ڈی۔ دتھپانڈے۔ حو سچیس (Suggestion) دیا گیا ہے وہ ٹھیک ہے۔ لیکن ٹائم لمٹ کے لحاظ سے کٹ موشنس پر صرف دو دو لائیں ہی کہا جاسکیگا۔ م۔ ہ مٹ میں اس سے زیادہ اور کہا جاسکتا ہے؟ اگر ایسا نہ ہو تو وقت کی باندی نہ ہو سکیگی۔ اس لحاظ سے سری چیف مسٹر کا حو سچیس آنا ہے وہ مناسب ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ ٹائم لمٹ حد بندی میں بہت سے رپریزینٹیشنس (Representations) ہوتے رہتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اصل عرصہ پوری ہو۔ اب آرہیل چیف مسٹر اپنے ڈیمانڈس پیش کریں۔

Demands for grants

Shri B. Ramakrishna Rao Sir, I beg to move. "that a sum not exceeding Rs 1,22,41,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No. 1 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs. 2,84,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending with the 31st day of March 1953 in respect of Demand No 3 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Sir, I beg to move : "that a sum not exceeding Rs. 3,68,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st

Demands for grants 20th June, 1952 465
day of March, 1953, in respect of Demand No. 5. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs. 2,46,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 12. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs. 5,30,600 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 13. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move. "that a sum not exceeding Rs. 86,600 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 14. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move. "that a sum not exceeding Rs. 4,76,300 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 17. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs. 2,51,500 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 21. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move: "that a sum not exceeding Rs. 7,39,700 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 31. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs. 85,200 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 35. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move. "that a sum not exceeding Rs. 60,300 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 37. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move: "that a sum not exceeding Rs 16,700 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No 39 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

Sir, I beg to move: "that a sum not exceeding Rs 6,17,175 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of demand No 55 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs 35,350 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 65 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

Sir, I beg to move. "that a sum not exceeding Rs 20,35,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No 68 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

Sir, I beg to move: "that a sum not exceeding Rs 54,75,0 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No 73 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

Sir, I beg to move: "that a sum not exceeding Rs 11,25,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No 78. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

Sir, I beg to move: "that a sum not exceeding Rs 600 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 81 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

Sir, I beg to move: "that a sum not exceeding Rs 1,22,250 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953, in respect of Demand No 82. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

Sir, I beg to move. "that a sum not exceeding Rs. 2,62,500 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 85. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker What is the aggregate amount ?

Shri B. Ramakrishna Rao The aggregate amount is Rs 1,96,66,025

Mr. Speaker The motions for grant of demands Nos 1, 3, 5, 12, 13, 14, 17, 21, 31, 35, 37, 39, 55, 65, 68, 73, 78, 81, 82 & 85, the aggregate amount being Rs 1,96,66,025 moved Now the cut-motions will be moved.

Shri A. Raj Reddy Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut motion to Demand No 1 to reduce the allotment of Rs 1,22,41,000 for Land Revenue by Rs. 15,19,800 to discuss Economy—by reduction in grant for the Civil team, Dustbund and Rusums

Mr. Speaker Cut motion moved :

“To reduce the allotment of Rs 1,22,41,000 for Land Revenue by Rs 15,19,800 to discuss Economy—by reduction in grant for the civil team, Dustbund and Rusums ”

Shri Uddhava Rao Patil . Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut motion to Demand No 1

“To reduce the allotment of Rs. 1,22,41,000 for Land Revenue by Rs 6,00,000 to discuss Economy—by repatriation of civil administration team ”

Mr. Speaker . Cut motion moved :

“To reduce the allotment of Rs. 1,22,41,000 for Land Revenue by Rs 6,00,000 to discuss Economy—by repatriation of civil administration team ”

Shri B. Krishniah (Khammam-General) . Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut-motion to Demand No. 1 :

“To reduce the allotment of Rs 1,22,41,000 for Land Revenue by Re. 1.”

Shri B. Ramakrishna Rao . Speaker Sir, I would like to draw your attention to the fact that this is a cut motion by one rupee. It is a token cut As you are aware, Sir, cut motions can be moved to discuss specific questions The hon. Member who has just moved this cut motion has shown in his motion that he wants “to discuss the policy of the Revenue Department”. This is too vague and too general to be considered as a specific point to be discussed by a cut motion of this sort. I am sure you will rule out this cut-motion as not in order, Sir.

Mr. Speaker . The rule regarding token cuts is that the cut-motion for a nominal figure should be to ventilate a specific

grievance. The grievance should be specific That is the general rule

باب نہ ہے کہ ریوسو ڈنارٹسٹ میں کئی چیزیں آجائی ہیں اور کسی خاص چیز کے بارے میں ان کا کٹ سوس نہیں ہے تو میں اسے نامعلوم کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن پھر بھی میں آرہل ممبر سے یہ خواہش کروں گا کہ وہ کسی خاص چیز کی حد تک کٹ سوس کو محدود رکھیں۔

శ్రీ బి కృష్ణయ్య

అధ్యక్ష మహాశయా,

నేను ఈ కట్ మోషన్ (Cut motion) ప్రవేశపెట్టింది ముఖ్యంగా గ్రామాలలో ఉన్నటువంటి పట్టణాలు, పట్టణాల గురించి మాట్లాడుటకు గాను పెట్టాను

Shri B. Ramkrishnan Rao Mr. Speaker Sir, as a matter of fact, the cut motion not being in order must have been ruled out, but as you have been disposed to be lenient, I do not wish to come in your way of the motion being moved and discussed. The hon. Member has now specified that he wants to raise the question of patel and patwaris—perhaps, the work of the patel and patwaris or something of the kind or their existence—I do not know what he exactly means because regarding patel and patwaris there are several matters and it may be that the hon. Member is against the hereditary system of patel and patwaris or their working. If he could specify, I would be grateful.

Mr. Speaker. All are new and I think the hon. Minister will get sometime also because reply would probably be in the afternoon. He will therefore get sufficient time and on that account the hon. Member should not suffer. So I allow it.

Cut motion moved :

‘To reduce the allotment of Rs 1,22,41,000 for Land Revenue by Re 1’, to discuss about patel-patwaris

Shri V.D. Deshpande. Mr. Speaker Sir, I submit that the leniency is on both the sides. We are new to the whole affair and as we have decided, it is taken for granted that we are going to make the grants. So the leniency is natural and in every respect and that should be kept in view by the hon. the Chief Minister.

Mr. Speaker : No appeal to the Chief Minister is necessary.

శ్రీమల్ మత్తయ్య—(పెద్దవల్లి):

అధ్యక్ష మహాశయా,

నేను ఈ కట్ మోషన్ తర్వాత రెవెన్యూ యా రిజిస్ట్రార్లతో సంబంధించిన రూపాయిలకు తగ్గించాలని పెట్టాను. అందుకు గుర్తింపుగా మాట్లాడుటకు ఈ కట్ మోషన్ ఉపయోగపడుతుంది.

Shri B Ramakrishna Rao I think, Sir, the hon. Member has not correctly moved his cut motion. He has said that he wants the amount of one crore and odd to be reduced to Re. 1, whereas the motion reads that it should be reduced by Re. 1.

Mr Speaker The cut motion is given to him in writing and he is guided by it. The cut motion that he has moved is to reduce the allotment of one crore and odd for land revenue by Re. 1. It is for discussion on the Tenancy problem.

Cut motion moved

“ To reduce the allotment of Rs. 1,22,41,000 for Land Revenue by Re. 1, to discuss the tenancy problem ”

Shri K. Venkat Rama Rao Mr Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to Demand No. 1 to reduce the allotment of Rs. 1,22,41,000 for Land Revenue by Re. 1 to discuss the tenancy problem.

Mr Speaker Here again, to discuss the policy of the Revenue Department and its work.

Shri K Venkat Rama Rao That is why I want to discuss the tenancy problem.

Mr Speaker Tenancy problem, then the cut motion is same as cut motion No. 4. The point is that already there is one cut motion regarding tenancy problem. The hon. Member might have noted it at S. No. 4. He also wants to move his cut motion to discuss the tenancy problem. So I think both the cut motions may be bracketted together, and I find no particular necessity to admit this cut motion.

Shri V D Deshpande Mr Speaker Sir, I beg to move a cut motion to Demand No. 1.

“ To reduce the allotment of Rs. 1,22,31,000 for Land Revenue by Re. 1, to discuss Rusums and Dustbund and the hereditary offices of patel and patwaris ”

Mr. Speaker Cut motion moved :

“ To reduce the allotment of Rs. 1,22,41,000 for Land Revenue by Re. 1, to discuss Rusums, Dustbund, probably the hereditary succession of patel and patwaris may be discussed along with the other cut motion.

Shri B. Ramakrishna Rao : This cut motion can be bracketted with cut motion No. 4, Sir.

Mr Speaker But the hon Member has said that he wants to discuss Rusums and Dustband That is a new thing

Shri B Ramakrishna Rao These are already included in the first cut motion

Shri V D Deshpande The reduction proposed therein is over 15 lakhs

Shri B Ramakrishna Rao All right

Mr Speaker Cut motion No 7. *Shri K Sreenivasa Rao*

Shri Kankanti Sreenivasa Rao (Mahbubabad-General) ·
Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 1,22,41,000 for Land Revenue by Re 1 to discuss the problem of land tenure

Mr Speaker Is it different from Land Revenue ?

Shri K. Sreenivasa Rao Yes, Sir There is a difference

Mr Speaker The cut motion to reduce the allotment of Rs 1,22,41,000 by Re 1 to discuss land tenure is moved Next, *Shri Sripat Rao*

Shri Sripat Rao (Bhir) Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 1,22,41,000 for Land Revenue by Re 1 to discuss the policy of the Revenue Department, with particular reference to District Administration

Mr Speaker The cut motion to reduce the allotment of Rs. 1,22,41,000 for Land Revenue by Re. 1 to discuss the District Administration is moved.

Mr. Speaker There is a supplementary list *Shri B D. Deshmukh.*

Shri B D Deshmukh (Bhokardan-General) I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs. 1,22,41,000 for Land Revenue by Re 1 to discuss the maintenance of jeeps and petrol charges.

Mr Speaker The cut motion to reduce the allotment of Rs. 1,22,41,000 for Land Revenue by Re 1 to discuss jeeps and petrol charges is moved.

We shall now proceed to the cut motions regarding Demand No 5. *Shri A. Raj Reddy.*

Shri A. Raj Reddy (Sultanabad) Speaker, Sir, I beg to move: "that the allotment of Rs. 3,68,000 for Registration under Demand

No 5 be reduced by Re 1 to discuss the actual working of the Registration Offices in Districts and elsewhere "

Mr Speaker The cut motion to reduce the allotment of Rs 3,68,000 for Registration by Re 1 is moved Now we proceed to Demand No 12 Shri A Raj Reddy

Shri A Raj Reddy Speaker, Sir, I beg to move. "that the allotment of Rs 2,46,200 under Demand No 12, Head of Account 25-C, be reduced by Rs 2,46,200 to discuss the refusal of supplies "

Mr Speaker The cut motion to reduce the allotment of Rs 2,46,200 by Rs 2,46,200 to discuss the refusal of supplies is moved

We shall now proceed to Demand No 13 Shri A Raj Reddy

Shri A Raj Reddy Speaker, Sir, I beg to move: "that the allotment of Rs 5,30,600 under Demand No 13 Head of Account 25-D, be reduced by Re 1, to discuss the working and policy of the ministerial staff "

Shri B Ramkrishna Rao Mr Speaker, Sir, I would like to have a clarification on this, the cut motions being moved to discuss the working and policy of the Ministerial staff Probably the hon Member means the staff of the Minister's Peshi.

Mr. Speaker Let Shri A Raj Reddy clarify it

Shri A Raj Reddy By this cut motion I want to discuss the recommendations of the Gorwalla Committee about the staff, retrenchment and so on

Mr Speaker Does the hon Member mean the personal staff of Ministers? •

Shri A Raj Reddy : I mean the Secretariat.

Mr Speaker The whole Secretariat ?

Shri A Raj Reddy • Yes, the whole Secretariat.

Shri B Ramkrishna Rao • But the whole Secretariat does not mean the Ministerial Staff and I fail to see any connection between the constitution of the Secretariat staff and the Ministers' salaries. I should like to be clear about the specific issue raised.

Shri A Raj Reddy I limit myself to the personal staff of the Ministers

Mr. Speaker Cut motion moved :

"To reduce the allotment under Demand No. 13 of Rs. 5,30,600 by Re. 1 to discuss the working and policy with regard to the personal staff of the Ministers."

Now there is another supplementary list Demand No 13.
Shri K V Narayan Reddy

Shri K V Narayan Reddy (Rajgopalpet) Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to Demand No 13 to reduce the allotment of Rs 5,30,600 for Ministers by Rs 100 to discuss the need for deliberate and growing secular policy in the Administration of the Hyderabad State

Mr Speaker Cut Motion moved

“ To reduce the allotment of Rs 5,30,600 for Ministers by Rs 100 to discuss the need for deliberate and growing secular policy in the Administration of the Hyderabad State ”

I want to know whether the lack of a secular policy in the State is sought to be discussed

Shri K V Narayan Reddy I will put up my arguments later

Mr. Speaker Of course I have allowed it. Next, Shri K. V. Narayan Reddy.

Shri K V Narayan Reddy Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 5,30,600 for Ministers by Rs 100 to discuss about the disintegration of the Hyderabad State on linguistic basis immediately keeping in view the present socio-economic crisis

Shri B. Ramkrishna Rao Mr Speaker, Sir, I would like to know if this cut motion is in order So far as I know of the parliamentary practice, a cut motion must relate to the Demand in some way or other in a very intimate manner My hon. friend wants to discuss the question of disintegration of Hyderabad State on linguistic basis immediately keeping in view the present socio-economic crisis This cut motion has been moved in relation to the allotment of Rs 5,30,600 which deals with the salaries and allowances of the Ministers and their Peshi Staff. I would like to know if a cut motion of this sort can be allowed.

Mr. Speaker : I think that the Chief Minister stands for the entire administration. The cut motion can be allowed.

Cut motion moved :

“ To reduce the allotment of Rs 5,30,600 for Ministers by Rs 100 to discuss about the disintegration of the Hyderabad State on linguistic basis immediately keeping in view the present socio-economic crisis ”

Next cut motion. Shri K.V. Narayan Reddy.

Shri K.V Narayan Reddy : I beg to move, Sir, a cut motion to reduce the allotment of Rs. 5,30,600 for Ministers by Re. 1,

to discuss the communal character of the various Secretariat Departments of the Government

Shri B Ramkrishna Rao . With regard to this, Sir, I beg to say that this is covered by the cut motion No 1 in which my hon. friend wants to discuss the need for deliberate and growing secular policy in the Administration of Hyderabad State. In this cut motion he wants to discuss the negative aspect of it, whereas in the former he wants to discuss the positive aspect. I think the negative and positive aspects may be discussed together under the previous cut motion.

Shri V D Deshpande . There is a difference in that, that the first cut motion sought to reduce the amount by Rs. 100 and the second by Re 1.

Mr Speaker That does not really make any difference. I think these two can be bracketted together.

Shri K V Narayan Reddy There is communal character in the Secretariats. This is a token cut and we can discuss it.

Mr Speaker . The hon Member can discuss that point also there.

Now, we shall proceed to Demand No 17. *Shri Ankush Rao Venkat Rao*.

Shri Ankush Rao Venkat Rao (Partur) Mr Speaker sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 4,76,300 for General Administration Department by Rupees 76,000 to discuss the high salaries of Secretaries to Government.

Mr Speaker . Cut motion moved.

“ To reduce the allotment of Rs 4,76,300 for General Administration Department by Rs 76,000 to discuss the high salaries of Secretaries to Government ”

Next, *Shri Ch Venkatrama Rao*.

Shri Ch Venkat Ram Rao (Karimnagar) : Mr. Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs. 4,76,000 for General Administration Department by Rupee 1 to discuss the working and policy of the General Administration Secretariat.

Mr. Speaker . I think that is too wide. Is it to discuss the working and policy of the Chief Secretariat ?

Shri Ch. Venkat Ram Rao : Yes, Sir.

Mr. Speaker . Cut motion moved :

“ To reduce the allotment of Rs. 4,76,300 for General Administration Department by Rupee 1—to discuss the working and policy of the Chief Secretariat,

Shri A Raj Reddy Mr Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 4,76,300 for General Administration Department by Rupee 1 to discuss the appointment of the Chief Secretary to the Government.

Mr Speaker Regarding the appointment of the Chief Secretary

Shri A Raj Reddy Regarding the policy of the appointment of the Chief Secretary

Mr Speaker · Cut motion moved ·

“To reduce the allotment of Rs 4,76, 300 for General Administration Department by Rupee 1 to discuss the policy of the appointment of the Chief Secretary”

Now, we shall proceed to Demand No 21 *Shri A. Raj Reddy*

Shri A Raj Reddy I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 2,51,500 for Revenue Department by Rupee 1 to discuss the working of the Revenue Board?

Mr Speaker · Is it for discussing the working of the Revenue Board or for the Constitution of the Revenue Board?

Shri A Raj Reddy : For both (Laughter)

Shri B Ramakrishna Rao . There is already Demand No 31

Mr Speaker In that case, this will go under Demand No 31.

(Pause)

Hence this cut motion can not be moved.

Now, *Shri K. Ramachandra Reddy*.

K. Ramachandra Reddy (Ramannapet) Mr Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs. 2,51,500 for Revenue Department by Re. 1 to discuss the policy and working of the Revenue Department.

میں خاص طور پر ٹینسی ورکس کے بارے میں جو ریونیو ڈپارٹمنٹ میں ہو رہے ہیں
کہنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker . I could not correctly follow.

شری کے ۔ رام چندراریڈی ۔ ٹینسی کے بارے میں ریونیو ڈپارٹمنٹ میں جو
ورک ہو رہا ہے اس کے بارے میں تقریر کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr Speaker There is already a cut motion regarding Tenancy and this will go under that

Now we shall proceed to Demand No 39 *Shri Sreeramulu*

Shri G Sreeramulu Mr Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 16,700 for charges in England and High Commissioner for India in London by Rs 16,700, that is to say, to discuss for refusal of supplies and total abolition of the office.

Mr. Speaker • Cut motion moved

“To reduce the allotment of Rs. 16,700 for charges in England and High Commissioner for India in London by Rs. 16,700—to discuss the refusal of supplies and total abolition of the office”

Now, *Shri Ch. Venkat Rama Rao*

Shri Ch Venkat Rama Rao Mr Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs. 16,700 for charges in England by Rupee 1 to discuss the policy regarding the houses in London belonging to the Hyderabad Government

Shri B Ramakrishna Rao : Both the cut motions may be bracketted because the first one is with regard to the refusal of supplies and the total abolition of the office and the second one is for reducing it by Re. 1 Both may be bracketted and discussed together

Mr Speaker • Yes There is not much difference.

Shri V D Deshpande There is much difference.

Mr Speaker : The two items may be taken together for discussion. Let us proceed to Demand No 68 *Shri V D. Deshpande*.

Shri V D. Deshpande . Mr. Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 20,35,000 for Territorial and Political pensions by Rs. 20,35,000 to discuss refusal of supplies.

Mr. Speaker Cut motion moved •

“To reduce the allotment of Rs 20,35,000 for territorial and political pensions by Rs 20,35,000 to discuss refusal of supplies.”

Mr. Speaker : *Shri Sreenivas Rao*

Shri Sreenivas Rao (Dichpally) : Mr. Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs. 20,35,000 for territorial and political pensions by Rs. 5,00,000 to discuss Economy—reduction of the high rates of compensation,

Mr. Speaker . I think this can also be bracketted Of course, one is with regard to total abolition, that is to say, refusal of supplies and the other is with regard to reduction of certain amount These may be bracketted

Now, we proceed to Demand No 78 Shri Ch Venkat Rama Rao

Shri Ch Venkat Rama Rao Mr Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 11,25,000 for Well Sinking by Rupee 1 to discuss the working of the Well Sinking Department

Mr Speaker . Cut-motion moved .

" To reduce the allotment of Rs 11,25,000 for Well Sinking by Re 1 to discuss the working of the Well Sinking Department "

Now, we shall proceed to Demand No. 82 Shri V. D. Deshpande.

Shri V D. Deshpande . Mr. Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to Demand No. 82 to reduce the allotment of Rs. 1,22,250 for non-I.S.F. by Rupee 1 to discuss the working and policy of non-I.S.F.

Mr Speaker: What does the hon. Member mean by non-I.S.F?

Shri V. D. Deshpande . Non-Indian State Forces.

Mr. Speaker . Cut motion moved .

" To reduce the allotment of Re 1,22,250 for Non-I.S.F. by Rupee 1 to discuss the working and policy of non-I S F "

Now, we shall proceed to Demand No 85 Shri B D Deshmukh.

Shri B D. Deshmukh .Mr. Speaker, Sir, I beg to move my cut motion to reduce the allotment of Rs 2,62,500 for Jagir Administration expenditure by Rs. 2,62,500 to discuss refusal of supplies

Mr. Speaker . Cut motion moved .

" To reduce the allotment of Rs. 2,62,500 for Jagir Administration expenditure by Rs. 2,62,500 to discuss refusal of Supplies

Now we come to the last. Shri R. P. Deshmukh. I think he is not moving Hence all the cut motions have been moved. Now there will be general discussion on these cut motions Shri A. Raj Reddy.

شری اے۔ راج ریڈی - مسٹر اسپیکر - اب میں جن

مسٹر اسپیکر - جن اراکان نے کٹ موٹینس موو کئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ انکو اسپیکر کا پہلے موقع دیا جانا چاہئے ورنہ ہوگا یہ کہ آخر وقت میں انکو موقع نہیں ملے گا۔ شری اے۔ راج ریڈی

شری اے۔ راج ریڈی۔ مسٹر اسپیکر سر ۔۔۔ سب سے پہلے ڈیمانڈ نمبر (۱) کے متعلق ہے
میں نے جو کٹ موٹس لایا ہے اسکے بارے میں مجھے ایسے خیالات کا اظہار کرنا ہے ۔
اس کے لئے حوالہ الاٹمنٹ ہے اس میں سے ۱۵ لاکھ ۱۹ ہزار ۸ سو روپیہ کم کیے کے لئے
میں نے اپنا کٹ موٹس لایا ہے ۔ اس میں (۳) ایٹمز میں بے داخل کئے ہیں۔ ایک نو
گراٹ فار سیول ٹیم (Grant for Civil Team) سے متعلق ہے ، دوسرا دس مل
تے اور تیسرا رسوم سے متعلق ہے ۔ جہاں تک سول ٹیم کا تعلق ہے بحث کے صفحہ ۳۶
پر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ

D-(I) Dustband Rs 19,800

اس میں جو رقم دس ہند کے لئے رکھی گئی ہے وہ (۱۹,۸۰) روپے ہے اور رسوم کے لئے سات لاکھ پچاس ہزار روپے ہیں پہلے جو بحث ہمارے سامنے پیش کیا گیا تھا اسکے نوٹ کو نئی اکسپلیٹری میمورنڈم کے صفحہ ۹ پر دوسرے پیرا گراف کو ملاحظہ و بانیں جو معلوم ہوگا کہ

As regards the Budget Estimates for 1952-53, the increase of 13 87 over the Revised Estimate is mainly due to the transfer of provision of 10 00 for Civil Team (Revenue Officers on deputation from outside) from Major Head 25-General Administration to this head.

۱۰ لاکھ میں سے اس کو کم کر کے بیسوں مداف کو ملا کر میں نے ۱۵ لاکھ
۱۹ ہزار ۸ سو کی رقم کٹ کرے کے لئے یہ موٹس لایا ہے ۔

جہاں تک مجھے یاد ہے نہ صرف اس طرف کے ارکان بلکہ اوس طرف کے بعض ارکان نے بھی ایسے خیالات کا اظہار اس بارے میں کیا تھا کہ دس ہند اور رسوم ایک دیرینہ جہیز ہے اور اس سے کوئی حادس مقصود نہیں ہے ، بلکہ یوں کہا چاہئے کہ یہ پرانے دور کی ایک یادگار ہے ۔ سالہا سال تک یہ معاوضہ دیا جاتا رہا ہے ۔ لیکن اب اسکو سرید ناتق رکھنے کے لئے کوئی حسیٹیکسیس (Justification) ہیں ۔ یہ مری نا چیز رائے ہے ۔ بہت سے دیگر آئریل سٹرس نے بھی اہی تھیوں کے دوراں میں اس جانب اشارہ کیا ہے ۔ حکومت کی جانب سے جو گور والا اکادمی کمیٹی قائم ہوئی بھی اس نے بھی یہ بتایا ہے کہ یہ ہند ایسا ہے جسکا کوئی حوار نہیں ۔ گذشتہ بحث کے دوراں میں ٹریوری سچس کو بوحہ دلائی گئی تھی کہ روائیڈ بحث میں اس ایٹم کو بھی روائیڈ کر کے پیش کریں ۔ لیکن مجھے اوسوس ہے کہ اس کے یا وجود بھی ایسے فصول ہنداب کو جسے رسوم و دس ہند ہیں ویسا ہی رکھا گیا ہے ۔

دوسری چیز جس کے بارے میں میں کچھ عرصہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ پولیس ایکس کے بعد حکومت نے باہر سے جو عہدہ دار لئے ہیں انہیں ابھی تک باقی رکھ کر یہاں کے ایڈمنسٹریٹس کو ڈویل ایڈمنسٹریٹس (Dual Administration) بنا دیا ہے۔ مجھے ان حالات سے بحث نہیں ہے حالات میں یہ آئے تھے لیکن اب اس ڈویل

اڈمنسٹریس کی کیا ضرورت ہے ؟ آپ جانتے ہیں کہ خود حکومت نے اس اصول کو مان لیا ہے کہ آہستہ آہستہ انہیں ری پٹریٹ (Repatriate) کا حانا چاہئے۔ اس لئے کہ یہ گورنمنٹ کے اکسچیجر (Exchequer) پر انک نار ہیں۔ ہمیں عوام کے نمائندہ کی حیثیت سے یہ دیکھنا ہے کہ دیس کا ایک بیسہ بھی ناخار نا فصول خرچ نہ ہو۔ ان عہدہ داروں کو اب بھی ناقر رکھنا نہ صرف گورنمنٹ کے اکسچیجر پر نار ہے بلکہ ڈویل اڈمنسٹریس کی خرائیاں بھی پیدا ہونے کا امکاں ہے۔ اور اس خرائی کو خود ٹریبری جس میں محسوس کر رہے ہیں۔ ابتدائی بحث میں بھی آپ کے سامنے میں نے یہ ویور (Views) پیش کئے تھے۔ میں مانتا ہوں کہ اس کے لئے کچھ اڈمنسٹریٹو ڈیفیکلٹیز (Administrative Difficulties) ہیں۔ لیکن اس کے لئے یہ مرید خرچ برداس کرنا مناسب نہیں۔ اسکو جلد ار جلد نکالنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ٹریبری جس کے ارکان بھی میرے اس خیال کی تائید کریں گے۔ اس کے لئے حورقم طلب کی جارہی ہے اسکی منظوری دیا آرپیل چیف مسٹر یا راج پرمکھ کے لئے کسی طرح مناسب نہیں۔ ان حالات کے تحت میں نے اپنا کٹ موس پیش کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس اسکی پوری پوری تائید کریگا۔ اسے مرید جاری رکھنا یا برداس کرنا کسی صورت میں بھی مناسب نہیں۔

اسکے بعد میرا حوکت موس ہے وہ

Demand No. 5 (Head of Account No 11)—Registration

کے نارے میں ہے۔ یہ میرا ٹوکس کٹ (Token cut) ہے۔ میں رجسٹریشن کے نارے میں انہی خیالات کا اظہار کرونگا۔ اس محکمہ سے سعلق صلع میں میرا حو عربہ ہے وہ یہ ہے کہ یہ محکمہ رجسٹریشن عوام کے لئے کسی سہولت کا باعث نہیں ہے۔ اس محکمہ میں حو کاروبار کی حالت ہے اسکے نارے میں میں کچھ عرص کرونگا۔ گاؤں میں یہ حالت ہے کہ اگر کسی کسان کے سامنے پولیس یا رجسٹریشن کے محکمہ کا نام لیا جائے اور کہا جائے کہ اس سے سافہ کرنا پڑیگا تو وہ گھبرا جاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اسے ایک بہ بڑی مشکل کا سامنا کرنا ہے۔ یہ صرف معمولی ان پڑہ لوگوں کا حال نہیں بلکہ تعلیم یافتہ لوگوں کا بھی یہی حال ہے۔ وہاں کے اصول و قوانین تو ایک طرف رکھے ہوتے ہیں اور عمل دوسری طرح سے ہوتا ہے۔ اگر کسی ڈاکیومنٹ (Document) کی رجسٹری کے لئے رجسٹریشن کے محکمہ میں جانا ہو تو وہاں نہیں بیسہ دئے یا رشوب دئے کام نہیں چلتا۔ ہر رجسٹرار نہ سمجھتا ہے کہ اسے ابی سحواہ سے ڈبل (Double) یا ٹریبل (Triple) آمدنی اوپر ضرور ہونی چاہئے۔ یہ چیر عام ہے۔ یہ چیر میں ٹریبری جس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اسکے علاوہ ایک اور بات یہ ہے کہ چند سال پہلے رجسٹریشن کی فیس میں دگنا تگنا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ گذشتہ تین چار سال میں زبسات کی حسقدر حریدو فروحب ہوئی ہے وہ اس سے پہلے نہیں ہوئی ہوگی۔ لیکن رجسٹریشن کی مشکلات کی وجہ سے یہ مشملباں صرف کاغذی حد تک رہ گئی ہیں۔ قبضے تو ہو چکے

ہیں، لیکن رجسٹری میں ہوئی۔ یہ چیز ایسی ہے جس سے کاشتکاروں کے قصہ سے ریمیاں بعد میں چلے جانے کا اندیشہ ہے۔ یہ ایک فلا (Flaw) ہے۔ ریمیاں ابھی زمینیاں بیچنے کی طرف مائل ہیں۔ صرف کریم نگر ضلع میں ہی لاکھوں روپیوں کے وارے بیاڑے ہو چکے ہیں۔ اکامک ٹرنڈ (Economic Trend) کے اس حالت کے تحت رجسٹریس اور قانون رجسٹریشن سے حودقتیں پیدا ہوتی ہیں انہیں دور کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ٹیسسی کے تعلق سے ڈویژن آفیسر کو کچھ اختیار دیے کی وجہ سے کسی قدر تلافی ہوئی ہے۔ لیکن رجسٹریشن کے محکمہ کا اڈمنسٹریشن درست ہونا چاہئے۔ اس محکمہ میں پیسہ کی لوٹ کھسوٹ کی وجہ سے بعض ریمیاں کی رجسٹریاں نہیں ہوئی ہیں۔ آئندہ خریداروں کے ہاتھ سے یہ ریمیاں نکل جانے کا اندیشہ ہے۔ جن لوگوں نے گزشتہ چار یا پانچ سال پہلے قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے کچھ پیسے کما لئے تھے وہ اپنا سونا چاندی بیچ کر یا قرض لیکر ریمیاں خرید رہے ہیں۔ جسکی مستقل سادے کاغذوں پر عمل میں آرہی ہے۔ یہ رجحان اس لئے نہیں کہ حکومت کے احکام کی پابندی نہ کی جائے بلکہ اس لئے ہے کہ رجسٹریشن میں درحقیقت کافی مشکلات اور دقتیں ہیں۔ پروسس (Process) اتنا پیچیدہ ہے کہ رعایا کے لئے اسکی تکمیل مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ چنانچہ اسکی وجہ سے اسکو کتنا نقصان ہو رہا ہے اس کا اندازہ رجسٹریشن کے نہ ہونے کی وجہ سے لگانا ناممکن ہے۔ اس سے ٹریڈری جس اور گورنمنٹ کو بھی ربرڈسٹ نقصان ہو رہا ہے۔ اب رعایا کا قصہ تو ہے۔ لیکن کل اگر زمیندار کی ٹیب بدل جائے تو پھر ریمیاں دو سٹ کے اندر قصہ کر سکتا ہے اور اس بیچارے کی قانون بھی مدد نہیں کر سکتا۔ قانون کی کمزوریوں کو پیس نظر رکھتے ہوئے ہم کو اس خاص آپسیکٹ (Aspect) کو ڈیل (Deal) کرنا چاہئے تاکہ کم از کم آئندہ کے لئے اس خزانے کو دور کیا جاسکے، رعایا جو ہزاروں کی تعداد میں ہے اسکو سہولتیں دی جاسکیں اور ضابطہ کی شکل میں لایا جاسکے۔ آپ کہتے ہیں کہ پریچر لاینڈ آرڈر (Law and Order) میں لائی جائے اور رسپیکٹ آف دی لا (Respect of the Law) ہو۔ اسارے میں اس حد تک میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا تھا۔

ڈیمانڈ نمبر ۱۲۔ (گورنمنٹ ہاسپتالیٹی آرگنائزیشن۔ ہیڈ آف اکاؤنٹ ۲۰ سی۔)

اس بارے میں میں نے پوری رقم کو کٹ کرنے کے متعلق کہا ہے۔ یہ گورنمنٹ ہاسپتالیٹی وغیرہ کیا ملائیں ہیں، ہم کو معلوم نہیں۔ بلکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ نظام شاہی کے دور میں جو چیزیں تھیں وہ اب بھی باقی ہیں۔ گور والا کمیٹی کی رپورٹ پڑھنے کے بعد میں اس سے اسے آپ کو متفق پایا اور اس نے بھی اپنی رپورٹ میں جو واقعات پیش کئے ہیں وہ بالکل سچ ہیں۔ گزشتہ زمانہ میں دوسرے ممالک کے لوگوں کو رسپو (Receive) کرے، دیگر بڑے بڑے لوگوں کو حوش کرے، اور انکی عزت اور پوزیشن کا خیال رکھنے کے سلسلہ میں غیر معمولی اخراجات برداشت کئے جاتے تھے۔ لیکن ایک عوامی حکومت کے دور میں یہ مناسب نہیں۔ ہمیں تو ہمارے

ماسٹرس (Masters) یعنی عوام کو خوش کرنا ہے اور ہم انکو خوش کرنے کے لئے ہی یہاں آئے ہیں۔ اس نقطہ نظر سے ہی ہمیں اس سادہ روایات کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اب تفصیلی طور پر نہیں بیان کرونگا بلکہ صرف گور والا کمیٹی کے حوالہ سے یہ کہا چاہتا ہوں کہ لیک ویو گیسٹ ہاؤس (Lake-View Guest House) کے بارے میں گور والا کمیٹی نے یہ تصویر پیش کی ہے کہ اسکو ہوٹل کے طور پر استعمال کیا جائے۔ خاص خاص صورتوں میں ضرورت کو پورا کرنا ہوتا ہے اسے محسوس (Suggestions) دے سکتے ہیں اور گورنمنٹ اس کے لئے متبادل صورت بھی اختیار کر سکتی ہے۔ لیکن میں اسکو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ ایسی چیزوں پر لاکھوں روپے خرچ کئے جائیں۔ میں نے اپنا یہ کٹ موش گور والا کمیٹی کی رپورٹ کو پڑھ کر دیا ہے۔ میں یہ کہہوگا کہ اس صص میں ہمارے پہلے بحث سش میں کافی بحث ہو چکی ہے اور اس پر غور کر کے میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسکو بھوڑے سے عرصہ میں غور و فکر کر کے ختم کر دینا چاہئے تھا کیونکہ یہ کوئی پالیسی کا سوال تو نہیں ہے۔ مگر حکومت نے اب تک کچھ نہیں کیا۔ چنانچہ میں نے اسی اسپرٹ (Spirit) اور نقطہ نگاہ کو سامنے رکھ کر موش پیش کیا ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ سب میرے اس کٹ موش کی نائید کریں گے۔

ڈیمانڈ ۱۳۔ اسارے میں میرا حوکت موس ہے وہ منسٹریل پرسنل (Ministerial Personnel) کے متعلق ہے۔ اسارے میں میں کوئی نئے خیالات یا مفکرات کا اظہار نہیں کرونگا۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ میں دیہات سے آیا ہوں اور ابھی تک کورا ہی ہوں، اسلئے کوئی تجربہ کی چیز پیش نہیں کر سکتا۔ میں نے گور والا کمیٹی کی سفارشات کو پڑھ کر اپنے آپ کو اس سے متفق پایا۔ کہا جاتا ہے کہ جو چیز پہلے سے چلی آتی ہے اسکو کیسے ختم کیا جائے؟ مگر یہ بھی کیسے ہو سکتا ہے کہ لیوٹس (Lavish) طریقہ پر پرسنل اسٹاف (Personal Staff) ہو اور یہ چیزیں ختم ہوں؟

گور والا کمیٹی نے خصوصاً الونس کا تذکرہ کیا ہے اور اس میں اسکی لسٹ بھی دی گئی ہے۔ ایک زمانہ بھا جبکہ سکرٹری کی سفارش سے منظوری ہو جایا کرتی تھی۔ ایک اب ایسا نہ ہونا چاہئے۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ منسٹریل اسٹاف زیادہ ہے۔ اگر وہ کسی طریقہ سے کم ہو جائے تو درست ہے کیونکہ یہ چیز گور والا کمیٹی کی رپورٹ میں درج ہے اور یہ میرا سنجیشن نہیں ہے۔ میں اس کے لئے آپ کو گور والا کمیٹی کی رپورٹ کے صفحہ ۶۵ کا حوالہ دیتا ہوں جس میں انہوں نے اس بات پر استدلال پیش کیا ہے۔ یہ میرا ٹوکن کٹ (Token Cut) اس لئے ہے کہ یہ رپورٹ ایک ماہر نے پیش کی ہے۔ اور اگر اس سے ہم ایک پائی بھی بچا سکیں تو ہمیں بچانا چاہئے۔ گزشتہ بحث کے مباحث کے دوران میں آریبل چیف منسٹر نے فرمایا تھا کہ ۷۰-۷۵ فیصد کی حد تک گور والا کمیٹی کی سفارشات پر عمل کیا گیا اور باقی پر عمل ہو گا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اب تک اس پر کوئی عمل نہیں ہوا ہے البتہ بچوں کی فیس میں اضافہ اور چپراسیوں کی تعداد میں تخفیف کی گئی ہے جس سے ہم نہیں چاہتے تھے۔

اس بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہوں کہ میری نگاہ ایک ایڈمنسٹریٹر (Administrator) کی نگاہ میں ہے۔ لیکن میں اتنا جانتا ہوں کہ جہاں صوبے سے زیادہ آدمی ہوں وہاں بھی کام حراب ہوتا ہے کیونکہ "Many people's job is no man's job"۔ اسکے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ جہاں کام زیادہ ہے وہاں کم آدمی کے تفویض کا جائزہ نہیں لیا جاتا (Efficiency)۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ جہاں کام زیادہ ہے اور آدمی کم ہوں یا جہاں کام کم ہے اور آدمی زیادہ ہوں تو کام حراب ہوتا ہے۔ یہ ہمارا تجربہ ہے کہ ہمارا دماغ اس وقت اچھی طرح کام کرتا ہے جب تک ہم اپنا کام برابر وقت پر کریں اور ہاتھ بھر کام رہے اور اگر کام نہ رہے تو آئیڈل برین (Idle brain) کے تمام تقاضے طہور بدیر ہوتے ہیں۔ اس لئے فصول اسٹاف کو نکال دیا جائے۔

میں ہاؤس سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ میرے اس کٹ موشن پر غور کرے۔

Point of information, Sir I want to know whether my cut motion with regard to demand No. 21 is allowed?

Mr. Speaker . It is disallowed Demand No. 21 goes with Demand No. 31

شری اے۔ راج ریڈی۔ ڈیمانڈ نمبر ۲۱۔ تو کیا مجھے اجازت ہے کہ جو کٹ موشن ٹینسی کے بارے میں یہاں آیا ہے اس پر میں اپنے خیالات کا اظہار کروں؟ اس کے بارے میں مجھے دو نایں عرض کرنی ہیں۔ اس بند نصیب ریاست کے اندر اس قانون کے بنائے والوں کا رجحان شعوری طور پر یا غیر شعوری طور پر کیا تھا، میں نہیں کہہ چاہتا۔ لیکن میں یہ کہہ چاہتا ہوں کہ اس میں جس سماج یا طبقہ سے نفعی رکھتا ہے وہی شعور اور وہی رجحان رکھتا ہے۔ یہ قانون کسی طبقہ واری دھبے سے بنایا گیا ہے وہ ہم سب جانتے ہیں۔ میں اس قانون کے بارے میں صرف اتنا کہہ چاہتا ہوں کہ اس قانون کے نام میں لفظ ٹینسی کی بجائے لینڈ لارڈس (Landlords) کا لفظ رکھا جائے تو پوری طرح بیٹھ سکتا ہے۔ اب وقت نہیں ہے ورنہ میں ایک ایک دفعہ پڑھ کر بتلاتا کہ وہ قانون عوامی حد و حد کے تقاضوں کو روکتے ہوئے زمینداروں کی تائید میں کس طرح تدبیریں کیا گیا ہے۔

گزشتہ کئی سال سے حوثینسی ایکٹ نافذ ہے اس کے فوائد کے متعلق رپورٹ دیکھنے سے ظاہر ہے کہ قانون تو بنایا گیا ہے کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ اور اسکے متعلق چند حیزیں اشاروں میں بھی آئی ہیں۔ لیکن زمینداروں نے اس قانون کو اپنے مفید مطلب ڈھال لیا اور (Corrupted red-tape beauracatic machinery) نے اس قانون کا مقصد ختم کر دیا۔ اس طرح شروع سے آخر تک بیچارے کسانوں کو تکالیف اٹھانی پڑیں۔ آج حیدرآباد میں عوامی حکومت قائم ہوئی ہے اور آج یہاں ہم عوامی مسائل کو حل کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ اس کسان کے لئے جو اپنا جھون پسینہ ایک کر دیتا ہے مناسب قانون بنائیں اور ضرورت ہو تو اسکو ریڈیو سپیکٹریم

ایمفکٹ (Retrospective effect) دیں - ہم اگر چاہیں تو اوسکی ہودی کے لئے ہم کچھ کر سکتے ہیں اور اوں کی ریدگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ ہمیں مجموعی طور پر سماج کی بھلائی کے لئے قانون بنائے ہیں یہ کہ (Few privileged) کیلئے - محب کس طبقہ کی بھلائی اور ترقی میں سارے سماج کی ترقی مصروف ہے۔ لیکن جب تک ہم اس بنیادی چیز کو نہ سمجھیں جسے بھی برائی وضع کے مطالبات پیس کرینگے وہ ناکارہ ہونگے۔ اب اس کے بعد ریویو کے بارے میں میں کچھ عرض کرونگا۔

مسٹر اسپیکر - آپ نے چونکہ یہ - ہ کٹ موش پینس کٹے تھے اس لئے میں نے آدھے گھنٹہ سے زیادہ وقت دیا - اب وہ وقت بھی ختم ہو گیا ہے -

شری اے۔ راج ریڈی - تو میں اب اپنی تقریر ختم کر رہا ہوں -

شری ادھورائو پٹیل - سیول ٹیم کو واپس بھیجے سے متعلق ٹریژری نے وعدہ کیا تھا۔ اس لئے میں زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے مختصراً عرض کرونگا۔ میں ان کے اس وعدہ پر وشواس کرتا ہوں۔ لیکن ایک چیز میں یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں - جب پولیس ایکس ہوا اسوقت خاص طور پر سرھٹواڑی میں لوگ بہت خوش ہوئے کہ اب ایک بنیادور آگیا ہے اور ان کی مشکلات حل ہو جائیں گی۔ اسوقت لوگوں میں ایک خوش بھا اور خیال کما گیا تھا کہ ۔

مسٹر اسپیکر - یہ جنرل ڈسکشن (General discussion) ہے - لہذا جس حد تک مسئلہ ہے اوسی حد تک اپنے خیالات پیش کئے جائیں تو مناسب ہوگا۔

شری ادھورائو پٹیل - بہتر ہے۔ چونکہ ٹریژری نے وعدے کئے ہیں اس لئے ان پر وشواس رکھ کر میں انی اسپیکر ختم کر رہا ہوں -

The House then adjourned for recess till Half past Eleven of the clock.

The House re-assembled, after recess, at Half past Eleven of the Clock.

[Mr. Speaker in the Chair.]

శ్రీ. బి. కృష్ణయ్య.

అధ్యక్ష మహాశయ,

నేను గ్రామాల్లో ఉండే పట్టెలు, పట్టారీలు గురించి మాట్లాడుతాను. మన సంసాన ములో ౨౨ పేల గ్రామాల్లో పట్టెళ్ళు, పట్టారీలు ఉన్నారు వారికి రూ. 3౫,౨౫,౦౦౦ ఇవ్వబడుతున్నాయి. ఇంతకు పూర్వము దేశముఖలుగా ఉన్నవారే వరసుగా ఈనాడు పట్టెలు పట్టారీలుగా గ్రామాల్లో పనిచేస్తున్నారు వారికింద కొన్నివందల పేల ఎకరాల భూము లున్నాయి. వీరో గ్రామాల్లో పట్టెలు పట్టారీలుగా ఉండటంవలన తమ భూములు కాపాడు కొనుటకున్నా, తమ మిథులయొక్క పెద్ద పెద్ద భుస్వాములయొక్క ప్రయోజనాలు కాపాడేవనుట

చేస్తుంటారు ఇప్పుడు కొలదాచేట్టపై నిలకలు ఉన్నావా? అలాగే వాటిని ఎవరైనా తోడు పెట్టాలి. ఎవరైతే వాస్తవముగా రెండు, ఆంధ్ర ప్రదేశ్ లోని ఇంజనీరింగ్ కళాశాలలలో చేస్తున్నారో వారిని ఇంతవరకు కొలుదాచుకొని వ్రాసుకోవాలి. ఇంజనీరింగ్ చేస్తున్న వారు కూడా ఇంజనీరింగ్ చేస్తున్నారని నిరూపించాలి. ఈ విధంగా తమ ప్రయోజనాలు కాపాడుకొనుటకు పనిచేస్తున్నారు. అలాగే ఇంజనీరింగ్ చేస్తున్న వారిని కొంతమంది పెద్ద ధూస్వాములనుగూడా కాపాడుకోవాలి. ఈ విధంగా తమ ధూస్వాములు ఎవరైతే చేస్తున్నారో ఆ బీదరైతులగానీ, కొలదాచేట్టపై వ్రాసుకోవాలి. మాత్రం చేశారు వారు అక్కడ అక్కడ తీసుకువెళ్ళిన లబ్ధిని మరల అక్కడ అక్కడ ఎంతోమంది నిరుద్యోగంలో దీగుతున్నారు. మనం ఒక ప్రక్క నిరుద్యోగ పరిష్కార మార్గంగా నిర్మాణం చేయాలంటూ, ఒక ప్రక్క పందలు పేలకొలది ఎకరాల పొలం ఇవ్వాలి. ఇంజనీరింగ్ చేస్తున్న వారిని కొంతమంది పొలం ఇవ్వాలి. వారికి కాకుండా చదువుకొని నిరుద్యోగులుగా ఉన్నవారు చాలామంది ఉన్నారు. ఈ ఉద్యోగాలు వాళ్ళకు ఇవ్వడము అవసరమని నేను భావిస్తున్నాను. ఎందుకంటే పందలు పేలకొలది ఎకరాలు ధూస్వాములు కలవారూ ఈ ఉద్యోగాల్లో ఉండాలి. ప్రజలకు నష్టము కలుగుతోంది. నిరుద్యోగ సమస్యను రూపుమాపుటకు ఏమీ చేయక పోవుచున్నామని గాని ఈ పట్టుకు పట్టిన ఉద్యోగాలు చదువుకొన్న నిరుద్యోగులకిచ్చినట్లయితే రెండు పేలకొలదికి ప్రభుత్వము సహాయం చేసినట్లుగుతుందని నేను భావిస్తున్నాను.

ఈ పట్టుకు, పట్టుకోలు ఒకే గ్రామంలో వుండుటవలనగూడా ధూస్వాముల విషయంలో లంచగాండి విధానానికి దారితీస్తోంది. అక్కడ వుండే లంచం ధూస్వాముల పోరంబోకు ధూస్వాముల డబ్బుతీసుకొని ఇవ్వడము లేక తమవద్ద నున్నవాటికి లంచం తీసుకొని ఇంకొకరికి ఇవ్వడము. ఈ విధంగా జరుగుతోంది. ఒకపేళ్ళ ఈ పోరంబోకు ఒక రైతు సాగు చేస్తుంటే లంచం తీసుకొని లంచము తీసుకొని ధనిక రైతులకైనా ఇవ్వడము జరుగుతోంది. గాని ఎవరకు ముగ్రము ఇవ్వడము లేదు. ఈ బీదరైతులచేత పట్టుకు, పట్టుకోలు పెట్టిచాకిరికూడా చేయించుకుంటున్నారు. ఈ గ్రామాల్లో రాజులైనా పట్టుకు పట్టుకోలే, నవాబులైనా వారే రాజప్రభుత్వాలైనా వారే గ్రామాల్లో పెత్తనం చెల్లించేదంతా వారే. వారికి వ్యతిరేకంగా ఎవరు మాట మాట్లాడటానికి కూడా అవకాశం లేదు. ఏమైనా మాట్లాడితే తమ పలుకుబడిని వినియోగించి వారిని సర్వనాశనము చేయటం ప్రయత్నిస్తుంటారు. కాబట్టి ఇప్పుడువున్న పట్టుకు పట్టుకోలను తొలగించి వారి స్థానములో నిరుద్యోగులుగా తీరుగుచున్న వారిని నియమించాలి. పట్టుకు పట్టుకోలను ఎప్పుడూ ఒకే గ్రామంలో వుంచకూడదు. ఎందుకంటే ఒకే గ్రామంలో ఉంటే ఒకరి ధూమి ఇంకొకరికి దొంగ పట్టుకులు చేయించడము జరుగుతోంది. ఇటువంటివి ఇదివరకు చాలా చేయించారు. కాబట్టి వారిని అప్పుడప్పుడు ట్రాన్స్మిగ్రేషన్ చేస్తూ ఉండాలని అలా చేయడము చాలా అవసరమని నేను భావిస్తున్నాను.

అయితే పట్టుకు పట్టుకోలు తేకుండాపోవాలని నేను కోరడములేదు. పట్టుకు పట్టుకోల జీతాలు చాలా ఘోరంగా వున్నాయి. వాళ్ళ జీతాలు చూస్తే చాలా తక్కువ. ఏమీ సరిపోదు. కొన్ని కొన్ని గ్రామాల్లో సంవత్సరము మొత్తముమీద రూ. ౧౦౦-౨౦౦ దారుచుంటాయి. దాంతో వాళ్ళ జీవితం సాగించలేరు. సరిపోయిన జీతాలు ఇవ్వాలి. అటులిచ్చినచో లంచగాండి తనంపోయి వారు సక్రమంగా పనిచేస్తారు. ఇప్పుడు నేను ప్రపంచపట్టిన కల్ మోషన్ డిర్లెక్షము పట్టుకు పట్టుకోలు పోవాలనికాదు. వారు పోవాలని నేను కోరడంలేదు. వాటిని నిరుద్యోగులకిచ్చి వారికి సరియైన జీతాలిచ్చి నిరుద్యోగ సమస్యను నిర్మూలించాలని నేను కోరుతున్నాను.

శ్రీ యల్ ముత్తయ్య

అధ్యక్ష మహాశయా,

నేను ఎప్పుడూ కౌలుదార్లను గురించి మాట్లాడే ఉద్దేశముతో ఈ బడ్జెటులో ఒకరూపాయి తగ్గించినా ప్రస్తావన తీసుకురావడానికి అయితే కౌలుదార్లను గురించి ఇదివరకు ఎన్నోవార్లు జరిగాయి అయినప్పటికీ దానిమీద ప్రభుత్వము ఎంతవరకు శ్రద్ధతీసుకొన్నదో, తీసుకోబోతున్నదో బోధపరచలేదు కౌలుదారితట్టము కౌలుదార్లకు పేలుచేయాలనే ఉద్దేశంతో ప్రసేపిట్టాడిచి గాని ఆ వుద్దేశము సెరపేరుట లేదు ఒక విషయము నేను మనశిచ్చి సు రెండుమూడు సంవత్సరములక్రింద పెద్దపల్లిలో హరినారాయణసింగ్ మొదలైన వారిపై తెచ్చిన కేసులో పెద్దపల్లి దేశముఖ్కు వ్యతిరేకంగా తీర్పు ఇచ్చారు హరినారాయణసింగు వాళ్ళ కౌలు దొంగిలించే అక్కడవున్న తాలూకా కాంగ్రెసు అధ్యక్షులు, తాలూకా కాంగ్రెసు కార్యదర్శి, జిల్లా కాంగ్రెసు అధ్యక్షుడు, జిల్లా కాంగ్రెసు కార్యదర్శి వారంతా కూడా తమతమ రిపోర్టులు అభిప్రాయం పేర్లలో ప్రకటించి కౌలుదార్లని నిర్ణయించారు కాని ప్రభుత్వం దేశముఖ్కు లనుకూలంగా పోలీసు సహాయంతో కౌలుదార్లను తొలగించారు ఈ విషయం తెలుగూడా ప్రాంత కాంగ్రెసు ఎహాసభ జరిగినప్పుడు నాయకుల దృష్టిలోకి తీసుకురాబడింది అప్పుడు మన చీఫ్ మినిష్టర్ గారు, శ్రీ కొండా వేంకటరంగారెడ్డిగారు కూడా వచ్చారు కౌలుదార్లను పోలగించడం తప్పని అందహా వప్పుకున్నారు గాని తరువాత వారు ఏమిచేశారో తెలియదు దేశముఖ్కు అక్కడ భూమిమీదకువచ్చి స్వయంగా విచారించి కౌలుదార్ల చెప్పిందే న్యాయ మని వప్పుకున్నారు గాని తర్వాత మళ్ళీ ఆకేసు దాని పెనుక ఏమి పోర్టు ఉందో తెలియదు గాని దేశముఖ్కు అనుకూలంగా తీరిగింది ఈ విషయంలో ఇంత వరకు ఆ కౌలుదార్లకు ర పేలు డబ్బుకూడా ఖర్చయింది చివరకు ఆ కౌలుదార్లకు ఆ భూమిబదులు ఇంకా భూమి ఇస్తామన్నారట చివరకు బలవంతించేయగా విధితక ఇంకాచోట భూమి తీసుకున్నారు ౧౯౫౦ లో ఇచ్చిన పట్టాలు మళ్ళీ ౫౦ లో తీసుకున్నారు ఈ విషయాలు కాంగ్రెసువారో పేపర్లలో ప్రెస్ నోట్ ఇవ్వకపోయినట్లయితే ఆ కౌలుదార్లందరూ కమ్యూనిస్టులని తప్పుకుండా చెప్పేవారో మనకు అభిరుచియుధం అదే ఒక్క సుత్తానాబాదు తాలూకాలోనే ప్రభుత్వ లెక్క ప్రకారమే ఆరువేల కౌలుదార్లకు ఆ విధంగా దున్నుకోడానికి భూమిలేదు తిండినికి తిండిలేదు, కేవలము కౌలుభూమిమీద ఆధారపడి ఉన్నారు వారికి అప్పుకూడా ఎరకదు. చివరకు వాళ్ళకు మిగిలిన వశువులు అమ్ముకోవాలి దాంతో ఆ ఆస్తికూడా పోతుంది ఇక ఆశ ఏమీలేక, ఏమీ చేయలేక నాగలికర్ర తీసుకోవాలి నాగలికర్ర తీసుకోగానే వాళ్ళను కమ్యూనిస్టు లంటారు

ఇంతకుముందు ౧౩౫౪ ఫసలీనుంచిగూడా కౌలుదారుకు ఒక సంవత్సరం వరకేనని కౌలు కీచ్చినా అది పట్టాభూమి ఇస్తారు వదీ సంవత్సరములవరకు తొలగించకూడదు అని ఒకరూలు ఉన్నది. గాని ఆ రూలు వచ్చినప్పటినుంచి ౧౩౬౦ ఫసలీవరకు కూడా కౌలుభూములు వల్లికుగా హాక్రాజుపేసి భూములు ఇచ్చారు రూలుకు వ్యతిరేకంగా ఎవరు నడిచారు? వాళ్ళను ఏమి చేయాలి? దానిమీద దృష్టి పోదు. కౌలుదార్ల తప్పుమీదే దృష్టి పోతుంది శాసనబద్ధ ముగా పనిచేయరు. ఏదైన కౌలుదార్లు కాద్దీరప్పు చేసినా దానిని పెద్దదీగా చేసి వాళ్ళకు ఇతలు పేసి జైల్లో పెడుతున్నారు. కౌలుదార్లకు ఎంతవరకు ఈ ఖానూను ఉపయోగపడుతోంది?

కేవలము భూస్వాములకు మాత్రమే లాభపడుచున్న కేవలము కష్టపడినా పనిచేసినా ఈ విషయమై లోతుకు దీగినట్లయితే ఇది కేవలదార్శకు లాభించుకొన గాననైనను చిరకాలం లోండి చేపరకు వశువులనుకూడా అమ్ముకొనిపోయినా, అది, అది, అమ్ముకొనిపోయినా పాలితముఅను గ్రామములో రైతులు ఒక భూస్వామి భూమిని పూర్తి చేసినా భూముల్లో నాలుగైదు పావులు ప్రభువును కొన్నాడు గాన గ్రామంలో వారేనట అందుచే ఆ రైతులకు నోటీసుకూడా ఇవ్వకుండా గోవిందరావు అనే ఆయన అభివృద్ధి పని చేసినా ఏమిచేయుటకు ఆ రైతులవద్ద పైసలుకూడా లేవు చూల్చుచు వ్యవసాయాన్ని పూర్తి చేసినా వద్ద ఉపబ్రతుచు కాబట్టి నోళ్ళు కట్టిపేయుట జరుగుతుంది పూర్తిచేసినా అందుచే ఇక్కడ గొంతుచించుకొనేవారే జగమెరిగినవ్యాపకవారైపోయినా సేయినా రాష్ట్రమునందునుగారు మొదలయిన వారలకు స్వీకరించేయటకు అక్కడ రాష్ట్రమునందును.

مسٹر اسپیکر - اس سے اس ۵۵ ۱۵۵ علو ہے ؟

శ్రీ ఎల్. ముత్తయ్య

ఈ విధంగా తీడర్పుకూడా ఆకర్షణ తీయరయి ధూన్వానులకు ఎదురుగా ఉండేటట్లు
కొలుదొర్లను లోలగించడం చేస్తున్నారు. నిజంగా కొలుదొర్లకు మనల రక్షణ ఇచ్చే
ఇప్పుడు ప్రభుత్వము తరపునంచి ఇప్పించబడ్డ నర్టిఫికేట్ల కున్నా కనీసము వాళ్ళకు
ఆకర్షణ ఇంకొకరు డొండుటకు వీలులేదు. దీనికి ఒక కమిటీని పేస్తున్నామన్నారే ఈ కమిటీ
నివారించినా కొలుదొర్లను లోలగించడమే జరుగుతూఉంటే ఆ ధూనిని కట్టచేయించుకు
ప్రయత్నం చేసినట్లయితే వాళ్ళ మంచికోసము ఈ శాసనము తీయాలనే సవాళ్ళను వున్నా
తేకపోలే వాళ్ళను అణచివేట్టుటకు మాత్రమే ఈ శాసనము చాఫ్ సేచేసినట్లు తప్పు వారు ధూనిని
కాబట్టి ఈ కట్ మోషన్ బిల్లు కొనితీరాలని లండన్ లో మనవిచేస్తున్నాను

مسٹر اسپیکر - سری کے - وی - رام راؤ -

శ్రీ కె వి రామారావు.

స్నేహితుల మహాశయము,

రెవెన్యూ డిపార్టుమెంటు విషయము గురించి మాట్లాడటప్పుడు అందరికి అనుభవములే ఉన్న ఒక సామెత జ్ఞాపకం వస్తోంది అదీ ఏమంటే “మాల్ గుజారీ ఉమర్ గుజారీ” ఇదీ సర్వసామాన్యముగా ప్రతివానికి తెలిసిన సామెత మాల్ గుజారీలో ఆ కార్యాలూ ముగించు చేరడానికి ఇంచుమించుగా ఒక పుష్కరము లోపల అదీ పూర్తి అయ్యేదే. గాని ఆసలుసంగతిమంటే ఆ పూర్వ డిపార్టుమెంటు ఏమాత్రము వనికి రానిదిగా అయిపోయినా ఆ పూర్వ డిపార్టుమెంటు కాలానికి సంబంధించిన శాసనాలు కానూన్న ఆ పద్ధతులు ఇప్పటికీ కూడా రెవెన్యూ డిపార్టుమెంటులో రాజ్యం చేస్తున్నాయి ఇప్పుడు ఉన్న రెవెన్యూ మంత్రిగారే సెనుకటి ప్రభుత్వము అనగా వెల్లోడి మంత్రివర్గంలో కూడా రెవెన్యూ మంత్రిగా ఉన్నారు. గాని ఈ విధానములో ఏమైనా మార్పులు లేదా అంటే ఏమీలేదేమి వెల్లోడి ప్రభుత్వములో మాల్ గుజారీ, ఉమర్ గుజారీ అయింది. గాని మాల్ గుజారీలో ఏమాత్రము మార్పు రాలేదు సర్వసామాన్యంగా రెవెన్యూలో ఆఫీసర్లు ఉంటారా అంటే వాళ్ళు ప్రభుత్వము తయారుచేసిన యాక్టు కానూన్న వాటియొక్క సెక్షన్లు చదివి వాటిని అర్థము చేసికొనే పరిజ్ఞానము ఉన్నదా అనేది సంపూర్ణంగా అసమానమే.

مسٹر اسپیکر - کس خاص ہوائسٹ بر آف حب کر رہے ہیں ؟

ایک آرٹیل ممبر - میرے خیال میں اگر دفتر بلدی کی خانے ہدی میں ہو تو مناسب ہے - بہت سے آرٹیل ممبرس سمجھ سکتے ہیں -

شری کے - وی - رام راؤ - مختلف موادیں جو نافذ ہوئے ہیں انکے سمجھنے کی صلاحیت ان سہذہ داروں میں جن کا تقرر کیا گیا ہے کس حد تک ہے سہہ پیدا کرتا ہے - مختلف قوانین کو بڑھ کر کس کس کی کیا تعبیر ہوتی ہے انکو معلوم نہیں ہے - جب کوئی مسئلہ آتا ہے تو اسہذا کا حانا ہے اور ہدایہی مراسلہ کا انتظار کیا جاتا ہے - افسسسی میں کمی پیدا ہو گئی ہے - ریونیو مسٹر نے اس طرف کوئی قدم نہیں اٹھایا - مال کے دائرہ میں ٹیسسی ایکٹ کولیا ہوں - اس بارے میں مختلف ہداناں جاری کئے گئے ہیں - مختلف ہداناں کے ناوجود دفعات کی تعبیر میں بدعنوانان ہو رہی ہیں - اس کے ساتھ ساتھ کارروائیوں کے نصفیہ میں ریونیو ڈنارٹمنٹ کی طرف سے غلطیاں ہوں جو ان کو - ور ٹرے کے لئے کوئی کورٹ نہیں ہے - قانون مالکرازی سہہ ۳۱۴ کا عمر رسیدہ لوگ ہے اسکو حسب حال بنائے اور اس میں جو حراساں ہیں ان کو دور کر کے لئے ایک ریونیو کورٹ (Revenue Court) کی ضرورت ہے - پولیس انکس کے قبل ایک کمیٹی اس بارے میں بنائی گئی تھی کہ مالکرازی ایکٹ کو کوڈی فائی (Codify) کیا جائے - ان کی سفارسات بر کھان تک عمل کیا گیا ہے اسکا کوئی انفرمیس (Information) نہیں ہے - اسکے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کرونگا کہ انکھی امر سے متعلق مختلف گسیات جاری کئے گئے ہیں - ایک گستی نکلتی ہے - اسکے بصاد میں دوسری گستی آتی ہے اور پور نیسری گستی آتی ہے جس سے پہلی اور دوسری گستی سے مضاد ہدایاں ہوتی ہیں - یہ ایسی باتیں ہیں جنکی طرف آرٹیل ریونیو مسٹر کو توجہ کرنی چاہئے -

ایک چیر اور میں عرض کرونگا وہ یہ کہ لاؤں کے سلسلہ میں انک گستی شاں (۸۱) جاری کی گئی جسکی رو سے ایک سالہ کاسٹ کی احارب دیئے کا حق دیا گیا تھا - انکے حق میں ٹٹہ کر کے کا حکم تھا - گستی سناں ۱۳ اسکے بعد آئی جسکی رو سے اراضیات کو ہراج کر کے کی ہدایہ دی گئی - اس طرح میں کہوںگا کہ حقوق کی حفاظت نہیں ہو رہی ہے - حال حال میں یہ معلوم ہوا کہ چیف مسٹر جہاں کہیں جاتے ہیں وہاں پرمپوک خارج کھانہ اراضیات ہریچوں کو دے رہے ہیں - اس میں بھی کوئی اصول رکھا نہیں گیا ہے - معلوم نہیں کہ چیف مسٹر کس قانون کے تحت اس قسم کے اراضیات کی تقسیم کر رہے ہیں - بیان کیا جاتا ہے کہ رسناں لاؤں حاصل کے تحت دئے جارہے ہیں - معلوم نہیں کہ لاؤں حاصل کی رعایہ کس لوگوں کی حد تک ہونی چاہئے - کہا جاتا ہے کہ آئندہ وصاحی احکام دئے جائیں گے - لیکن اسکے بعد اتک نہ کوئی احکام دئے گئے نہ کچھ ہوا - چیف مسٹر جہاں کہیں جاتے ہیں وہاں دریافت کیا جاتا ہے کہ کہاں کہاں پرمپوک اراضیات ہیں اور بعد دریافت وہ تقسیم کر دئے جاتے ہیں - یہ نہیں دیکھا جاتا کہ جو لوگ فائض ہیں انکو پیدخل کیا جا رہا ہے اور نئے نئے لوگوں کو اراضیات دئے جا رہے ہیں - جو لوگ سالہا سال سے کاشت کر رہے ہیں چیف مسٹر کے حکم کی وجہ سے ان میں

نے دحل و۔ ا حائے میں جیٹال موضع کی ایک مثال دینا چاہتا ہوں۔ میں اس حائے ہی پرچہ دہو کا کہ مختلف صعہ داروں - ان کی کارکردگی نا افسیسی (Efficiency) نہ کوئی معیار - ا نامی نامی کی رنورب میں بھی اس بارے میں کہا گیا ہے۔ لیکن ا نامی نامی کی سفارسات پر عمل کرنے کے لئے نا انہی دلی دورھے۔ اس سلسلے میں میں حکومت کو ا سسٹس نا چاہتا ہوں کہ ہمارے ریونیو ڈائریکٹ میں مدراس کا سسٹم رائج نا جائے۔ صیعہ داروں کے ابتدائی سرور میں افسیسی ٹسٹ لیا جائے۔ اگر ان کی افسیسی ٹیک ہو تو وہ تحصیلدار یا ڈپٹی کمشنر تک برقی کر سکتے ہیں۔ یہاں تو یہ حالت ہے کہ صیعہ داروں ابتدائی نقرر ۳ نا ۶ کے گرنڈ پر ہونا ہے اسے زیادہ سے زیادہ سکند گرید نا سب نرید ہی مانسکا ہے۔ دن بدن حوائے صیعہ داروں کے نقراب دورھے ہیں ابکی ریسنگ کا نون انتظام نہیں۔ حن اوگوں کا نقرر ہوا ہے وہ اگر ائیسیٹ (Efficient) ہوں نا انہی رکھا جاسکتا ہے۔

میں ایک اور چیر حو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ ناب تجربہ میں آئی ہے کہ حکومت نو عدالتوں پر کسی قسم کا وسواس () نہیں ہے۔ حتے احتیارات ہیں وہ اکریکیٹیو (Executive) کو ہی دئے جائے ہیں۔ مثال کے طور پر میں نہ کہوں گا کہ یہ احتیارات جائے محکمہ مال کے عدالت کو دئے جائے نا قانون کی صحیح عمل آوری ہو سکی۔ ریونیو ڈائریکٹ سے یہ نوع میں کی جائے کہ عدالتی کارروائیاں بھیک طور پر انجام دے۔ مال میں بعض کارروائیاں سالہا سال سے چل رہی ہیں لیکن حتم میں ہوئے یابیں۔ اس لئے محکمہ مال سے حو کارروائیاں سہولت سے ہو سکی ہیں انہیں وہیں رکھ کر قانونی نکات کی کارروائیاں عدالت کے نصوص کرنا چائے۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ تحصیلدار اور تعلقدار دورہ کرتے ہیں، لیکن انکے پاس حود انا کام بڑا رہا ہے کہ اس کا نصفہ میں ہوئے پانا۔

ان خیالات کے ساتھ میں ابی نقریر حتم کرنا ہوں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ اسپیکر سر۔ میں نے دو تین برمیات پس کئے ہیں۔ پہلاکٹ سوئس رسوم کے بارے میں ہے جب اس بحث کو لسڈ لارڈ بحث کہا گیا نا اس پر آبجکشنس (Objections) کئے گئے۔ میں نے حو چیر آپ کے سامنے رکھی ہے وہ لینڈ لارڈ بحث کا ایک حصہ ہے۔ ایک زمانہ میں ریونیو ڈیوٹیر (Revenue duties) دیسمکھوں اور دیشپانڈوں کی حائے سے ادا کئے جاتے تھے۔ لیکن ۱۹۰۰ سال قبل وہ لوگ اپنی ڈیویور برار ادا نہ کریکی وحہ سے یہ چیر انکے ہاں سے لے لی گئی اور اسکے معاوضہ میں انہیں کمپنیشن (Compensation) کے طور پر رسوم دئے جائے لگے۔ اب ان رسوم کو لئے جائے کے لئے بھی معاوضہ کا سوال اٹھایا جا رہا ہے۔ کسی کے حو کو گورنمنٹ حاصل کرنیکی صورت میں معاوضہ دینے کا سوال پیدا ہونا ہے۔

[Mr. Deputy Speaker in the chair]

لیکن یہاں سوال کمپنیشن فار کمپنیشن (Compensation for Compensation) کا پیدا ہو رہا ہے۔ یہ دیسمکھ اور دیشپانڈے کئی سال سے کمپنیشن لیتے آرہے ہیں۔

اس کمپریٹس کو بحواس کرنے کے لئے مرید کمپریٹس کا سوال پیدا کیا جا رہا ہے۔ اس ایٹم میں ۷ لاکھ ۶۹ ہزار کی رقم طلب کی جا رہی ہے جسے سدکردینا ضروری ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ بحث میں اس کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے اسے ہاؤس منظور نہ کریگا۔ میں اس سلسلہ میں ہاؤس کی توجہ گور والا کمیٹی کی سفارسات کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اس میں صاف طور پر یہ کہہ دیا گیا ہے کہ رسوم کو فوراً سدکردیا جائے جب آف فوڈلیرم (Feudalism) کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اسے فوراً سد نہیں کیا جاتا؟ دوسری جہز یہ بھی ہے کہ جس ریلے میں رسوم دئے گئے بھی اس وقت سے آج تک وہ اس قدر تقسیم ہوئے ہیں کہ اب وہ چھوٹی چھوٹی مقداروں میں رہ گئے ہیں۔ ڈیپنڈے ہونے کے لحاظ سے مجھے بھی ماہانہ شاید ۳۵ یا ۳۶ روپے بطور رسوم ملتے ہیں۔ یہ رقم چار ہائیوں میں تقسیم ہو کر ۸-۹ روپے مجھے ملتے ہیں میں کہوں گا یہ رقمیں ایسی ہیں کہ انہیں سد کرنے سے کسی کو زیادہ نقصان بھی نہ ہوگا۔ ہوسکتا ہے کہ ہزاروں روپے پائے والے جید لوگ ہوں۔ لیکن زیادہ تعداد چھوٹے چھوٹے رسوم پائیوالوں کی ہے۔ ایسی صورت میں کمپریٹس (Compensation) دیے کا سوال پیدا کرنا بھی مناسب نہیں۔ دستد کے بارے میں مجھے یہ بتایا گیا کہ نظام کو یہ حق ہے کہ وہ چاہے تو اس ایٹم سے کسی کو ڈونیشن (Donation) دے سکتا ہے۔ لیکن جب ہمارے سامنے عوامی بحث پیس ہے اور ہم اس برعواسی نقطہ نظر سے غور کر رہے ہیں تو اس قسم کی رقوبات بحث میں رکھی جانا مناسب نہیں۔

شری بی۔ رام کشن راؤ - میں سمجھتا ہوں آریسل ممبر کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ دستد کا تعلق نظام سے نہیں۔

شری وی۔ ڈی۔ ڈیپنڈے - مجھے اسٹیمپس کمیٹی میں بتایا گیا تھا کہ یہ وہ رقم ہے جو نظام کے پاس اس لئے رکھی گئی ہے کہ وہ کسی کو امداد کے طور پر دے سکے ایک اور چیز جسکا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ پٹیل پٹواریوں کا مسئلہ ہے۔ انکی خدمات ہیری ڈیٹری (Hereditray) رکھی گئی ہیں۔ اور ہیری ڈیٹری سلسلہ ہونے کی وجہ سے وہ لوگ گاؤں کے راجہ بن جاتے ہیں۔ انہیں گورنمنٹ ۱۰، ۵۰ روپے دیتی ہے۔ لیکن انکا یورینس (Position) یہ ہے کہ پورا گاؤں انکے قبضہ میں ہوتا ہے۔ وہ کئی طریقوں سے رعایا سے رشوت لیتے ہیں۔ وہ انپڑہ بھی ہوتے ہیں۔ جایدا دیں ہیریڈیٹری ہونیکے وجہ سے ظاہر ہے انکے خاندان سے باہر تو نہیں جاسکتیں یا کسی دوسرے کو تو نہیں مل سکتیں۔ اس طرح انکا انپڑہ ہونا اڈمنسٹریشن کو بھی حراب کرتا جا رہا ہے۔ اس سے افیشنسی بھی نہیں بڑھ سکتی۔ انہیں دئے جاتے ہیں ۱۰ روپے۔ لیکن کام اتنا ذمہ داری کا ہونا ہے کہ جتا کسی سکریٹری کا ہو۔ ان سے اناج وصول کروایا جاتا ہے۔ آراضی کے بارے میں ان سے رپورٹ لی جاتی ہے۔ کیاتس کراپس (Cash-crops) کا ریکارڈ انکے پاس رہتا ہے۔ عرض دیات کی ہر چیز پٹیل پٹواریوں کے ذریعہ ہوتی ہے۔ آپ غور کر سکتے ہیں کہ تھوڑے بہت پڑھے لکھے لوگ اس ذمہ دارانہ کام کو کس طرح انجام دے سکتے ہونگے۔ گور والا

کمیٹی نے انی سفارشات میں یہ بتایا تھا کہ م - ۵ دیہاتوں کے لئے ایک کلرک مقرر کیا جا کر کام بہتر طور پر چلایا جاسکتا ہے۔ اب بھی صورت حال یہ ہے کہ آدھے سے زیادہ نام کے نٹواری ہیں۔ اصل نٹواری اساکھ حصہ لے لیتا ہے۔ ۵ - ۱ دیہات اسکے تحت ہوتے ہیں۔ اسلئے دس نادج گاؤں کے لئے ایک تھرڈ گریڈ کلرک (Third Grade Clerk) مقرر کیا جا کر اس سے کام چلایا جاسکتا ہے۔ یہ لوگ ایسے ہوں کہ ان کے تبادلے بھی ہو سکیں تاکہ وہ لوگ گاؤں میں اپنے امپیسس (Ambitions) پیدا کر لیکر اڈمنسٹریٹس (Administration) کو حراب نہ کریں۔ دوسری چیز یہ کہ حب آئندہ ہم گرام نجایاب قائم کرنا چاہتے ہیں تو ایسی صورت میں بھی یہ بٹیل نٹواری ایک بڑی رکاوٹ ثابت ہونگے۔ اسلئے میں یہ کہہوں گا کہ ہیریڈیٹری یٹیل نٹواریوں کے سسٹم (System) کو ختم کر دیا ضروری ہے۔ یہ فیوڈل سسٹم (Feudal System) کی ایک علامت ہے۔ ان دو چیزوں کے نارے میں میں نے کٹ موشس لائے ہیں۔ ایک اور کٹ بوس پولیٹیکل امینٹیز (Political amenities) اسٹاپ (Stop) کرنے کے نارے میں ہے۔ ان امینٹیز (Amenities) کی تفصیلات یہ ہیں کہ مصب معاوضہ جاگرات کے لئے ایک لاکھ ۲۰ ہزار، مصب معمولی کیلئے ۲۸ لاکھ ۹۸ ہزار، مصب امتیازی کے لئے ۳ لاکھ ۶۴ ہزار۔ نظام کی ہیریڈیٹری ماہوار کے لئے ۴ لاکھ ۵۰ ہزار، ایچ - ای - ایچ، دی نظام اور ایچ - ای - پی (H.E-P) کے حوالائف ٹائم (Lifetime) ماہوار منظور کئے ہیں ان کے لئے ۶ لاکھ ۵۰ ہزار، تحریری سررستہ داری کے لئے ۱۳ ہزار اور گرانڈ مڈل ۲۰، اس طرح لاکھوں روپے کی گنجائش ان مباد کے لئے فراہم کی گئی ہے۔ اس کا بہ بڑا حصہ یا تقریباً پورا حصہ کسی دیگر کے صلہ میں یا مصب کے صلہ میں خرچ کیا جاتا ہے۔ رسوم اسکا پہلا اسپیکٹ (Aspect) ہے اور دوسرا مصب ہے جس میں ۲۰ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ اسکو لاک اسٹاک اینڈ بیلرل (Lock stock and barrel) ختم کر دیا چاہئے۔ اس جمہوری حکومت میں ہم پر لازم تو نہیں ہے کہ ہم اس طریقہ کو برقرار رکھیں جسے نظام یا ایچ - ای - پی (HEP) نے جاری کیا ہے۔ دستور کے دربعہ ہم پر پابندی نہیں ہے اور نہ دستور ہمارے آڑے آتا ہے۔ جو امڈمنٹ دفعہ ۳۱ میں پیس کیا گیا ہے وہ ان ریاستوں کو کمپنسیس دیے سے متعلق ہے جو جاگیری ہیں یا انعامی ہیں۔ میں پہر ایک مرتبہ شری چیف مسٹر کو توجہ دلاؤں گا اور حکومت سے اپیل کروں گا کہ وہ موڈلیرم پر ۲۰ لاکھ روپے کے خرچ کو فوراً ختم کر دیں۔ میں یہ مانتا ہوں کہ ان گرانٹس کو بدکردی سے جاگیر داروں کو نقصان ہوگا جس میں بعض بیوہ اور بچے بھی آجائینگے اور بے روزگاری کے مسئلہ میں بھی اضافہ ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم ریہی لیٹش فنڈ (Rehabilitation fund) قائم کر سکتے ہیں اور عام طور پر جیسا کہ بیروزگاری کے متعلق عور کیا جا رہا ہے عمل کیا جاسکتا ہے تاکہ فیوڈل لیرم کو فوراً ختم کر دیا جائے۔

کٹ موشس جو ہاؤس کے سامنے رکھا گیا ہے وہ نا انڈین فورسز (Non-Indian forces) کے نارے میں ہے۔ لیکن مجھے اسارے میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اس

کا مطلب یوپی ملٹری (Union Military) میں بلکہ اسکو اصطلاح میں مقامی، معوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں میں شری چیف مسٹر سے یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ جسے لوگوں سے کنٹراکٹ (Contract) کہا گیا تھا ان کی گراچیونٹی (Gratuity) و عمرہ مصفاہ طور پر دی جائے اور مطالبات کو حلد آر حلد دورا کا جائے تاکہ ان کے حقوق کے بارے میں نا انصافی ہو اور نقصان نہ پہنچے۔ ہم کو پورے اسٹٹ کے بارے میں ایک فمیلی (Family) کے طور پر سوچنا چاہئے اور جو رٹرنریمینٹ (Retrenchment) کا سوال پیدا ہو گا ہے اسکو ہومنا سٹریں نوائٹ آف ویو (Humanitarian point of view) سے دیکھا جائے۔

سیول ٹیم (Civil team) کے بارے میں میں یہ کہہوں گا کہ اس بحث میں بھی ان کے لئے دس لاکھ روپے مہیا کئے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب ایسے حالات باقی نہیں رہے ہیں کہ باہر کے لوگوں کو یہاں رکھا جائے۔ اس پر زور دینے کی ضرورت اس لئے بھی بیس آئی کہ باہر کے لوگوں کی دھیم ہمارے دھیم سے الگ ہے یعنی فاتحانہ دھیم ہے اور ہم کو ان سے گالیاں بھی سی بڑی ہیں حیدرآباد میں ایفینسٹ لوگوں کی کمی ہے اور جب ہمارے پاس جمہوریت قائم ہے تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہمارے پاس ایفینسٹ لوگ نہ ہوں۔

جنرل ایڈمنسٹریٹرس اور ریوینیو ایڈمنسٹریٹرس ہر کل بحث کا ۱/۴ حصہ صرف کیا جاتا ہے۔ اور وہ بھی الونس اور مہتوں پر ڈھائی لاکھ روپے اور موٹروں کے پٹرول پر ۳ لاکھ روپے میں مائے خرچ کیئے جاتے ہیں۔ میں نے اس ضمن میں تفصیلات حاصل کر کے کی کوسس کی۔ لیکن تفصیلات مجھے نہیں ملیں۔ ورنہ ہاؤس اس سے پوری طرح واقف ہوتا۔ یہ آفیسرس اسٹالمنٹ بیس ہر موٹرن خرید سکتے ہیں لیکن موجودہ صورت میں جو خرچ عاید ہو رہا ہے وہ بہ زیادہ ہے۔

حکومت حیدر آباد پر یہ پابندی ہے کہ چیف سکریٹری انسپکٹر جنرل آف پولیس اور چیف ایڈوائزر کا نقرر سٹریکٹ جاب سے کیا جائے جسکو سری چیف مسٹر نے مان لیا ہے سابقہ کابینہ حسمیں ہمارے چار مسٹر تھے انکی تحاویر چیف سکریٹری کے تھرو (Through) پیش ہوا کرتی تھیں۔ اس کی وصاحب سری چیف مسٹر کریگے کہ ہم جو چاہیں کریں چیف سکریٹری کوں ہے جو ہمیں روکے۔ چابیہ سری راجو لیبر منسٹر نے کہا تھا کہ یہاں انقلاب آنا ہے۔ پرانی بیوروکراسی (Bureaucracy) کو نکال دینا چاہئے اور آئی۔ جی۔ پی۔ کے اسٹرائٹک پوزیشن (Strategic Position) کو جو ہاتھی کی طرح آگے پیچھے ہیں ہٹنا بلکہ ہالیہ کی طرح مستحکم ہے نکال دینا چاہئے حکومت ہند کو عوامی مسٹر ہر اسطرچ کے قیود نہیں رکھنے چاہئیں۔

ٹینٹس کے سلسلہ میں جو عمل ہو رہا ہے اسکو پہلے بھی ہاؤس کے سامنے رکھا گیا تھا۔ اس میں جتنی گجائٹس لینڈ لارڈس کے لئے رکھی گئی ہے اتنا ٹینٹس کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔ بحث میں لینڈ لارڈس، منصب اور پولیس کے لئے کروڑوں روپے

دئے جانے ہیں۔ لیکن ٹیسٹس کے بارے میں صرف ایک کروڑ ۶ لاکھ روپے دئے جانے ہیں لیڈ لارڈس کو فائیم رکھنے کے لئے بحث کا ۱ / ۴ حصہ صرف کیا جاتا ہے اسسوس ہے کہ وکیلوں کا طمع بھی ٹیسٹس کو انکے حقوق میں تلاتا بلکہ وہ اسے عربوں اور دوستوں سے کہتے ہیں کہ آب فلاں میں کو اپنے قبضہ میں رکھئے۔ اس میںٹالی (Mentality) کو حتم کرنے کا سوال ہے۔ ہم جاگیرداروں کو حتم میں کر سکتے ہیں کہ انہی ہمارے اسٹرکچر (Structure) میں بنیادی تبدیلی میں ہوئی ہے۔ آخر میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم کو حکومت چلائی ہے۔ لیکن فیئاس مسٹر صاحب نے جو بحث پیش کیا ہے وہ ایسا ہے کہ اس میں ہماری خوشحالی کو بڑھانے کی کوئی تحویر نہیں ہے کہ خوشحالی بڑھانے کی بنیادی تحویر یہ ہے کہ عوام کی قوت خرید کو بڑھایا جائے اور اس کے لئے قاعدہ بھی یہی ہے کہ جو ”کستا ہے اسکی زمین“۔ کساں کے حسب میں اگر روپے ہوں تو وہ خرید بھی سکتا ہے اور اس طرح خوشحال بھی رہ سکتا ہے لیکن اس کے لئے کساں کے حیم میں پیسہ زیادہ کرنسکی ضرور ہے جیسا کہ سری راجو لیئر مسٹر نے کہا کہ ہماری ترقی کے راستہ میں فیوڈلیرم حائل ہو رہا ہے، اس لئے ان چروں میں تبدیلی کیجئے۔ لیڈ ریفارمس لائے جائیں تاکہ زمین کی بدادوار میں اضافہ ہو جس سے بروئائر سب (Proprietorship) میں اضافہ ہوگا اور اس لحاظ سے کساں کی قوت خرید بھی بڑھ سکیگی۔

جس کی طرف جو اشارہ کیا گیا ہے وہ کوئی بولٹیکل کونسیڈریشن (Political Consideration) کو سامنے رکھ کر نہیں کیا گیا بلکہ یہ دلانا ہے کہ انہوں نے جو راستہ اختیار کیا ہے اسکی وجہ سے وہاں کے کساؤں کی قوت خرید بڑھ گئی ہے۔ لیکن جو قدم ہم اٹھا رہے ہیں اس سے مقصد یورا نہیں ہو سکتا۔ ”کساں کو زمین“ یہ صرف سلوگی ہی نہیں بلکہ ہمارا مقصد بھی ہے کہ کساں کو نہ صرف زمین دیجائے بلکہ ایسے درائع اختیار کئے جائیں کہ اسکی پیداوار میں اضافہ ہو۔ اگر ہم کمپریٹس بر زمین دیں گے تو یہ مقصد کہ کساں خوشحال ہو پورا نہیں ہو سکتا۔ ایک خوشحال کساں ہمارے ہندوستان کے انڈسٹریلائزیشن کی بنیاد ہوتا ہے۔ اسی لئے ہم سوشلزم لانا چاہتے ہیں لیکن اس طرح نہیں کہ اسکی وجہ سے ہمارا ملک بیرونی لوگوں کا غلام ہو جائے۔ ہم سوشلزم اس لئے لانا چاہتے ہیں کہ ملک اپنے پاؤں پر آب کھڑا ہو سکے۔ اس لحاظ سے میں عرض کرونگا کہ ٹیسسی ریفارمس ہماری ضروریات پورا نہیں کرتے۔ وہ جید جاگیرداروں اور لیڈ لارڈس کے فیور (Favour) میں ہیں۔ اگر اس سلسلہ میں آب اعداد طلب کریں تو میں بتا سکتا ہوں کہ پچھلے تین سال میں کساں لیڈ اوکس (Land Eviction) ہوا۔ اس لئے میں یہ استدعا کرونگا کہ چیف مسٹر ایک تحقیقاتی کمیشن یا کمیٹی مقرر کر کے معلوم کریں کہ پچھلے ۶ سالوں میں کساں لیڈ اوکس ہوا اس عرصہ سے میں نے یہ کٹ موش لایا ہے اور اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کر رہا ہوں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ حلد ار حلد فیوڈلیرم حتم کیا جائے۔ اسی نقطہ نظر سے میں یہ کٹ موشن کہہ رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اسکو منظور کریں گے۔

శ్రీ కె. శ్రీనివాసరావు

అధ్యక్షమహాశయ,

ఈ సభలో నేను రెండు విషయాలమీద దృష్టి కేంద్రీకరించాలని కోరుకున్నాను ఒకటి రైతు భూమిపైని తను దున్నేహక్కును ఏవిధంగా కోలుపోతున్నాడు? రెండవది క్రాసు ప్రకారము ఇది అమలులో ఏ విధంగా వుంటోంది అని.

మొదటి విషయంలో ఒక ఉదాహరణ—ఇజ్రాహీలు కొన్ని సంవత్సరములక్రిందటనే అబొలిషన్ (Abolition) చేయబడినవి చేసినతరువాత ఆ దున్నేరైతులకు ఏ విధమైన హక్కులు దొరకాలో ఆ హక్కులు దొరకలేదు ఆ ఖాలిఫ్ అయి ౨౦ సంవత్సరములు అయినదీ కాని ఇప్పటికీ కూడా ఆ రైతులు కొలుదారులగనే యుంటున్నారు రెండవవిషయం—ఈ రోజున వారి పరిస్థితి ఏమి? ఇజ్రాహీ దారు పట్టాదారుగా ఉంటాడు. కొలుదారులకు కొత్తగా మొన్న తెసెన్సీయాక్టు వచ్చిన తరువాత అమ్మకాలు జరుగు తున్నాయి కొన్ని సంవత్సరాలనుంచి దున్నేరైతు ఈ రోజున అక్కడ భూస్వాములకు ఈ కానూన్ వల్ల వాటిని కోల్పోతున్నాడు ఏ గ్రామములోకిపోయినా ప్రతి సంవత్సరము రివిజన్ కొవడం తేదని అయిన అవిమన పేరులో తేదని అంటున్నారు రైతులు అజ్జానులు చదువుతక్కువ కనీసము ౫, ౬ సంవత్సరములకు ఒక్కసారి రివిజన్ జరిగి వాళ్ళ రైట్సు (Rights) ఏ విధంగా ఉన్నాయో విచారణ చేయాలి ౧౦౮ దివానీ లాలాకాలలో ౧౯ లాలాకాలలో మాత్రమే రివిజన్లు జరుగుచున్నాయి అసలు ఈ విధంగా సర్వే జరుగుటలేదు జరిగినా కూడా వారికి వారి భూములు ఎక్కడ ఉన్నాయో వారు ఏవిధంగా డబ్బు కట్టాలో రైతులకు తెలియుటలేదు జమాబందీ జరుగుతుంది. ఒక సంవత్సరము జరిగిన తరువాత రెండవ సంవత్సరము వరకు దానితో ఉంటూ ఉంటాడు. ఎక్కడినుంచో పట్టాదారు వస్తాడు అతడు ఏ హైదరాబాదులోనో, బొంబాయిలోనో యెక్కడో పెద్ద పెద్ద పట్టణాల్లో కూర్చుంటాడు ఎప్పుడో గ్రామానికి వచ్చి పట్టా నాడి, నాకు భూమి కావాలి అని చెప్పి ఆ భూమిని “బేదఖిల్” చేయించడం జరుగుతోంది గాని దున్నేవాడు తన హక్కును ఏవిధంగా కోలుపోతున్నాడనేవిషయం మీరు అదుట పెడుతున్నాను ఇంకా ఎన్నో ఉదాహరణలు ఈ రైతులను గురించి—కొలుదారుల హక్కులు ఏ విధంగా కోలుపోతున్నదీ—ఉన్నాయి నేను ౭౦ గ్రామాలలో తిరిగి చూచాను ఈ ౭౦ గ్రామాలలోగూడ అసలు భూమిని దున్నుకుండా గ్రామాలు వదలిపెట్టి ఏ పట్టణాల్లోనో కూర్చుని ఈ రోజునవచ్చి ఆ భూమి అమ్మకముద్వారా (క్రాసుప్రకారమని) అంటున్నారు తిరిగి వారి బాగుపడుతున్నారు ఈ అమ్మకాలకు ఖాగీలాలు వ్రాయించుకో బడుతున్నాయి డబ్బు ఇన్ స్టాల్ మెంట్లు రూపేణా ఇవ్వవచ్చునంటారుకాని ఆ ఖాగీలాలు భూస్వాములవద్దనే ఉంటాయి రైతులకు ధనీదులు మాత్రం వుట్టుతున్నాయి ఈ విధంగా దున్నేవాళ్ళ హక్కులు పూర్తిగా కోల్పోతున్నాడు రైతులు ఆఫీసర్లవద్దకు పోయి మేము ఇన్నిసంవత్సరములనుండి దున్నుతుంటే హక్కులు పోతున్నాయి అని అడిగితే కానూన్ ఒకటి పెట్టారు దాన్ని మీరు పెట్టుకో తెలుసుకోవాలి. ఆధ్యక్ష మీదే అంటారు కాని రైతుల అజ్ఞానమువల్ల కానూన్ పోషించుకోవారికిమీ తెలియుటలేదు. అందుచే కానూను వల్ల రైతులకు ఏమీ తాధం కలుగలేదు. పైగా తను దున్నేభూమిమీద పూర్తిగా హక్కు కోల్పోతున్నాడు,

అనేకచోట్ల ఇంప్లిమెంటేషన్ కమిటీలు పెట్టారు. ఈ కమిటీలతో చాలామందిని ఎలక్షన్లలో ఓడిపోయి ప్రజల విశ్వాసాన్ని కోలుపోయినవారిని పెట్టారు అంతేకాదు ఎన్నో రోజులనుంచి ప్రజలతో సంబంధములేనివారిని, ప్రజావ్యతిరేకతలను భూస్వాములను ప్రజానీకాన్ని దోషిడిచేసుకుంటేనేవాళ్ళని పెట్టారు అటువంటి కమిటీలవల్ల ఇంప్లిమెంటేషన్లు (Implementations) జరుగవు ఇవి డెమాక్రసీ (Democracy) రోజులు ఈ రోజున ఈ బడ్జెటు ప్రజల బడ్జెటు అవునా కాదా అని వాదనలు జరుగుతున్నవి ప్రజల బడ్జెటు, అనే ఆచరణలో పెట్టదలచుకున్నాము, అని మీరంటున్నారు హైదరాబాదులో ప్రతి తాలూకాలో ఎలక్టెడ్ మెంబర్లు ఉన్నారుకదా! ప్రజల విశ్వాసాన్ని చూరగొన్న మెంబర్లను ఆ కమిటీలలో పెట్ట ప్రతి తాలూకాలో, ఆ తాలూకా ఆఫీసరును, ముగ్గురు నలుగురు ఆ తాలూకాను రిప్రజెంటుచేసే ఎలక్టెడ్ మెంబర్లు (Elected Members) ను వేసి ఇంప్లిమెంటేషన్ కోసం ప్రయత్నముచేసినట్లయితే చాలా బాగుంటుందని నేను సూచిస్తున్నాను ఈ విధంగా చేయటవలన నీజంగా ప్రజల బాధలను తేలిసికొను గలుగుతారు కానూను లయొక్క డిస్ట్రీక్టు ము అవి ఎందుకు తయారు చేయబడ్డాయో ఆఫీసర్లకు తెలియాలి వాటిని ఆచరణలో పెడుతున్నారో, తేదో ప్రజల రిప్రజెంటేటివులను (Representatives) తెలిసికోవడానికి అవకాశంవుంటుంది మొత్తం హైదరాబాదులో రైతువారి సిస్టముతో కూడా ఇజారీ, జమీందారీ ఏరియాలు ఉన్నాయి కాని నేను విన్నదేమంటే, మరాట్వాడాలో భూస్వాముల భేదం తేదని అన్నారు కాని అక్కడకూడా వున్నాయి ఏ డోక్ట్రీనో పట్టాదారీ ఉంటాడు దున్నేరైతును తాలగించి ఆక్రమించడానికివస్తాడు ఈ రోజున రైతుల హక్కులు ఈ విధంగా నశించిపోతున్నాయి మొత్తము భూమి సర్వేకావాలి ఇంప్లిమెంటేషన్ వెంటనే జరగాలి భూమిదున్నే రైతుల హక్కులను నిలబెట్టడానికి మనం ప్రయత్నం చేయాలి ఈ బడ్జెటులో తక్కువ చేయాలనేదీ, ఈ అభిప్రాయం చెప్పడానికి పెట్టాను రైతులు హక్కుల ఏ విధంగా కోల్పోతున్నారో, ప్రతి తాలూకాలోనూ కమిటీలు పెట్టి డిప్లీగురించి ప్రత్యేకంగా మెమోరాండాలు తీసుకొని కానూనును సక్రమంగా ఆమలులోనికి తీసుకొని రావలెనని నేను ప్రత్యేకంగా సూచన చేస్తున్నాను

شری پائی ریڈی - (ابراہیم یں - عام) مسٹر اسپیکر سر - کٹ موسس دو یہاں آنا ہے
 لیکن پارلیمنٹری کنونشن (Parliamentary Convention) کے بموجب آرینل فاسس
 مسٹر کا یہاں رہنا ضروری ہے۔ وہ یہاں موجود نہیں ہیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - چیف مسٹرے ڈیمانڈ رکھا ہے وہ حاضر ہیں اس لئے میں
 سمجھتا ہوں فاسس مسٹر کا یہاں رہنا لازمی نہیں ہے۔

شری بی - رام کش راؤ - میں ایک چیرکی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اسپیکر صاحب نے فرمایا تھا کہ ہاں جسے ڈسکنس ہو گئے انکے بعد دوسری بیٹھک ہوگی جس میں انکے حوانات دئے جائیں گے۔ لیکن اب معلوم ہو یہ ہو رہا ہے کہ کٹ موسس مو کرتے ہوئے جو موورس تقریریں کر رہے ہیں وہ زیادہ سننے (سمجھ) کے لئے رہے ہیں۔ اگر موورس لمبی حوڑی تقریریں کرنے کی بجائے بائینش (Points) بتائیں تو ٹھیک ہوگا ورنہ اندیشہ ہے کہ انہی سننے میں کام ختم نہ ہوگا۔

شری وی - ڈی - ڈینسپانڈے - اس سلسلہ میں مجھے یہ عرص کرنا ہے کہ اسکے لئے
 چیف مسٹر اور انکی مسٹری دمہ دار ہے۔ دوسری جگہ ایک ایک ڈیمانڈ کے لئے دو دن

بک بھی دئے جاتے ہیں۔ اسکا مجھے معلوم ہوا ہے۔ لیکن یہاں ۲۲ ڈیمانڈس ہیں۔ وہ ہیں کھٹوں میں کیسے پورے ہو جائیں گے؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ یوں تو پہلے اسپیکر صاحب نے ٹائم کارسٹرکشن (Restriction) میں رکھا۔ مگر آریبل ممبر اسے حالات کا اظہار ہم۔ ہ سٹ میں فرماتے جاتے ہیں تو مناسب ہوگا۔

شری بی۔ ڈی۔ دتسمکھ (بھو گردن۔ عام)۔ مسٹر اسپیکر۔ میرا کوٹ موس ہے وہ تو کسی کوٹ موس ہے۔ اس سلسلہ میں میں اپنے حالات ہاؤس کے سامنے رکھوں گا۔ میں اس کو مانتا ہوں کہ گورنمنٹ کو ادبی مسٹری کے رن (Run) کرنے کے لئے اخراجات برداشت کرنے پڑے ہیں۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ ہمیں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا یہ میرا اخراجات حساب کے فائدہ کے لئے کئے جاتے ہیں یا پی ایڈ والونس (Pay and Allowances) اور آربریم (Honorarium) کیلئے عائد ہوتے ہیں اور کیا یہ اخراجات سکیورٹی آف ایشیسی کیلئے نہیں کئے جاتے۔ اصلاح اور تعلقات میں جو کلکٹروں اور تحصیلدار ہیں انہیں بڑی بڑی سجاوہیں دجائی ہیں۔ لیکن وہ کام نہیں کرتے۔ رعایا کی تکالیف کے دور کرنے کی طرف وہ قطعاً متوجہ نہیں ہوتے۔ آج ہی ایک آرسل سمر لے مالگراری کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ”مالگراری عمر گراری“ ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ صرف مالگراری کی حد تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ کلکٹرس آفس اور تحصیل کا بھی یہی حال ہے۔ محصل سے نا کلکٹرس آفس سے ایک آرڈر (Order) نکالا ہو تو دن تمام گزارنا پڑتا ہے۔ کوئی ریویو آفسر رعایا کی تکالیف اور ان کے برائیس کو سس کی کوسس میں کرنا۔ کوسس تو کیا بلکہ ان کو سسے تک تیار نہیں ہوتا۔ ہمارے آفسروں کا یہ حال ہے اور اس برکتنا بھاری اکسپنڈیچر ہوتا ہے۔ اگر ایکسوس (Execution) اور اڈمنسٹریشن کے کام پر جو افسر ہیں وہ کام نہیں کرتے۔ اس طرح رعایا کی تکالیف میں بجائے کمی ہونے کے اضافہ ہونا چاہا ہے۔ مناسب و موزوں کمپریس میں دیا جانا۔ میں نے کام ہوا ہے۔ دیہات میں ریکارڈ آف رائٹس (Record of Rights) سے ۱۳۰۱ میں قائم کیا گیا۔ جو افسر اس کام کے لئے مقرر کئے گئے تھے ان میں چونکہ ایشیسی نہ بھی اسلئے نہیں حیدرآباد میں رکھا گیا۔ افسروں کی ان ایشیسی کی طرف حکومت کو بطور خاص توجہ کرنی چاہئے۔ رعایا کی شکایات کو فوری دور کرنے کا حذبہ افسروں میں ہونا چاہئے۔ اب گورنمنٹ کمیونیکے (Government Communique) سے یہ معلوم ہوا کہ ڈپٹی کلکٹروں کا اور مقرر کیا گیا ہے اور یہ ڈپٹی کلکٹرس پبلک سروس کمیشن کے مشورے کے بعد اضافہ کئے گئے ہیں۔

دوسری چہر ٹیسی ایکٹ ہے۔ ہمارے ہاں کا ٹیسی ایکٹ مٹی کے ٹیسی ایکٹ کے مطابق ہے۔ اس میں بھی پراویزس (Provisions) رکھے گئے ہیں۔ لیکن وہ پراویزس کلر (Clear) ہیں۔ انہیں بحول، پراویزس رکھے گئے ہیں۔ اس سے ٹیس کو فائدہ ہونے کی بجائے لیڈ لارڈ رکب فائدہ پہنچتا ہے۔ اس طرف بھی آفیسر کوئی توجہ نہیں کرتے۔

سسر اسپیکر سر - میں نے ریوسو سے متعلق ایک روپہ کی تحفیف کا حوکٹ
موشی مس لنا ہے اسکا مقصد یہ تھا کہ ہاؤس کے سامنے ریوسو ڈپارٹمنٹ کی مختلف
حزابیوں اور پبلوؤں کو سس کیا جائے۔

موٹر کارس اور چیپ کارس کے نٹروں اور میٹنس کے لئے جو ۱ لاکھ روپیہ
سائے گئے ہیں اسکے متعلق میں بوجھتا ہوں کہ وہ کس عرص کے لئے صرف
ہورہے ہیں ؟ ۱ لاکھ کی رقم کس بری طرح صرف کی جا رہی ہے اسکے بارے میں
میں بوجھ دلانا چاہتا ہوں۔ ساڑھے تین لاکھ کے قریب قریب روپیہ سول ٹیم کے ان عہدہ داروں
کو دیا جاتا ہے جو اصلاح کے دوروں پر جاتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ موٹر کار
اور چیپ ریویو ڈپارٹمنٹ کے ہر عہدہ دار کو دی جاتی ہے۔ عہدہ دار جو دورے کرے
ہیں وہ بریجی دورے ہوتے ہیں۔ تحصیلداروں کی حالت یہ ہے کہ تین سو ساڑھے تین سو
سجواہ پاتے ہیں اور پانچ چھ سو روپیہ کے قریب انکو بھہ اور سفر خرچ ملتا ہے۔ وراہ کئی
گیلی نٹروں صرف کرتے ہیں۔ ان چیزوں کی اصلاح ہونا ضروری ہے۔ ٹیسٹس کی ہزاروں
سکائیتیں ہیں لیکن انکو دور نہیں کیا جاتا۔ فیوڈل ایمنٹس (Feudal Elements)
اب بھی دیہانوں میں موجود ہیں۔ عہدہ دار جب دورے پر جاتے ہیں تو نٹل
نٹواریوں کے دفاتر کی تفتیش نہیں کرے۔ انکے عملیات کو نہیں دیکھتے۔ اسارے میں
میں ہاؤس کے سامنے اسے معلمہ کی ایک مثال بنا کرنا چاہتا ہوں۔ بھوکردن
مسٹر کے شوری ہی میں بلکہ کئی مقامات کے یٹواریوں کے یہاں پتھر
اور دیگر مواد کے کاعداد معرا ہیں یہاں پتھر (سناں ۳) نہ ایک ایسا رجسٹر ہے جو لسٹریو
کی جڑ ہے۔ ان رجسٹراں کے بروٹ تکمیل کر کے بے حد ضرور ہے۔ ہزاروں گشتیاں یہاں
پتھر کی تکمیل کے لئے جاری کی گئی ہیں۔ لیکن ہونا یہ ہے کہ پانچ پانچ سال تک یہاں
رجسٹراں معرا رہتے ہیں۔ اگر یہاں کی نمل کی ضرور ہو تو پانچ پانچ چھ چھ مہرے انتظار کرنا
پڑتا ہے جب کہ یہ وہ تیار ہو کر آتی ہے۔ اس طرح یہاں تیار ہوں تو کیا نہ ٹھیک ہو سکتی
ہیں ؟ ٹنسی ایکٹ (Tenancy Act) کے نفاذ کے بعد عملیات کو تبدیل کر کے ہندو سال
کے قانص لوگوں کے نام تبدیل کر دئے گئے ہیں۔ یہاں کے حانہ مہر ۱۰ میں قانص
کا نام لکھا جاتا ہے۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ اس میں قانص کے نام کی بجائے ایسے
لوگوں کے نام لکھ دئے گئے ہیں جو دراصل قانص نہیں ہیں۔ ہر بڑے رسددار اور
ساھوکار کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ وہ پرانا قانص ہے۔ بٹہ ایک ایسی چیز ہے
جسکو آسانی کے ساتھ تبدیل کرنا جاسکتا ہے۔ محموط لگان داروں کو تبدیل کیا جاتا ہے۔
میں حکومت اور آرٹریل چیف منسٹر کے سامنے یہ چیز پیش کرنا چاہتا ہوں۔ موڈل
ایمنٹس کو دور کر کے کی ضرورت ہے۔ جب تک یہ دور نہ ہوں میں سمجھتا ہوں کہ حکومت
کی کوئی پالیسی کار آمد نہیں ہو سکتی۔ بڑی بڑی رقمیں جو آب دوسری چیزوں پر صرف
کرتے ہیں ان کا ایک جرو بھی ضروری کاموں پر صرف کریں تو تعلیم یافتہ یٹواری (بلاٹھی)
تیار کیا جاسکتا ہے اور اسی صورت میں حکومت کا مشا پورا ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ
میں مزید کچھ کہنے کی میں ضرورت نہیں سمجھتا۔

ایک اور چیز کی طرف ہاؤس کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں - وہ یہ کہ معلقوں میں سب رجسٹرار اور اصلاع میں رجسٹرار رکھے جانے ہیں - وہ وہی لوگ ہیں جو عالم-فصل مولوی عالم وغیرہ بھی یہ انگریزی سے واقف ہیں - نئے نئے احکام اور نئے قواعد و قانون جو پاس ہو رہے ہیں یہ لوگ انہیں سمجھ سکتے ہیں - احکام کی تعمیل میں ہوتی - رجسٹریس ڈپارٹمنٹ کی مسیری کو اور ہال (Overhaul) کر کے کی سب ضرورت ہے - اور سپر (Overseer) کے متعلق نہ کہا جاتا ہے کہ اور سپر کوئی نئے نو اس کے لئے یہ آسان ہے کہ اپنے لئے ایک سنگلہ بیکار کرائے - اسی طرح میں اس چیز کو رجسٹرار کی حد تک بھی درس پانا ہوں کہ اگر کوئی رجسٹرار ہر چھ مہسے بھی کارگزار رہے نو اس کے لئے ایک سنگلہ سالیبا آسان ہے - کچھ نہ کچھ حائداد فراہم کر لیا ضروری ہے - اگر آف کا مقصد یہ ہے کہ کرسیں کو روکیں اور ان چیزوں کو بند کریں نو آپکو اسکی طرف فوری توجہ کرنی چاہئے -

عہدہ داروں پر اسکی نگرانی رکھی چاہئے کہ دوروں کے نام سے پٹرول خرچ کر رہے ہیں اور موٹروں میں ایسے بیوی بچوں کو لئے بھرتے ہیں - یہ طریقے بد ہوئے چاہئیں - سرا تحریہ ہے کہ میرے ضلع میں جب کوئی عہدہ دار دورے کے نام سے آتے ہیں نو ایلورہ احمثہ ضرور جاتے ہیں اور سرکاری پٹرول خرچ کر کے اپنے بیوی بچوں کو تفریح کرائے ہیں - عہدہ داروں کی ان کمزوریوں اور کرسیں کی وجہ سے نٹل بٹواری ان پر حاوی ہو جاتے ہیں - جعفر آباد ایک علاقہ ہے - یہ پہلے جاگیر کا علاقہ تھا - یہاں جو بٹواری ہے وہ وہی ہے جس نے پہلے زمانہ میں جاگیر کی حفاظت کے لئے اپنی بوری توانائیاں صرف کر دی تھیں - ایسے پانچ یا چھ لوگ پورے علاقہ پر حاوی ہیں - جاگیر کا زمانہ میں جو تحصیلدار یا بیسکار رہے تھے آج بٹواری ہیں - آج بھی انہی کا زور چل رہا ہے - یہاں سے آرنیل چیف مسٹر احکام جاری کرتے ہیں - لیکن وہ انہیں نار و ہٹا کر انہی سے مانی کرتے ہیں - یہ لوگ ۳ - ۳ سال کے ٹینٹس کا قصہ ہٹا کر رسات کے مالک ہو گئے ہیں - ایسے کئی واقعات ہیں - اس لئے میں یہ کہہوں گا کہ بٹیل بٹواری سسٹم اور مالی بٹیل سسٹم کو ختم کر دیا جانا چاہئے - اس کے بعد ممکن ہے حکومت کو کچھ زیادہ خرچہ برداشت کرنا پڑے - لیکن ڈسٹرکشن کو بہتر بنانے کے لئے یہ خرچ برداشت کرنا پڑیگا۔

دوسری چیز جو میں آرنیل چیف مسٹر کے علم میں لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ گرداوروں کی تعداد دوگنی کر دی گئی ہے - تحصیلوں میں آٹھ آٹھ دس دس گرداور ہوئے ہیں - میں ایک گرداور کو پیش کر سکتا ہوں جو صرف انگوٹھا کرتا جاتا ہے - ہاؤس کو شاید یہ معلوم کر کے تعجب ہوگا کہ محض چھ ماہی گرداور بنا دئے گئے ہیں - وہ بیوی وصول کرتے ہیں - احکام اور قوانین ایک طرف ہوتے ہیں اور وہ عمل دوسری طرح کرتے ہیں - لوگوں کے گھروں کی چھڑتیاں لیتے ہیں - کیا ان کا یہ عمل مناسب سمجھا جاتا ہے؟ بیوی گرداوروں کی یہ عرصہ پانچ ماہ ہیں - ممکن ہے ایک زمانے میں انکو لیا گیا ہو - لیکن اس زمانہ میں انکو برقرار رکھیں کہ چنداں ضرورت نہیں - آپ رہیں

لڑاور، لے سکتے ہیں۔ انہیں جی ٹریسک دیکر رکھا جائے۔ ریویو گروپوں کی جانب سے یہ کہ اگر کسی آراضی کا ریویو کروانا ہو تو قیس داخل کرنے کے باوجود بھی چھ مہینے تک گزراور اس حساب وحوہ میں کرتے۔ سبھی کی براعات کا نصفہ حصہ دار اور سبکدہ کے ہاتھ میں رکھا گیا ہے۔ لیکن یہ کام ٹھیک طور پر اسی وقت انجام پاسکند جب کہ اس کے لئے ٹریبونل (Tribunal) میں جائے۔ ریو وڈنارٹس میں یہ سبھی حرائج میں جس کی وجہ سے اس کا اڈمنسٹریشن (Administration) ٹھیک طور پر نہیں چل سکتا، چاہے اب کی مدت کتنی ہی اچھی ہو۔ مجھے اسس کے ساتھ لکھا پڑا ہے کہ ان ہی سادی حرایوں کی وجہ سے اڈمنسٹریشن بھی ناکام ثابت ہونا ہے۔

ایک اور چیز جو میں آرہیل چیف مسٹر کی نوٹس میں لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس محکمہ میں ٹرول کے خرچ کا مسئلہ ہے۔ اس طرف بھی دھیان دینا ضروری ہے۔

میراکٹ موس ڈیمانڈ نمبر ۸۵ کی سب سے۔ یہ جاگیر اڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ کو حتم کرنے سے متعلق ہے۔ اس ڈپارٹمنٹ کو حتم کرنے سے حرائج میں ۲ لاکھ روپیوں کی بچ ہوگی۔ اس کٹ بوش کو لائے کی وجہ یہ ہے کہ پہلے ہی جاگیر کے معاوضوں کی ادائیگی کی وجہ سے عوام کے بٹ پر بار پڑ رہا ہے۔ اگر مرید اس محکمہ کا خرچ برداشت کرنا پڑے تو یہ مرید نار ہوگا۔ اسلئے اسے فوری برخواست کر دینے کی ضرورت ہے۔ اب جاگیر کے معاوضوں پر ہی عوام کے حرائج سے ۸ کروڑ روپیے ادا کر رہے ہیں۔ اب کو یہ پالیسی سارک ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ۲ لاکھ ۶۲ ہزار پانچ سو روپیے ۵ مرید اضافہ کیوں کیا جائے؟ اگر اب کو یہ اڈمنسٹریشن چلانے کے لئے ضرورت ہو تو یہ کام ریویو ڈپارٹمنٹ سے لیا جاسکتا ہے۔ اسلئے میں کہوں گا کہ اس ڈپارٹمنٹ کو یکدل بچ حتم کر دینا چاہئے۔

یہ میری ترمیمات ہیں جنہیں میں نے ہاؤس کے سامنے پیش کیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker Shir. K.V. Narayan Reddy
(Pause)

شاید وہ ہاؤس میں ہیں۔ شری انکوش راؤ۔

شری جی۔ سری راملو۔ جو خیالات پارلیمنٹ کے اسپیکر نے ظاہر کئے ہیں اور جو آج کے اخبار میں آئے ہیں انکے جواب سے میں یہ کہتا ہوں کہ کچھ ممبرس لائی میں یا باہر بیٹھتے ہیں۔ ایسی صورت میں جو ریسس (Recess) دیا جاتا ہے اس کا مقصد بھی باقی نہیں رہتا۔ میں اس طرف دھیان دلانا چاہتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اگر وہ ہاؤس میں حاضر ہیں رہیں گے تو انہیں موقع نہیں ملیگا۔

Shri Ankushrao Kenharao : Mr. Speaker, Sir, this is a cut motion for reducing the salaries of Secretaries as they are today. It will be very interesting to note that while our

Chief Minister and other Ministers draw a salary of Rs 1,250, the Chief Secretary to the Hyderabad Government draws a monthly salary of Rs. 2,750 I.G. and the Deputy Secretary draws a salary of nearly, Rs. 1,500 and the Assistant Secretary draws something like Rs. 800. It is very interesting to note that our Chief Minister has been demanding from the Opposition some constructive suggestions. As regards this cut, it could have been made, so that the Budget could have been a less deficit one. This item has not been looked into. The States of Bombay and Madras pay their Chief Secretaries Rs. 1,400 per month in I.G. It may be said in this connection that there is the Hyderabad Civil Service, but Mysore too has a Civil Service, where the Chief Secretary draws something like Rs 1,200 I.G. to Rs. 1,400 per month. It may be noted that the provinces which are adjacent to Hyderabad are comparatively well-administered, and I do not think there is any necessity to continue to pay such high salaries to the Secretaries. I would therefore suggest that there should be a drastic cut, or at least we must bring the salaries paid to the Secretaries on a par with those paid by the neighbouring provinces.

The number of Secretaries too, of course, is large, and it does not mean, therefore, that the administration is comparatively better. But leaving aside the number, I think that the salaries paid to these Secretaries are too high. While the Government speaks of austerity drives and some economic cuts, we have not been able to reduce this amount. It may well be said that the salaries which we pay to the Secretaries are necessary, considering the work and the responsibilities they shoulder in running the administration. It can be admitted that the permanent staff of the administration must be well-paid, but feeding is one thing, and giving healthy food, though it is a necessary requisite, fattens the body, so that in a way, it lessens the efficiency of the person, who is paid high. I would, therefore, suggest that our administration must be brought on a level with the other provinces, which have had an earlier beginning in democratic functioning. But it also must be looked into that there should be a uniform pay scale throughout India. It is a very good thing that the Ministers in almost all the States and the Speakers and the Deputy Speakers in all the States have been drawing a uniform salary, and, therefore, it is also necessary that the administration and the Secretaries also get a uniform salary.

Shri Hariharanath Sastry, while addressing a Press Conference in Geneva, said that in India we were striving to raise the minimum wage of the labourer to Rs. 100 per month and that nobody would be paid more than Rs. 1,500 per month, whereas in our State at present the basic wage of the labourer is Rs. 26.

It is a great anomaly that our Secretaries should draw such fat salaries and continue the Nizam's administration with a permanent incompetence. I, therefore, suggest a drastic cut and a beginning must be made to these Officers, which can save and help the Government difficulties.

I hope the House will consider this favourably and pass this cut motion.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - شری ویکنٹ رام راؤ -

شری سی ایچ۔ ویکنٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - قبل اسکے کہ اے - پیالاب
ماہر کروا، میں نے دیکھا پڑھا ہوں کہ میرے یہ روئے چپ سکریٹری سے متعلق جو
کٹ موٹس پیش کیا ہے اس میں انہوں نے تفصیل سے اس سلسلے میں وضاحت کی -
انہوں نے انگریزی میں حیالات ظاہر کئے ہیں اس کو اردو میں دھراتا ہوں اور ساتھ
ہی ساتھ اپنے بھی کچھ دلائل پیش کروں گا -

چپ سکریٹریٹ آفیس کے لئے جو پیسہ خرچ ہوتا ہے اسکی حالت یہ ہے کہ صرف
۱۲ لوگوں پر ۱ لاکھ ۳۲ ہزار ۳۵ روپے کا خرچہ ہے - چپ سکریٹری کو ماہانہ
'ا - سی (۲۵۰) روپے دئے جاتے ہیں - اسکے علاوہ ۲۹۱ روپے پر ۱ کمریوٹس
اور ۳۸ روپے پر ۱ ٹریوٹس دئے جاتے ہیں - ایک طرف واتی زیادہ خواہ دیکھا ہے 'و
دوسری طرف یکوٹے واری سے پہلے کی حکمتی حاد سے اس کے مسائل کے سلسلے میں
ایکے نے بھی کہا تھا کہ میمن ویج (Minimum Wage) ۲۶ روپے رکھا جائے لیکن حالت یہ ہے کہ اب بھی میمن ویج ۱۴-۱۳ روپے ہیں
میونسپالٹی (Municipality) میں اسکی منال مل سکتی ہے لیکن ایگے کمیٹی کی
سفارشات کے باوجود اس پر عمل نہیں ہوا - یہ ہا کی گونٹ کی کارگداری ہے -
لیکن رگے کمیٹی کی پورٹ کے لحاظ سے عور کرنا ضروری ہے - میں آپ کی
توجہ میں یہ بات بھی لانا چاہتا ہوں کہ چپ سکریٹری کے تحت دو ڈپٹی سکریٹریز
۳ اسسٹنٹ سکریٹریز ۲ اسسٹنٹس اور ایک سٹنار دے گئے ہیں - اس طرح حد سے زیادہ عملہ
ہے یہ بحث پر ایک برڈن (Bu den) اسے جلد سے جلد کم کرو چاہئے -
مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اب ایک صح پکا ہے - جیسا کہ ہم پہلے طے کر چکے ہیں اب
اڈرن ہوتے ہیں - ۴ بجے بھر مایکے -

The House then adjourned for recess til' Four of the Clock.

The House re-assembled, after recess at Four of the Clock.

[Mr. Speaker in the Chair]

شری سی ایچ۔ ویکنٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - میں نے ریسیس شروع ہونے
سے پہلے صرف دو ہی مٹ بریر کی تھی - اس لئے مجھے اسی تقریر جاری رکھنے کا
موقع ملا چاہئے -

مسٹر اسپیکر - آپ تقریر جاری رکھ سکتے ہیں۔

شری سی ایچ۔ ویکٹ رام راؤ۔ میں نہ کہہ رہا تھا کہ حیدرآباد اسٹٹ میں چیف سکریٹری کو ۳۳۹ روپیے ملتے ہیں جو ہمارے ہمسادہ اسٹٹس مثلاً بمبئی اور مدراس میں نہیں ملتے۔ اسوقت یہ کہا گیا تھا کہ نجواہوں کا معیار کم کرنے کی تحویر ربر عورے۔ لیکن اب بھی وہی نجواہیں دہراہی ہیں۔

مسٹر اسپیکر - مسٹروں کی نجواہوں سے معلوم بل نس کا گنا ہے۔

شری سی ایچ۔ ویکٹ رام راؤ۔ آئرنل فنانس مسٹر نے نہ وعدہ کیا تھا کہ اولیٰ مرتبہ میں سوچا جائے گا اور ساتھ ساتھ نہ صرف ہم بلکہ اکادمی کمیٹی نے بھی اسطرح اشارہ کیا تھا کہ اسٹاف زیادہ ہے اسٹاف میں کمی کی جا سکتی ہے اور ساتھ ہی نجواہوں میں بھی کمی کیجا سکتی ہے۔

مسٹر اسپیکر - آپ چیف سکریٹری کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔ میں نے سمجھا کہ آپ چیف مسٹر کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔

شری سی۔ ایچ۔ ویکٹ رام راؤ۔ دوسری بات مجھے جو عرصہ کرنی ہے وہ یہ ہے کہ اگر آپ چیف سکریٹریٹ پر نظر دوڑائیں تو معلوم ہوگا کہ وہاں دربار ساھی ہے کیونکہ وہاں ۷ پیونس (Peons) ہیں۔ اور نہ جیراساں واٹر من، فراس، چوکیدار اور اسکیاوینجرس (Scavengers) وغیرہ وغیرہ کے علاوہ ہیں۔ بہرحال اس کا مسا یہ ہے کہ وہ دربار ساھی جو ایک عرصہ سے چلا آ رہا ہے ویسا ہی حال رکھا جائے۔ اس ضمن میں میں نے پرسوں اشارہ کیا تھا اور میں نے مثال پس کی بھی۔ آئرنل فنانس مسٹر گرم ہو گئے اور انہوں نے مجھے اور میرے دوستوں کو نہ سمجھانے کی کوشش کی کہ جس اور حیدرآباد دونوں کو کس طرح ملایا جاسکتا ہے۔ لیکن میرے کہنے کا منشا یہ ہے کہ جو اچھائیاں دوسروں کے پاس ہیں وہ ہم کیوں نہ لیں اور یہی میرا منشا تھا۔ میں کہہ رہا تھا کہ جس میں پریسیڈنٹ آف دی اسٹٹ (President of the State) کی نجواہ (۸۰) چیف مسٹر کی نجواہ ۶۰ اور دیگر گرنٹیڈ عہدہ داروں کی نجواہ ۲۰۰ اور میم ۵۰ ہوتی ہے۔ وہاں ایک معیار قائم کیا گیا ہے چنانچہ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ ایک معیار قائم کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ لیکن یہاں کوئی پرنسپل (Principle) نہیں ہے۔ اگر کوئی اسٹپ (Step) لیسے کی کوشش کیجاتی ہے تو وہ خود ایک بڑی بات جانا ہے۔ مثال کے طور پر میں یہ عرض کرونگا کہ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ میں ایک صیغہ چیف انسپکٹر آف گورنمنٹ آفیسر کا قائم کیا گیا تاکہ ان انویسٹیشنس۔ کرنسن اور کلرکوں کی زیادتی کا معائنہ کرنے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ۳ سال میں ۱۰۷ محکموں کی تحقیقات کی گئی انویسٹیشنس (Investigation) کیا گیا اور سفارشات پیش کی گئیں لیکن اب پر بھی یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اب خود چیف انسپکٹر کا محکمہ حکومت پر ایک بڑی کام ہے۔ ایک کام ہے جس کا یہ کہہ کر قائم کیا جاتا ہے وہ خود ایک بڑی بات ہے۔

శ్రీ 5 రామచంద్రాంజలి

నేనిప్పుడు ప్రధానంగా చెప్పదలచుకొన్నదేమంటే ఈ కౌలువారి పట్ల
ప్రవేశ పెట్టబడిందే అప్పటినుండి సైజోము ౪ ను ౫.౫ నా
నుంచి అలగీస్తున్నారు ఉదాహరణకు—

మనుషులు రామచంద్రారెడ్డి, రామవరాల రామప్పరెడ్డి, వీరి ఆంధ్ర
పెద్ద పెద్ద ధూస్వాములు ఒక్కొక్కరికీ ౧ లక్ష ఎడమె ౧౫ గా
కామందులు ఏ విధంగా కేటాదార్లును అంగీకరిస్తున్నారో
మిలిటరీ, పోలీసుయొక్క ఎలమెతో కమ్యూనిస్టు సామెలో
అతాంటీ రైతాంగాన్ని బేదఖలు చేశారు ఇక్కడ కాన్పు సంఘటనలు చెప్పదలమకాన
సూర్యాపేట తాలూకాలో ౬౦, ౭౦ ఎండ్లను ౨౭౦ గిరీ రైతులు కొలు చేసుకొని
సర్టిఫికేట్లు ఇంతవరకు దొరకలేదు స్వయంగా జమిందారు ధూములు చస్తున్నట్లు
వాస్తవికంగా న్యాయంగా చెసుకుంటు వస్తున్నవారికీ ఎర్విఫకేట్లు ఇవ్వకుండా చేస్తున్నారని
తుంగతుర్తిలో దేశముఖ్ కు రెండుపేల ఎకరాల ధూమి ఉందే లక్కడ రైతాంగాన్ని అంగీకరి
ఇప్పుడు ఆ ధూమి ఎకరానికి ౧౦౦౦ చొప్పున మంగణి, పెట్టరు, ౧౫౦ చొప్పున అమ్ముక న్నిరు
౭౦ ఏళ్ళనుండి చేసుకొంటూ వస్తున్న ౭౦ ఖమ్మీ, ౧౮ తరీ ఎకరాల ధూమి ౧౫ కుటుంబాలను
లోలగించి పట్టాలు ఇవ్వకుండా చేశారు. తుంగతుర్తి గ్రామంలో ౧౫ కుటుంబాల రైతులు అ
గింపడానికి కోర్టులో కేసుపెట్టి రైతులపేర తప్పడు సాక్ష్యాలు ఇప్పించి ధూములు పోల
చేయడానికి ప్రయత్నము చేస్తున్నారు

కమ్మరేగుంట గ్రామంలో జన్మరెడ్డి, ప్రతాపరెడ్డి, దోముఖ్ కు ౧౩౦,౦౦౦ ఎకరాల భూమి ఉండి కమ్మరేగుంటలో ౭౦౦ ఎకరాల భూమినీ, ౨౦, ౩౦ సెం నుంచి చేస్తున్న రైలాంగాన్ని పోలీసు యాక్టన్ తరువాత ఆ భూమినీ బేధులుచేసి అమ్ముకున్నాడు మాగాణి ఎకరము ౧కి రు ౧౦౦౦-లు, మెట్ట ఎకరము ౧కి ౨౦౦-లు చొప్పున అమ్ముకొన్నాడు. పరసాయి

పల్లెలో 300 ఎకరాలు ౧౯ మంది రైతులు హరిజనుల వేర భూమిని అన్యాయంగా, కోర్టుతీర్పు హక్కుల పై పే అనునప్పటికీ అట్టి హక్కుల స్థానిక పోలీసులను అధికారులను కలుపుకొని వాం సహాయంతో చేస్తున్నారు

మనుషుం హక్కుల గ్రాంట్ కి, దేవరుప్పల, కడపెండ్ర, ఇ కా అనేక గ్రామాల్లో వందల పేలు ఎకరాల భూమివుంది ఆయన సెలెక్షన్ జాబ్ కి పోలీసులను పెంటరింగుకొని పెళ్ళి దేవరుప్పల రైతులను కొట్టి, నారును పీకిపేసి స్వయముగా భూమిని స్వాధీనము చేసుకున్నాడు అంతకముందు జనగా, తహశీల్దారు పైతలక హక్కు ఉన్నదని తీర్పు ఇచ్చినప్పటికీ, ఏవో బహుస్య (క్లిక్) ఆర్డర్లు వచ్చెనుని పోలీసుల సహాయం తీసుకొని ఆ రైతును వెళ్ళగొట్టాడు అప్పుడు వారు రెవెన్యూ బోర్డుముందుకపోతే రెవెన్యూ బోర్డువారు కూడా రైతులకే హక్కు ఉన్నదని తీర్పు ఇస్తే ఇప్పుడు ఆ భూమిని పంచడం జరుగుతోంది అక్కడ పంచారు తీపెట్టి ఆ భూములను ఇప్పిస్తున్నారు.

పాలకర్న వీరారెడ్డికి కొన్నివేల ఎకరాల భూమి ఉంది ఆయన వారంగల్ జాబ్ కి 30 ఏళ్ళుంచి కౌల ఉన్నప్పుడు ౨ మంది రైతుల గాన్ని ఆ భూములనుంచి లొంగించారు దీనిని గురించి రైతులు పై అధిక రులకు దరఖాస్తులు పెట్టుకున్నప్పటికీ పేనేవారు లేరు. దేశముఖు పాలకర్న గ్రామ వారికి జరిగిన తిండిగిరిల ఆశచూపి సమభూమి ఇస్తానని ఆశచూపించి పోలీసులను పురికట్టి కౌలకు చేస్తున్న రైతులను లొంగించడానికి గ్రామ ప్రజలతో ఉన్న ఐక్యతను చీల్చడం కి క గ్రామ నాయకులు, దేశముఖులు వన్నాగము వన్నాగన్నారూ హరిజనులపై రా తొంగి 3 సంవత్సరాలు అనున తరువాత దేశమఖ్ భూమిని స్వాధీనము చేసుకొనుటకు ప్లాను ఉన్నది రావూకె లో ౨౦ గ్రామాల్లో ౧౫౦౦ మంది రైతులకు తహశీల్దారుగారి కపరితో రక్షిత కౌలదారు ఫారములు పెండింగ్ (Pending) లో వున్నవి యింకా ఇవ్వలేదు దీనికి సంబంధం ౧౦వ జూన్ వరకు ఇవ్వబడింది ఆ కాలము గతించిపోయింది గనుక ఈ రక్షిత కౌలదారు ఫారములకు ఇంకా కొంత సమయము ఇవ్వవలెనని కోరుచున్నాను ఈ ఫారాలు ఇలాకొంత మంది రీప కోలనివుంది కాబట్టి ఆ కాలము ఇంకా పొడిగించాలని నేను కోరుచున్నాను ఎందుకంటే వల్వర్, పబ్లీస్ సహజంగా దేశముఖులకు జమిందార్లకు లైసెన్సు గా వుంటారు. కాబట్టి కౌలదారు రైతులకు రక్షిత ఫారాలు ఇవ్వడంలో ఎన్నోపెచ్చలు పెడుతున్నారు. కాలపరిమితి వాచిపోవాలనికూడా ఆలస్యం చేయడం ఒరుగుతుంది ఈ విధంగా కట్టలు ఇవ్వడమువలన చివరగా కౌలదారు రైతులకు ఫారాలు ఇవ్వబడలేదు అందుకగాను పరిమితిము చేసిన సమయము పెంటనే పోగొని రైతులకు ఫారాలు ఇప్పించాలని కోరుచున్నాను

భీషాపురంలో దేశముఖ్ ౭౦ సంవత్సరములనుంచి ౧౫ కుటుంబాలు ౨౦ ఎకరాల భూమిని సేవ్యం చేస్తుంటే వారిని ఆ భూములనుంచి బీషులు చేయడం జరిగింది రామన్నపేట తాలూకాలో గోపాల్ రెడ్డి అనే దేశముఖ్ హనుసుంటు వగైరా రైతులకు రక్షిత కౌలదారు ఫారములు దొరికి నప్పటికీ ఇప్పటివరకు రెండుమాసములక్రితం బీషులుచేసి ఆ భూమిని స్వాధీన వరచుకొన్నాడు. ౨ ఎకరాల మాగాణి ఆ భూమిమీద రైతులకు శాసనరీత్యా హక్కులు దొరికినా స్థానిక అధికారులు సహాయం వారికి దొరుకుట లేదు ఆ అధికారులుకూడా జమిందార్లకు, జాగీర్దార్లకు, దేశముఖులకు మార్తమే సహాయము చేయించుటవలన శాసనరీత్యా రైతులకు ఏమీకాదు రక్షిత కూడా లేకండా పోతోంది ఇంకా ఇటువంటివి కొన్ని ఉన్నాయి. తిండిపల్లి గ్రామం పెండర

పాదుకు 30 మెళ్ళ దూరంలో ఉంది అక్కడ 2 మంది రైతులును అక్కడి రైతాంగం కొన్ని సంవత్సరములనుండి సేద్యం చేస్తూ వస్తున్నారని వారు వాళ్ళ పేరమీద దుఖలు ఘారములు తీసికొని యివ్వలేదు ఇద్దరు రైతులను ఆ భూమిని ఆక్రమించుకొన్నారని పేంకటరాజురెడ్డి జరిమానా 5000 రు. నికరంగా భూమి ఉన్నదీ ధనిక రైతులను పెనుకపేసుకు వస్తే లక్కడ రైతాంగం 20 సంవత్సరాలైనా చేయని జైలులో పెట్టించారు అక్కడ వారి ఆఫీసు ఉంటే దానిని దాచి వాడేసి, జండాను తగులబెట్టి, రీకార్డులను కూడా తగులబెట్టేసారు దీనివల్ల లక్కడ ఎవరైనా ఉన్న స్థానిక అధికారుల చేయకూడ వుందీ ఈ అధికారులకు బ్రతుకు ఎలా పెరిగిందన్నా సహాయం దొరకలేదు కానీ ఫుల్ గ్రామంలో 20 రైతులను లెక్కచేస్తే 20 ముక్కల మత్లారెడ్డి భూమిని పోలీసులచే అరెస్టు చేయించి జైలులో పెట్టించి లెక్కచేయడానికి అక్రమించు కొన్నాడు వంటలు, పోలీసులు రావారెక్కడికి సహాయంగా వుండే సుమారు అరెస్టు చేశారు త్రీవోట ఈ విధంగా కౌలుదార్లకు రక్షణ లేకుండా పోతోంది జరిమానా కంటే ముందే కాగ్రెసు నాయకులు కూడా దేశముఖ్ కే సహాయం చేస్తున్నారు అందుచే రైతులకు ఎవరినెంచి రక్షణ లేకుండా పోతోంది విస్తూరు దేశముఖ్ కు జనార్ల తాలూకా కాంగ్రెసు నాయకులు చెప్పిందేమంటే “అక్కడి రైతులను లొంగింది నీకు ఇప్పుడు వచ్చేవారికే భూమిని అమ్మకొమ్మ” నని చెప్పారు నేన, ప్రకాశం గ్రామి ముఖ్యంగా కోరవేమంటే పోలీసు మున్ జరిగిన తరువాత లొంగింది నీ కౌలుదారులకందరికీ తిరిగి భూమిని ఇవ్వించాలని కోరుతున్నాను దీనికై ఒక నిష్పాతిక కమిటీనికూడ పేసి విచారణ చేయవలసి యున్నది యందులో ఎ సభ్యులందీ ఒక కమిటీపేసి విచారణ జరిపించాలని నాక్కి చెబుతున్నాను ఎన్నో సంవత్సరములనుండి సేద్యము చేస్తున్న రైతులను అన్యాయముగా లొంగిస్తున్నారు ఇవన్నీ విచారించి అన్యాయంగా లొంగించి బడ్డ రైతులకు తిరిగి భూములు ఇవ్వించాలి దీనికి నిన్ననే కార్యశాసనం చేశారు రైతాంగము శాసనసభిత్వా హక్కులకు పోరాడుతుంటే వాళ్ళని కమ్యూనిస్టులని చెప్పి అరెస్టు చేస్తున్నారు ఏదో ఆర్డరుక్రింద ఈ జమీందార్లకు దేశముఖ్ కు తుపాకులుకూడ ఇచ్చి ప్రజాసేకాన్ని భయ పెడుతున్నారు సూర్యపేట తాలూకా వట్టిరంపాడు పోలీస్ థాన్ డ్ సహాయంతో రైతులను కొడుడము, ఇళ్ళు తగులబెట్టడం జరిగింది. చెప్పాలంటే ఇటువంటి సెఫుటలు ఇంకా ఎన్నో వున్నాయి వీటినిన్నింటిని మధ్యవరచి స్థానికాధికారులు రిపార్టులు పంపిస్తున్నారు అలాంటి దీనికంటేకీ కారకులవేరే రేపు చెప్పదలచుకొన్నాను ముఖ్యంగా ప్రభుత్వము రక్షిత కౌలు దార్లకు సహాయం చేయదలచుకుంటే ఆ బేదభిత్తంన్నింటిని ఆపురు వెంటనే ఆర్డర్లు వంపాలని కోరుతున్నాను ఆ విధంగా చేస్తే జమీందార్ల జాగీర్దార్ల అన్యాయ చర్యలనుంచి ప్రజాసేకాన్ని రక్షించినవారేతారు శాసనసభిత్వా రైతాంగానికి హక్కు కలుగుటకు ప్రభుత్వము సహాయం చేయాలని కోరుతూ నా ఉపన్యాసాన్ని ముగిస్తున్నాను

مسٹر اسپیکر - ڈیمانڈ نمبر ۱۳ شری نارائ ریڈی -

شری کے - وی - نارائن ریڈی - قبل اسکے کہ میں اس پر ڈسکس کروں دو باتیں کہہوں گا - آئریل اسپیکر نے ہم کو بیک بنچس (Back Benche) قرار دیا ہے - بیک بنچس کی ٹریڈیشن (Tradition) جو ہاؤس آف کاسس (House of Commons) میں ہوتی ہے وہی حیدرآباد کے لیجسلیچر میں ہے - لیکن بہت سارے جو بیک بنچس میں

سنٹھے ہوئے ہیں انہیں پہلے سس میں ناب کر کے کاموقع میں دیا گیا۔ اس عام ٹرنڈس کی حاضر اور پارلیمنٹری بروسیجر کے خلاف وہ احلاس اسی طرح گرر گا اور نہ احلاس اسے سنٹھ میں گرر رہا ہے۔ اس لئے میں امید کرنا ہوں آئندہ آرڈرل اسکر غیر حمپوری طریقہ اختیار میں کریں گے۔ ان دو حیار رور میں حو موقع کٹ مسرس کی سکل میں برووانڈ (Provide) ہوا ہے اسکو میں عصب سمجھا ہوں اور میں آرڈرل اسکر کا سکر یہ ادا کرنا ہوں۔ اسکے بعد میں ہندی اور انگریزی یا اردو ان ساری حوروں میں میں حاؤنگا۔ کیونکہ ڈیمو کرٹک بروسیجر اڈانٹ (Adopt) کر کے لئے حو ریاں عام وہم ہے اسی میں باب کر کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں۔ حو کٹ موس میں نے یشو کیا ہے اوسکو دوسرے کٹ موس سے ملاتے ہوئے ڈسکس (discuss) کر کے لئے کہا گیا ہے۔ اس پر مجھے کوئی آحکس نہیں۔ اسلئے میں پہلے کٹ موس اور دوسرے کٹ موس کو لیتے ہوئے ڈسکس کر کے کی کوسس کرونگا۔

آرڈرل فاسس مسٹر ے در آمداد کو نکال دیا ہے۔ اس کے لئے میں سکر وہ ادا کرنا ہوں۔ اور یہاں میں بھی سکر گرا رہی ہیں۔ میں اکامی آف ورڈر (Economy of words) کا قائل ہوں۔ مختصراً عرض کرونگا کیونکہ میں معاساد کا طالب علم بھی تھا اور لکچرار بھی۔ میں ایی چپھی ہوئی کٹ موس پڑھکر سانا ہوں۔ برائے مہربانی رفر کر لیا جائے۔

To reduce the allotment of Rs 5,30,600 for Ministers by Rs. 100

To discuss the need for deliberate and growing secular policy in the Administration of Hyderabad State

دراصل میں نے حو کٹ موس پیش کیا ہے وہ یہ ہے۔

(i) To discuss the need for deliberate and growing secular policy in the Administration of Hyderabad State and for eradicating the evil of corruption and nepotism by just and fool-proof methods .

(ii) To urge the need for uniform treatment of all communities and for providing additional facilities to the weaker sections of the population in regard to recruitment to services, business and education.

(iii) To urge the Ministers (a) to scrupulously avoid charges of any kind against them and (b) to answer supplementary questions in a dignified and impersonal manner.

نہلی کٹ موس میں الفاظ اور حالات کی تبدیلی ہوئی ہے۔ اسپیکر صاحب کو وسیع اختیارات ہیں۔ اور وہاں وسیع اختیار اب کو استعمال کر سکتے ہیں۔ پارلیمنٹری ٹریڈیشن ایسا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ میں یہ کہوں گا کہ پارلیمنٹری بروسیجر کے سلسلہ میں کافی علطیان ہو رہی ہیں یعنی ہاؤس کے دونوں جانب سے معمدی مقسہ کی علط کارروائیوں کے متعلق اعتراض ہے۔ علاوہ اس کے اسپیکر صاحب کی جانب سے بھی ایسی بات ہوئی ہے جسے میں دھرانا میں چاہتا ۔

شری لکسمن کوٹلا - نائٹ آف آرڈر سر - اسکر کے بارے میں کوئ کرٹسیرم کی اجازت نہیں دیا جا رہا ہے - نہ جو ریمارک کیا جا رہا ہے . . .

مسٹر اسپیکر - اب نہ ہے کہ ان کی دفر سٹا نہیں دے رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ - اس سے سمروں کو وہ سٹا نہیں دے رہی ہے - لیکن نہ ٹھیک ہے کہ اسکر کے بارے میں کوئ ریمارک نہیں کیا جاسکا -

شری کے - وی - نارائن ریڈی - میرا اشارہ لمجسلیٹو سکریٹریٹ کی طرف تھا -

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ انٹروڈکشن (Introduction) میں بہت سا وقت جا رہا ہے -

شری کے - وی نارائن ریڈی - میں حمد جبرس ہاؤس کے سامنے لانا چاہتا تھا - اس ہسٹ کے عرصہ میں حمد آباد کے ڈس انٹگریٹس (Disintegration) سیکولر پالیسی (Secular Policy) اور حیدر آباد گورنمنٹ کی کمیونل پالیسی کے متعلق صاحب سے روشنی نہیں ڈال سکتا - بھر بھی اگر انریبل اسپیکر کچھ زیادہ وقت دیدیں تو بہتر تھا -

ہماری گورنمنٹ کو جو ریویو ملتا ہے وہ (۹۰) فیصد دیہاتوں سے ملتا ہے اور (۱۰) فیصد شہروں سے وصول ہوتا ہے - لیکن ان دیہاتیوں پر کچھ زیادہ خرچ نہیں ہوتا - بیوروکریٹری ملک میں بڑھی جا رہی ہے اس کے روکنے کا انتظام ہونا چاہئے - ان لوگوں کا جو ۹۰ فیصد ریویو دیتے ہیں لحاظ نہیں کیا جاتا - دوسری طرف کلکٹریٹ اور سکریٹریٹ میں جو کلاس اور آفسرس ہیں وہ ان سے ملے کاروبار کر رہے ہیں - دھراب میں عمر ملکی اور ناقابل لوگوں کو ترجیح دیتے ہیں - ایک افسر جن کا تقرر گورنمنٹ آف انڈیا سے ہوا تھا انہوں نے مدراس سے ایک کلرک لایا ہے جس کا بورڈس اب کلکٹر سے بڑھ کر ہے - پہلے اوکی دجواہ مدراس میں ۳۰ روپے بھی اور وہ اب ڈھائی سو روپے پارہے ہیں - ان کے پاس دو حیت کارس اور ۳۰ حیراسی ہیں - عرص حمد آباد میں بہت ساری چیریں ایسی ہی ہو رہی ہیں -

ایک انریبل ممبر - آپ کا کٹ موس سکولر پالیسی کے بارے میں اور کمیونل کیئر ایکٹ آف ویرس سکریٹریٹ ڈیپارٹمنٹس (Communal Character of various Secretariat Departments) سے تھا اس لئے آپ کی بحث کٹ موس کی حد تک رہے

It is irrelevant to this -

شری کے - وی - نارائن ریڈی - سکریہ ادا کرنا ہوں -

Mr. Speaker No need, please proceed

شری کے - وی - نارائن ریڈی - میں چونکہ سیکولر (Secular) قسم کا ہوں -

(Laughter)

میں ہیں سمجھتا کہ نہ سکولرزم آخر کس کا نام ہے۔ سٹب بہرو کی سکولرزم تو ہیں ہے۔ ہاں 'کی سکولرزم کا حمارہ نکل گیا۔ میں اسکو مختصر کرتے ہوئے کہوں گا کہ ہمارے کے روس میں - ہولوگ ہیں انکسپول لٹ سے ۱۵ لاکھ ہے۔ صرف ایک ریونیو ڈپارٹمنٹ میں ہی ۱۴ لاکھ گریڈڈ آفیسر ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سٹلمنٹ (Settlement) میں ۶۲ ہیں اور سکریٹریٹ میں ۱۵۸ ہیں جس کی نہ خواہ ۲۵۰ سے ۳ سو تک ہے۔ انکے تقررات کو پیس بطور رکھے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں کافی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ گورنمنٹ کو اس بر فوی توجہ دینی لازمی ہے اور مسٹری کو بھی سدھارنا چاہئے۔ ساتھ ہی ساتھ سٹرل پریچر ڈپارٹمنٹ (Central Purchase Department) - ۲ - سروس حیثیت (Service Commission) اور - ۲ - سول ٹیم (Civil Team) حیدرآباد کو تباہ کرا رہے ہیں۔

آخر میں یہ کہوں گا کہ جو کہ ٹرینری دیس سے اس کی جانب خاموشی کا اظہار ہے اسائے خاموشی ہم زمانہ کی کے طو بر میں اس مسرت میں ادبی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

شری جی - سری راملو - مسٹر اسپیکر - میں آنکے سامنے ان غیر صروی مداد کو پیس لٹا چاہا ہوں - ہمیں ہم برداشت نہیں کر سکتے۔

To reduce the allotment of Rs 16,700 for charges in England and High Commissioner for India in London by Rs 16,700.

ہوی مد کو نکالنے کے لئے میں اسٹنٹ یسٹ کر رہا ہوں۔ اگر کیجے صداقت پسندی گو مٹ میں ہے اور ان غیر صروی مداد کو نکالنے کے لئے حکومت تیار ہے تو ہمیں کافی بجہ ہو جائیگی۔ جب سے غیر صروی مدات ہیں جس پر ہم خرچ کر رہے ہیں۔ میں انکا ذکر کروں گا۔ انکو نکالکر اگر سیونگ کی جائے تو مناسب ہے۔ یہ روپیے مردوروں اور عوام کی بھلا پر خرچ کئے جاسکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تھینیوں کے ح کو بھیجنا چاہئے۔ غیر صروی مدات پر نظر ثا کر کے کٹ موش کو قبول کرلیں تاکہ سیونگ ہو سکے۔ جب تک ایسا نہ کریں اس حکومت کو عوامی حکومت نہیں کہا جاسکتا۔ میں ایک چپر کی طرف توجہ منڈول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ انگلیڈ میں حیدرآباد کا ایک آفس ہے جس پر (۱۶۵۰۰) روپیے صرف ہو رہے ہیں۔ ان اخراجات کو کیوں برداشت کیا جا رہا ہے، میری سمجھ میں نہیں آتا۔ اس بارے میں آنریبل چیف مسٹر ایسی حوائی تقریر میں وصاحب فرمائیں تو مناسب ہے تاکہ ہاؤس کو کچھ روشنی مل سکے۔ یہ آفس لندن میں رضا کار دور میں نظام کی طرف سے قائم کیا گیا تھا۔ اسکے اخراجات آج بھی یہاں سے برداشت ہو رہے ہیں۔ برطانیہ سے سمندر رکھا مسطور تھا۔ اسلئے وہ آفس وہاں رکھا گیا تھا۔ لیکن اب اسکو برقرار رکھکر اسکے اخراجات برداشت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے جبکہ حیدرآباد انڈین یونین میں شریک ہوچکا ہے اور اس کا مجرم کو حاصل ہے۔ ان حالات کے تحت امید ہے کہ میرا کٹ موش ناکسی نزاع کے مسطور کرلیا جائیگا۔ یہ شکایت ہمیشہ آپ کی طرف سے ہوئی ہے کہ مردوروں اور کسانوں کے حالات کو درست کرنے کے لئے پیسہ نہیں ہے۔ لیکن آپ غیر ضروری مدات پر اتنا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ ہرموں ہی آنریبل ایجوکیشن مسٹر لے بتایا

کہ آپ حدرآباد کے باہر کے اداروں کو ڈونیشنس (Donations) دیتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ حود ہمارے ملک کی تعلیمی حالت کیسی ہے۔ ہمارے لوگوں کی تعلیمی اور معاشی حالت بہت سب ہے۔ مگر اب انکی حالت درست کرنے پر پوسہ خرچ کرنے کی بجائے دوسرے لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ باہر کے لوگوں کو داں دیتے ہیں۔ یہ ٹریری بچر کے لئے لمحہ فکر ہونا چاہئے۔ ہاں اگر ہماری مالی حالت بہت اچھی رہتی اور ہمارا ملک متمول ہوتا تو ایسی صورت میں آپ کا یہ ”کرن داں“ اچھا رہتا۔ مگر حود آپ کے گھر کی یہ حالت ہے تو ایسی صورت میں دوسرے اداروں کی مدد کرنا کیا یہ صحیح ہو سکتا ہے؟ اسے مذاب کو حتم کر کے ہم کافی بچہ نکال سکتے ہیں۔ ان سے کروڑوں روپیوں کی بچہ ہو سکتی ہے۔ اس بچہ سے اب کسانوں اور عریضوں کی معاشی حالت کو بہتر کر سکتے ہیں۔ آپاسی کا انتظام ٹھیک کر سکتے ہیں۔ گرومور فوڈ کمپین (Grow More Food Campaign) کو اس سے کامیاب کر سکتے ہیں اور ہمارا ملک اسکے نتیجہ کے طور پر حود مکتی ہو سکتا ہے۔ اس ٹریری بچر عور کریں تو مناسب ہوگا۔ لیکن اگر صرف اس خیال سے کہ یہ باب چونکہ اپورس کی حالت سے آتی ہے اور اب یہ سمجھیں کہ اسکو مانا اپنے پرسٹیج (Prestige) کے خلاف ہے تو یہ ہرگز صحیح طریقہ نہیں ہوگا۔ آپ جاگیر داروں کو اتنی بڑی رقم کیوں دیتے ہیں؟ نظام صاحب کے لئے۔ لا کھ کا معاوضہ کیوں رکھا جاتا ہے؟ اب نامل کمپریس بھی دے سکتے ہیں۔ دستورے اسکی بھی اجازت دی ہے۔ مگر اب پورا دیے کے لئے تیار ہیں۔ آپ کے سکریٹریز کی تمخواہیں زیادہ ہیں۔ ڈپٹی مسٹرس اور کلکٹرس کو اتنی بڑی تمخواہیں دیتے ہیں۔ کیا یہ سب ہمارے اکسچیکر پر نار ہیں؟ حال ہی میں ہمارا ڈیلیگیشن چین گیا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ وہاں ۱۰ سے کم کسی کی تمخواہ نہیں اور زیادہ سے زیادہ ۸ سو تمخواہ ہے۔ اگر آپ چاہیں تو یہاں بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ مگر اس کے لئے دل کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے دل میں آرو کی ضرورت ہے۔ اگر آپ کے دل میں یہ بات نہیں تو ہمارا ترمیمات پیش کرنا اور چیخ و بکار کرنا سب فصول ہے۔ حکومت اس طرف قدم نہ ڈھا کر اکامی بھی کر سکتی ہے۔ سیالیر (Salaries) کے بارے میں میں یہ کہہوں گا کہ سوشلسٹ پارٹی نے اپنے میانیفیسٹو میں یہ بتایا تھا کہ یہاں تمخواہیں ایک سو سے کم اور ایک ہزار سے زیادہ کسی کی نہ ہونی چاہئیں۔ یہ قابل عمل عجیب ہے۔ حکومت اگر چاہے تو اس پر عمل کر سکتی ہے۔ اب کے پاس تو تین تین ہزار تمخواہ کے سکریٹریز کام کرتے ہیں۔ عوام کی مشکلات تو رفع نہیں کی جاتیں۔ لیکن اب کا طرز عمل اسی طرح جاری ہے۔ اور پھر اڈمنسٹریشن کا یہ عالم ہے کہ اگر کوئی شخص درخواست پیش کرے تو اس درخواست گزار کو پتہ تک نہیں چلتا کہ اسکی درخواست کا کیا حشر ہوا۔ اسے رسید تک نہیں دی جاتی۔ کئی مہینوں تک اس درخواست پر کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ اس بارے میں کوئی نارپرس کرے والا نہیں۔ زمینات کا مسئلہ ویسا ہی پڑا ہے۔ بیکس ویمس (Basic Wages) کا سوال حل نہیں ہوتا۔ درخواستوں کا یہ حشر ہوتا ہے تو عوام آپ کے سامنے مسائل کس طرح سے رکھیں؟ اسی طرح پٹیل پٹواریوں کا مسئلہ ہے۔ پٹیل پٹواری اپنے آپ کو سب کچھ سمجھ لیتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو

قانون دان بلکہ ليجسلیٹرس سے بھی زیادہ سمجھتے ہیں۔ اور حکومت جب کوئی قانون نکالتی ہے تو وہ نکلتا تو ایک طرح سے ہے لیکن عمل دوسری طرح سے ہوتا ہے۔ ہر قانون میں کسی نہ کسی طرح سے وہ اپنی حیب گرم کرنے کا راستہ تو نکال ہی لیتے ہیں۔ خود حکومت ان کے لئے یہ راستہ فراہم کرتی ہے۔ آپ اسے دس ہی روپیے تو دیتے ہیں۔ پور وہ ۲۴ گھنٹے کام کرتا ہے۔ ڈبٹی کلکٹر۔ ڈی۔ یس۔ پی۔ یا جو بھی وہاں جائے اسکے پاؤں تک دبا ہوا ہوتا ہے۔ آپ ماہانہ تین روپیے دیکر بھی سگریٹوں سے کام لیتے ہیں۔ کیا انکی طرف بھی کوئی دیکھنے والا ہے؟ اگر ہم کچھ کہیں تو کہا جاتا ہے کہ ”کیا ہمارے پاس جادو ہے کہ جادو کے زور سے سب کچھ یکدم ہوجائے“، مگر آپ کے سامنے آگے بڑھنے کے لئے کوئی حاکم تو ہونا چاہئے۔ آج آپ اپنی پالیسی کا بلو پرنٹ (Blue Print) پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ بلو پرنٹ کیوں پیش نہیں کرتے؟ بیسک ویس کے بارے میں حکومت کی کیا پالیسی رہیگی؟ ان تمام کے بارے میں سوشیلسٹ پارٹی حکومت سے ایک حاکم چاہتی ہے تاکہ اس پر عمل ہو سکے۔ سگریٹ لیول بھی برقرار رہیگا۔ نظام سے آپ کو اتنی محنت کیوں ہے؟ اگر کچھ کہا جائے تو دستور کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ آپ صاف کیوں نہیں کہتے کہ آپ کا دل کیا بولتا ہے؟ نظام نے لوٹ کھسوٹ کر کے لاکھوں روپیے جمع کئے ہیں۔ میں نے اس بارے میں ایک سوال بھی رواہ کیا تھا کہ نظام کے پاس کتنی دولت ہے ہاؤس کو معلوم کرایا جائے۔ لیکن معلوم نہیں کیوں اس سوال کو رول اوٹ (Rule out) کر دیا گیا ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ

It is not within the purview of the Assembly nor is it in the public interest.

نظام کا بیسہ عوام ہی کا پیسہ تو ہے جو ندرائوں اور تحفوں کی شکل میں عوام سے وصول کر کے جمع کر لیا گیا ہے۔ اسکے باوجود بھی انہیں دیڑھ کروڑ روپیہ سالانہ ادا کیا جاتا ہے۔ آج حکومت کانگریس کے ہاتھ میں ہے۔ کم از کم دہلی کو دکھانے کے لئے آپ ہاتھ زور سے اٹھا کر آہستہ بھی مار سکتے تھے۔ عوامی وزرا پر آج ذمہ داری ہے۔ وہ حکومت چلا رہے ہیں۔ عوام کو دکھانے کے لئے تو کم از کم کچھ کریں۔ مگر کچھ نہیں کیا جاتا۔ اسکی وجہ ظاہر ہے کہ آپ کے پاس دل نہیں ہے۔ آپ سے یہ مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ آپ اسے پورے طور پر مان لیں۔ کانگریس کے ڈھانچہ کا بدلنا اس کیلئے عین ضروری ہے۔ شری سریو اس راؤ۔ مسٹر اسپیکر سر۔ ٹریٹوریل اور پولیٹیکل پنشنس یہ ایسے مددات ہیں جو ناہر سے آئے ہوئے یا ناہر جانے والے لوگوں کے لئے نہیں بلکہ ہمارے پاس کے لوگوں کے لئے ہیں۔ اس میں منصب ہیں۔ ماہوارات ہیں۔ منصب معمولی ہیں۔ کمیونڈیشنس ہیں نظم ہیڈیٹری ماہوارات وغیرہ شریک ہیں۔ یہ پبلک فنانس پر ایک نارگراں ہیں۔ حیدر آباد میں عوامی وزارت تشکیل پائی ہے۔ اگر اپوریش کی طرف سے اس جانب توجہ دلائی جاتی ہے تو ٹریژری بجز خاموش رہتے ہیں۔ دوسرے معاملوں میں وہ دستور کی مثال لیا نہیں چاہتے اور دیش کو آگے بڑھانا نہیں

چاہتے۔ مگر ماصب ماہوار اب وطیمے وغیرہ بحث میں باقی رکھے جاتے ہیں۔ یہ ماسب سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایسے لوگوں کو دئے جاتے ہیں جن کی معاشی حالت اچھی ہے۔ ہم سے لوگ برسوں (Businessmen) ہیں گورنمنٹ ملازمین کئی ہیں۔ وہ انہی روزی اچھی طرح کما سکتے اور کما رہے ہیں۔ یہ براہیں ایسے لوگوں کے لئے ہیں جو غریب ہیں معدوم ہیں انہیں یا انہی روزی نہیں کما سکتے۔ البتہ بیوگان اور بچوں کی حد تک رعایا کی حاسکتی ہے یا ایسے اسخاص حوالکل کم رقم داتے ہیں ان کی حد تک بھی رعایا کی حاسکتی ہے۔ لیکن یہ رقم داتے والے بعض ایسے بھی لوگ ہیں جو ہزاروں کی تعداد میں دوسری طرف سے رقمیں داتے ہیں۔ حیدر آباد کچھ در سے آزاد ہوا۔ یہاں عوامی وزارت سکیل نائی۔ جب مذہب حواہر لعل مہرو یہاں آئے تھے انہوں نے فتح میدان میں عوام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا بھاکہ ہم جاگرداری مصب داری اور رسیداری حم کر دیگے۔ لیکن عملا کچھ نہیں کیا گیا۔ ہمیں کفایہ سعاری سے کام لیا ہے۔ اس لئے میں نے ۲۰ لاکھ ۳۰ ہزار روپے کی بجائے ۵ لاکھ روپے کی حد تک کٹ موسس پیس کما ہے۔ کمپٹریس کے ہائی ریش (High Rates) کی بجائے کفایہ سعاری سے کام لیا جائے تاکہ ہلک فیاس بر برا اثر نہ پڑے۔ مجھے خوف ہے کہ اگر چیف مسٹر صاحب اس پر بودہ نہ دیں تو عوام کا حدبہ مخالف بڑھتا جائگا۔ اگر حکومت اس مسئلہ کو حل نہ کرے تو عوام اس کو حل کریں گے اور یہ مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔

اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور آپریل چیف مسٹر سے اپیل کرنا ہوں کہ وہ اس پر غور کریں۔

مسٹر اسپیکر۔ جسے معرر ارکان نے کٹ موسس پیس کٹے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان سب کو موقع دیا گیا اور کوئی ایسے معرر کن نہیں رہے جن کو موقع نہیں دیا گیا۔ اس کے بعد دوسرے معرر ارکان اسے اپنے حالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ میں امید کرنا ہوں کہ ہوا ارکان تقریر کریں گے زیادہ سے زیادہ پانچ سٹ لنگے۔

میں اسی اصول پر چلے والا ہوں۔ اب سری برسگ راؤ صاحب تقریر کریں گے۔

* شری ایم۔ برسگ راؤ (کلوا کرتی۔ عام) مسٹر اسپیکر۔ میں نے صبح سے بہ عور سے بحث پر حو بحث کیا رہی ہے اس کو فالو کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حو کٹ موسس پیس کٹے گئے ہیں ان پر خوب بحث ہوئی۔ لیکن میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو یہ خیال کرے ہیں کہ اپوریشن کے ماسب سے ہمارے انٹینس متاثر ہو جاتے ہیں اگر ہم متاثر ہوتے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ ہماری موجودگی سے وہ بھی متاثر ہوتے ہیں اور ہم انکو متاثر کر سکتے ہیں جو حیر اس سے ہٹ کر میں یہ کہوں گا کہ ایسے جلسوں میں جہاں کہ مختلف خیالات کے لوگ ہوں کئی چیزیں آجاتی ہیں جسکے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اور میں نے خیال میں اس سے آپریل چیف مسٹر اور حکومت کو بھی کوئی اختلاف ہوگا۔ گورنمنٹ نے خود اکامی کمیٹی قائم کی تھی۔ گورنمنٹ کی قائم کردہ اکامی کمیٹی نے چند تحاویر پیس

کئے ہیں۔ اس کو گورنمنٹ کی کمیٹی اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں گورنمنٹ کے صرف چار ارکان تھے۔ اس کمیٹی نے بھی یہی سفارش کی کہ منصوبوں اور جاگیروں کو ختم کر دیا جائے لیکن ایک پرانے نظام کو پرنٹ گورنمنٹ (Present Government) اتنی آسانی سے ختم کر سکتی ہے یا نہیں ہمیں غور کرنا ہوگا۔ بہر حال یہ جو چیزیں ہیں ان میں اصولاً کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ آج یہ سب کر میرے پہلے خیال کی توثیق ہوئی۔ میں اس میں آپ کی مخالفت نہیں کروں گا۔ صرف اس لئے کہ اس بجٹ میں بھی ۳۰۰ روپے رسوم ہائے والوں میں سے ہوں اور ایک دیشمکھ ہوں۔ لیکن میں آنکھوں سے دیکھتا ہوں کہ میں اس کو آریبل جھوڑے کے لئے تیار ہوں۔ گورنمنٹ اس لئے بھی سفارش کی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اب جاگیرداروں، زمینداروں اور پٹیالہ پٹواریوں کا ایج (Age) کم ہو گیا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک میرے معلومات مدد دیتے ہیں پٹیالہ پٹواریوں کے موروثی طریقہ کو ختم کرنے پر حکومت غور کر رہی ہے اور نئے پٹیالہ اور پٹواریوں کی تعلیم اور تربیت کا مسئلہ بھی درپیش ہے۔

آپ سیول سروس کے خلاف ہیں اور چیف سیکریٹری کی دعوائے پر اعتراض کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں میں یہ کہوں گا کہ چیف سیکریٹری کی دعواہ اور دوسرے گورنمنٹ آفسروں کی دعواہ کا کٹنا کٹ ہوتا ہے کیونکہ یہ انگریز سیول سروس (English Civil Service) کے وقت سے چلا آ رہا ہے۔ یہ سب عہدہ دار آئی سی۔ ایس ہیں۔ اور ان عہدہ داروں کی دعواہوں میں کمی کرنے سے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا ہی سوچ سکتی ہے۔ کیونکہ خاص کر پارٹ (ب) اسٹیٹ کے تعلق سے پریسیڈنٹ کے اسپیشل رسپانسیبلیٹیز (Special Responsibilities) ہیں۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ یہاں چیف سیکریٹری رہے۔ آئی سی۔ ایس اور چیف ایڈوائزر رہیں۔ یہ عہدہ دار اسپیشل رسپانسیبلیٹیز کے تحت یہاں مامور ہوئے جن سے متعلق چیف جسٹس روشنی ڈال سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ دوسرے پارٹ (ب)، اسٹیٹ میں کہیں بھی پولیس ایکس ہیں ہوا لیکن حیدر آباد میں پولیس ایکشن ہوا اسوجہ سے بھی ان عہدہ داروں کو پریسیڈنٹ کے اسپیشل رسپانسیبلیٹیز کے تحت یہاں مقرر کرنے کی نوبت آئی۔

ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن (District Administrations) اور ان ایڈمنسٹریشن پر ریمارک (Remark) کیا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان ایڈمنسٹریشن کس میں ہیں ہوتی۔ اگر میرے بھائی میں ہے میرے بچے میں ہے اور میرے دوسرے عزیز میں ہے تو اس کے دمہ دار کون ہیں۔ اس کا دمہ دار میں ہی ہوں۔ مگر آنریبل ممبر جسے یہاں بیٹھے ہیں سب جانتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک اس کے لئے دمہ دار ہے۔

کہا جاتا ہے کہ کرپشن ہے۔ صحیح ہے۔ میں بھی کہتا ہوں کہ کرپشن ہے اور میں بھی اس کا شاک ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر چیراسی کو دیا جائے تو انعام۔ عہدہ دار لین تو رسوت۔ اعلیٰ حضرت لین تو نذرانہ اور میں لوں تو چیلہ۔ ہم سب کو اور مجھے بھی کام نکالنا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ڈاکٹر صاحب اور وکیل صاحب سے لیتے ہیں۔ میں کہوں گا کہ یہ سب کرپشن ہے۔ اس کی حتیٰ ذمہ داری دوسروں پر ہے اتنی ہی ذمہ داری

ہم پر بھی ہے۔ اور اس کی ذمہ داری گورنمنٹ پر بھی ہے۔ اور سلک پر بھی۔ اس کو دور کرنے کے لئے ہم کو چاہئے کہ ہم لوگوں کو پبلک مارل (Public Moral) سکھائیں اور تربیت دیں۔

آج کل ہماری ڈکسٹری میں ان بین القاط کے نئے معسے ہو گئے ہیں۔ وہ ہیں کمیونسٹ رضاکار۔ دیسمکھہ یا دیسانڈے۔ کیونکہ یہ القاط ان معوں میں آچکل استعمال نہیں کئے جارہے ہیں جیسے کہ ڈکسٹری میں ان کے معی ہیں۔ یہ نئی ڈکسٹری پولس ایکس کے بعد تیار ہوئی ہے کہ کسی کو کمیونسٹ کہہ دیا جائے، کسی کو دیشمکہ اور کسی مسلمان کو رضاکار۔ ہر حال اس کی ذمہ داری بھالنے سے یہ معلومات حتم ہوئے والے ہیں لیکن آپ جو حیرتیں کر رہے ہیں اس کے تحت مثلاً کلاس اور لیڈ ہولڈرس کا کیا حشر ہوئے والا ہے اب خود غور کریں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ ان کے لئے فل پروٹیکشن (Full Protection) رکھا گیا ہے۔

شری ایم۔ نرسنگ راؤ۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ ان دی بسٹ انٹرسٹس آف اگریکلچرل ڈیولپمنٹ (In the best Interests of Agricultural development) ایسے لوگوں کے ہاتھ میں اڈمنسٹریس ہیں دیا جاسکتا۔ سرحاں رسل جو اگریکلچرل سائنسٹس تھے اور وہ سنہ ۱۹۵۱ء میں ہندوستان آئے تھے انہوں نے اس کے متعلق جو کہا ہے وہ پڑھ کر سنا ہوں اور اسی دہر پر حتم کرتا ہوں۔

“They could not build a great modern State and an antiquated agricultural system”

“Agriculture was the basis of life and the wealth of the community In England, Agriculture was one of their important industries from the point of view of the number of people employed as well as the money invested”

“Perhaps, the most serious of all the difficulties confronting Indian Agriculture is the lack of Agricultural aristocracy and the educated agricultural middle class”

ایسٹرن جرمنی (Eastern Germany) میں جو سویت زون (Soviet zone) میں ہے وہاں ہر اگریکلچرسٹ کو دو سو ایکڑ قائم رکھے گئے ہیں اور حیدرآباد میں اب ایسا نہیں چاہتے۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے سامنے جو بحث آیا ہے آئندہ سال اس میں ضرور اس کے متعلق غور ہوگا۔

* شری پانی ریڈی۔ (ابراہیم بٹ۔ عام) ان۔ ادبوں میں مجھے جو پانچ سٹ کا وقت دیا گیا ہے اس کے لئے میں شکریہ ادا کرنا ہوں۔ ہاؤس کی اس جانب سے کٹ موش پس کیا گیا تھا اس کے بارے میں بہت سی باتیں بیاں آئی ہیں۔ آپریل سمرس آف ٹریزری سچس لے الیگیشنس (Allegations) اور چارجس (Charges) لگائے ہیں۔ یہاں یہ بات نظر نہیں آتی۔ آپریل چیف مسٹر نے یہ کہا ہے کہ، اب ہر جگہ سرح دیکھا جاتے ہیں،،۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کیوں ایسی عینک سے دیکھتے ہیں کہ

آپ کو ہر جگہ سرح نظر آنا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ اس جانب حوا پوریش ہے اس میں کمیونسٹ سکشن بھی ہے اور دوسرے گروپس بھی ہیں۔ مگر آپ ہر چیز پر کیوں کمیونسٹ لیبل لگاتے ہیں؟ یہ مناسب نہیں۔ اس سے ہارا امپریشن (Impression) لاسٹ ہوگا۔

مجھے یہ کہئے دیجئے کہ آپ کے اڈمنسٹریٹس میں افیشسسی میں ہے چند آرہیل ممبرس کہتے ہیں کہ اڈمنسٹریٹس میں نعاون یا میوٹی پیدا کیجاتی ہے نو آرڈر نکالاجاتا ہے یہ بات صحیح ہیں یہاں کوئی میوٹی کا خیال نہیں ہے۔ ہم کو آپریش کرنا چاہتے ہیں نا حائر کو آپریش میں ہو سکتا۔ ہم ہر یہ چارحس لگائے جاتے ہیں کہ ہمارے پاس رشین لیڈرس (Russian Leaders) کی تحریرس ہیں۔ میں ان بریل ممبرس سے حمہوں ے یہ چارحس لگائے ہیں یہ کہوںگا کہ وہ قابوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ آپ گورنمنٹ آف انڈیا کے تھرو (Through) یو۔ بی۔ او (U.N.O) میں جائیں نا کہ وہاں اسپر روشی ڈالی جا سکے۔

مسٹر اسپیکر - کٹ موش کی حد تک تقریر کیجائے تو مناسب ہوگا۔

شری پاپی ریڈی - آرہیل اسپیکر سر -

I would request you to give me some time because these are cut motions about 20 to 25 and I had no chance to speak even on the discussion days. I stood up for about 20 times, but I did not get any chance to speak. If my hon. friends on the other side had experienced this, they would have felt some pain. Hence even within the five minutes time at my disposal, I shall speak some relevant things, but, of course, not connecting some other things

میں یہ صاف کہدیا چاہتا ہوں کہ ہماری اور آپ کی دھیتوں میں وڈا مثل ڈفرنس (Fundamental differences) ہیں۔ ہم سے کہا جاتا ہے کہ، ہم میجاری سے متحب ہو کر آئے ہیں۔ اس لئے ہم حو کچھ کہتے ہیں وہ ماننا چاہئے،،۔ میں کہوںگا کہ اس میں ڈیپامک چپحس (Dynamic Changes) ہو سکتے ہیں اور ہاوس کے اس جانب والے اس طرف آسکتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں میجاری سے آئے ہیں لیکن میجاری کوئی قابل لحاظ نہیں۔ ۱۰۔ ۱۱ ووٹس کی میجاری ہے۔ آپ میارٹیر کو اوور رول (over rule) کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ڈیموکریسی آپ کو منارک ہو۔ ہم اس کا جواب ہیں دیگے۔ پپل اوٹ سائیڈ دی ہاوس (People outside the House) اسکا جواب دیگے۔ ہم ہر سیرس (Serious) اور ناں سیرس (Non-serious) چارحس بلائڈلی (Blindly) لگائے گئے ہیں۔ جو صحیح ہیں ہیں۔

کٹ موش کے بارے میں میں اتنا کہوںگا کہ ٹینسی ایکٹ کے سلسلہ میں میرے آرہیل ساتھیوں ے بہت کچھ کہا ہے۔ میں یہ کہوںگا کہ ٹینسی ایکٹ از تمہنگ بٹ این آئی واش (Tenancy Act is nothing but an eye-wash.)

اس ایکٹ کی وجہ سے ایوکشن (Eviction) میں اضافہ ہو گیا ہے۔
 جو غریب کاشتکار ہیں انہیں نہ پولیس مہیا ہو سکتی ہے اور نہ وہ رشوت دیسکتے ہیں۔
 نہ وہ کسی کو ڈنڈا بتا سکتے ہیں۔ لیکن بڑے بڑے پٹہ دار آپ کے فورس سے ملکر
 آپ کے قانون کے لیگل کا مپلیکیشن (Legal Complication) پیدا
 کر سکتے ہیں وہ برابر کر رہے ہیں اور اب پبلک گورنمنٹ آئے کے بعد یہ واقعات
 زیادہ ہو گئے ہیں۔ ٹیسی ایکٹ کے بارے میں آئریل اپورس ممبر سے ہم کچھ کہا
 ہے۔ میں اس کے متعلق صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ وہ اس نقطہ نظر کا حامل ہونا چاہئے کہ ایوری
 ایکٹ شڈ گیوا گریگیٹ ویلفیر (Every Act should give aggregate welfare)
 اب ہوتا یہ ہے کہ کسان عریب نوم مارتا ہے کہ ہم پروٹیکٹڈ ٹیننٹس
 (Protected Tenants) ہیں ہمیں کیوں ایوکٹ کیا جا رہا ہے ؟ لیکن کوئی نہیں سنا۔
 حیدر آباد میں ٹیسی ایکٹ میں پروگریسیو ریفرمز (Progressive Reforms)
 لانا چاہئے۔ اور جو پرائلم (Problem) ہے اس کے متعلق انڈریش مل ریڈی
 (International Remedy) ہونی چاہئے۔ ہمارا تو ایڈیل اسٹیٹ (Ideal State)
 ہے جہاں ہمیں جمعندی جیسی چیریں وراثت میں ملی ہیں جن کو ہم چھوڑنا نہیں
 چاہتے۔

صبح میں ہمارے ایک ساتھی نے تہ ندی کے متعلق کہا ہے۔ جمعندی کا حال
 یہ ہے کہ تالاب میں ہانی نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود محسوس کیا جاتا ہے کہ اتنی زمیں
 پر کاشت کی جائے۔ کاشت نہیں ہو سکتی اور آپ محسوس کرتے ہیں کہ کاشت کی جائے۔
 یہ ہے آپ کی جمعندی۔

پٹیل پٹواریوں کے بارے میں بہت سے ساتھیوں نے کہا ہے۔ کرپشن دو ہاتھوں
 سے ہو رہا ہے اور دوسرا ہاتھ یہ پٹیل پٹواری ہیں۔ اور پہلا ہاتھ بھی جو کرپٹ کرتا
 ہے وہ بھی اس دوسرے ہاتھ کے تھرو (Through) کرتا ہے۔ لیوی سسٹم کی
 وجہ سے بھی کرپشن میں اضافہ ہوا ہے۔ جب تک لیوی سسٹم میں تبدیلی ہوگی اس
 وقت تک وہ بڑھتا ہی جائے گا۔ دوسرے یہ کہ جمعندی کے سلسلہ میں بھی کرپشن
 ہوتا ہے۔ تری کاشت کی جانی ہے اور ۲۰ روپے لیکر خشکی کاشت کا عمل کر دیا جاتا
 ہے۔ ان چپروں کی اصلاح کی ضرورت ہے آپ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ . . . (Bell)
 اس کے علاوہ کچھ کہا میں چاہتا اور نہ کہنے کے پوریشن میں ہوں کیونکہ ٹائم میں
 ہے۔ Thank you very much

آپ نے سرح سویرے کے متعلق کہا ہے۔ کیا ہر رور سویرا سرح نہیں ہوتا۔
 ہاں آپ کو سرح سویرا کیسے نظر آئیگا۔ آنکھوں پر سے وہ عینک حوالگی ہوئی ہے اس
 عینک کو نکالنے کی ضرورت ہے۔ اگر اس عینک کو نکال دیں تو سرح سویرا نظر آئیگا۔

کواپریشن - کواپریشن - آپ ہمارا کواپریشن چاہتے ہیں۔ آپ کا کواپریشن لپس
 (Lips) پر ہے۔ اور ہمارا کواپریشن ہاتھ پر ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اسکیموں
 اور صابٹوں اور قوانین پر آپ کب اور کس موقع پر عمل کریں گے۔

شری است رام راؤ (دیور کنڈہ) مسٹر اسپیکر۔ وہ سب آئریل میں ہو
 ٹریڈری دچس بریٹھے ہیں موجودہ قانون کی تعریف کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ان
 سے عوام کو فائدہ پہنچتا ہے ان پر کسی کو اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ ہم رو ر
 دیکھ رہے ہیں کہ وہ راج پر مکھ کی تعریف اور جاگیرداروں کی طرفداری کرتے ہیں اور
 عوام سے کہتے ہیں کہ احلاق کی تعلیم حاصل کر لینی چاہئے شراب بند کرنا چاہئے ۔ اس
 قسم کی نصیحتیں کی جاتی ہیں ۔ موجودہ معاشی نظام کو دمہ دار قرار دینے کی بجائے افراد
 کو دمہ دار قرار دیتے ہیں ۔ معاشی نظام کو برقرار رکھنے کی دمہ داری ان پر ہے ۔
 ہندوستان اور حیدر آباد میں غلہ کی قلت ہے بیرونگاری کا مسئلہ حل کرنا چاہئے ۔ اس
 نقطہ نظر سے حاکم کی ضرورت ہے ۔ اسی نقطہ نظر سے قوانین بنانے کی ضرورت ہے ۔ چند
 دوستوں نے یہ کہا کہ جاگیردار کو اسلئے ختم نہیں کیا جاسکتا کہ وہ دیوں سے مباح
 کی خدمت کرتے آئے ہیں ۔ لیکن حقیقت میں جو عوام بٹا کر کرتے آئے ہیں آپ نے انکا
 خیال نہیں رکھا ۔ آپ جاگیرداروں کو معاوضہ دینا چاہتے ہیں ۔ آپ ہمارے سامنے ایسے
 قانون پیش کرتے ہیں جس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ۔ جیسے قانون لگان داری ہے ۔ اس
 سے درمیانی اشخاص کو جو اکسپلائے ٹیشن (Exploitation) کرتے ہیں انکو
 فائدہ پہنچتا ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ درمیانی اشخاص کو ختم کیا گیا ہے ۔ کیا واقعی یہ چیزیں
 ختم ہو گئی ہیں ؟ حقیقت میں کس کو فائدہ پہنچ رہا ہے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے ۔
 قانون قواعد اور ان کو شروع سے آخر تک دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ کوئی خاص فائدہ اس سے
 نہیں ہوتا ۔ ایک سال کی نوٹس دیکر اسکو تبدیل کیا جاسکتا ہے ۔ مالک اراضی ۶ مہینے
 ایک سال خاموش بیٹھتے ہیں ۔ قولدار اپنے مالک اراضی کو ۱۰ دن میں قول کی رقم ادا
 نہ کریں تو تبدیل کیا جاسکتا ہے ۔ کیا اس سے اسکی تائید ہوتی ہے کہ درمیانی اشخاص کو
 ختم کیا گیا ہے ؟ میرا مطلب ان جاگیرداروں سے نہیں ہے جو رسوم یا محصول ادا کرتے
 ہیں میرا مطلب ان جاگیرداروں یا بڈہ داروں سے ہے جو بیٹھے ہوئے لوٹ کھسوٹ کرتے
 ہیں ۔ خود کام نہیں کرتے ۔ کہا جاتا ہے کہ بڑے بڑے زمینداروں کو ختم کر دیا گیا ہے ۔
 قانون میں بتایا گیا ہے کہ جو (۲۰۰) ایکڑ سے زیادہ اراضی رکھتے ہیں تبدیل نہیں کرسکتے ۔
 میں یقین نہیں کرسکتا ۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایسے زمیندار جو (۲۰۰) ایکڑ سے
 زیادہ زمین رکھتے ہیں اور ذاتی کاسب نہیں کرسکتے دوسروں کو شریک کرتے ہیں انکے
 ہلوں اور اپنے ہلوں کو ملا کر کاسب کرتے ہیں ۔ درمیانی آدمی (مڈل من) کو ختم کرے
 کا آپ کا ارادہ نہیں ہے ۔ مڈل من (Middleman) وہ ہے جو لوگوں کی دولت
 کو لئے ہوئے بٹھا ہے ۔ غریب آدمی جو محنت کرے والے ہیں وہ آپ کے قانون سے خوش
 نہیں ہیں مردور آپکے قانون سے خوش نہیں ہیں ۔ بڑھی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے متوسط
 لوگ بھی خوش نہیں ہیں ۔ جاگیرداروں سے آپکو محنت ہے ۔ آپ نے عوام کو دھوکہ دیا
 ہے اگر آئندہ بھی اسطرح دھوکہ دیں تو ایک نسل تیار ہوگی جو آپکو بھی لوٹنے کیلئے
 تیار ہو جائیگی ۔ اب بھی وہ عوام کی خدمت کرے گا ۔ جو قانون آپ سانسکے اس
 میں عوام کی بھلائی کا خیال رکھا جائے ۔ یہ میری گزارش ہے ۔ امید کہ میرے الفاظ
 کی طرف توجہ کی جائیگی اور قانون لگان داری وغیرہ میں ترمیم کی جائیگی ۔

श्री गोविंद राव मोरे(कधार) मिस्टर स्पीकर, सर, चंद दोस्तो को गलत फहमी पैदा हो रही है। चंद ऑनरेबल मेम्बर्स ने कहा कि पटेल पटवारियों को तनखा व रसूम मुकर करना हमारा काम नहीं है और यह भी कहा गया कि देशमुखों के रसूम को अब अंक करज बद कर दिया जाना चाहिये। मैं जिस की वजाहत करंगा कि अन्हें रसूम किस लिये दिया गया है। कुछ खिदमत अजाम दी गयी है, जिसके सिले में अिनकी नसल और अिनके बाल बच्चों को रसूम दिया जाता है। यह कहा जा रहा है की वह अेक्वल्त बद होना चाहिये। फिरभी मैं कहूंगा कि जिसको अंक साल में या बिसी साल बद नहीं कर सकते। छान बीन करना चाहिये कि किस तरह जिस रसूम और दस्तबद को कम किया जासकता है। जिस साल कट मोशन को नामजूर करना पडेगा। मैं विश्वास दिलाता हू कि यह चीज आयदा साल के बजेट में न रहेगी। दूसरी चीज यह है कि टेनन्सी अँक्ट के बारे में बहुत सी बातें कही गयी हैं। कहाजाता है की हमारे मुल्क की सबसे बड़ी बदकिस्मती टेनन्सी अँक्ट है। यह भी कहा गया है कि पटेल पटवारी रखत लेते हैं। क्यों कि अिनकी तनखा बहुत कम है। वह रसूम पाते हैं। अिनके नाम जमीनात है। अिनका हिसाब लगाया जाय तो वह तनखा से जियादा होता है। पटेल पटवारियों को वतनदारी के सिस्टिम को अेक्लुस्त बद करना चाहिये। आपको जमीनात के मुताल्लुक अंक असूल तयार करना चाहिये। जैसा कि लैंड टु दी टिलर (Land to the tiller) अंक असूल है। यह अलग बात है कि होल्डिंग क्या होनी चाहिये। जमीन अपने माअशी हालात की असिलाह और जिदगी बसर करने की गर्जे होनी चाहिये। जिस में नफा खोरी नहीं बल्कि जिंदा रहने की खातिर किसकदर बेसिक होल्डिंग (Basic Holding) हो यह मुक्कर करना चाहिये। चार भागी अंक जगाह हो तो बेसिक होल्डिंग को मजमुअी मिकदार किस कदर हो यहभी मुक्कर होता चाहिये। जिसके अलावा अगर कोअी व्यक्ती अपना पेशा छोड कर जिराअत करना चाहे, मस्लन मैं वकालत करता हू और अगर मैं वकालत छोड कर जिराअत करना चाहू तो जिस कानून की रसे यह सहूलत भी रहनी चाहिये। अगर मैं जिराअत करना चाहू तो मुझे जमीन मिलनी चाहिये। बडे बडे जमीनदारों से जमीन लेकर तकसीम करने में कोअी फायदा नहीं। बल्कि हम को चाहिये कि कोअोपरेटिव्ह फॉर्मिंग (Co-operative farming) बनाये। लेकिन गवर्नमेंट जिस तरफ ठीक तरह से खियाल नहीं दे रही है। अगर हम को लोकशाही बनाना है तो वतनदारी के सिस्टिम को खतम करना चाहिये। रसूम खतम करना चाहिये। अगर अैसा किया जाय तो हम को अितमिनान होगा कि हम कुछ काम कर रहे हैं।

شری جسے - رام ریڈی - (نرسا نور) مسٹر اسیکر - سر - قوئداری کے قانون سے متعلق اب تک ایورنس کی جانب سے جتنی بحثیں ہوئی ہیں ان میں کہا گیا کہ اس سے رعایا کو بچائے فائدے کے نقصان ہوا - میں اس پر ایک کاسٹکار کی حیثیت سے کچھ عرض کروں گا اس قانون کے دفعہ ۳۸ میں یہ بتایا گیا ہے کہ کوئسا قوئدار محفوظ کاسٹکار ہے - ان کے حقوق کیا ہیں - جو محفوظ کاسٹکار ہیں انہیں حق ہے کہ وہ پٹہ دار سے اراضی مناسب قیمت پر خرید لیں - اگر کسی محفوظ کاسٹکار کو پٹہ دار یا کوئی اور شخص بے دخل کرے تو اس کے لئے بھی قوی چارہ کار رکھا گیا ہے - تحصیل میں معمولی رسوم کے ساتھ درخواست دیے پر وہاں سے داد رسی حاصل کی جاسکتی ہے - چنانچہ ایسی کارروائیوں کا تصفیہ ہوا ہے - ہماری حکومت نے ایسی کارروائیوں کا اعحلاہ تصفیہ کرنے کے لئے بھی احکامات جاری کئے ہیں - یہ کہا کہ ٹیننسی ایکٹ نافذ ہونے کے بعد پٹہ دار ٹیننٹس کو بے دخل کر رہے ہیں غلط ہے - اگر ایسا ہوا ہے تو وہ عدالت میں رجوع ہوسکتے

ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے حق کے لئے حکومت کے پاس رجوع نہیں ہوتا ہے تو اس میں حکومت کا کیا قصور ہے؟ ایسا واقعہ ہوتا تو تحصیلدار کے پاس درخواست پیش کی جاسکتی ہے۔ اگر وہاں سے کارروائی میں نا انصافی محسوس ہوتو عدالت میں ضروری چارہ کار اختیار کرسکتے ہیں۔ اگر ایسا نہیں کرتے تو اس میں حکومت کا کیا دوش ہے؟ اس قسم کی درخواستیں متعلقہ دفتر میں پیش کی جاسکتی ہیں۔

شری باپی ریڈی - آرہیل ممبر بحیثیت کاسکار یہ کہہ رہے ہیں یا قیودار کی حیثیت سے۔

Mr. Speaker : Not Necessary

شری جے۔ رام ریڈی - میں مختصر طور پر کہہ کر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ بہت سے آرہیل ممبرس نے اعتراض کیا کہ محوط کاشتکار کا صداقت نامہ دینے کے بعد اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ مگر میں یہ کہہوں گا کہ اس میں غلطی کس کی ہے۔ اگر کسی محوط کاشتکار کو کوئی بیدخل کرے کی کوشش کرے تو تحصیل سے داد رسی حاصل کی جاسکتی ہے اگر وہ کاشتکار حکومت کی مدد نہ لیا چاہے تو ایسی صورت میں حکومت کیا کرے؟ ٹیسی ایکٹ میں صرف دفعہ ۳۴ ہی ایسا ہے جسکے لحاظ سے پٹہ دار کو حق دیا گیا ہے کہ پروٹیکٹڈ ٹیسٹ سے ذاتی کاشت کے لئے زمین لے۔ معاشی مقصود کے تعلق سے کہا گیا کہ ۲۔ ایکڑ یا ۳۔ ایکڑ شخص دینا چاہئے۔ یہ صحیح ہوگا۔ دیکھنا یہ ہوگا کہ اس کا کس قدر ہے۔

مسٹر اسپیکر - جس وقت ٹیسی ایکٹ آئیگا اس وقت یہ بحث تفصیل سے کی جاسکتی ہے۔

شری جے۔ رام ریڈی - اپوزیشن سچیس کی جانب سے یہ بحث کی گئی اس لئے میں نے اس کا ذکر کیا۔

یہ کہا گیا کہ درخواستیں دی جاتی ہیں تو کچھ جواب نہیں دیا جاتا۔ یہ غلط ہے۔ درخواست کی رسید دی جاتی ہے۔ ۱۵ دن کے اندر جواب نہ آئے پر آپ توجہ دلا سکتے ہیں۔ رشوت کے متعلق بھی کہا گیا۔ لیکن اس میں عوام پر بھی تو ذمہ داری ہے اس لئے کہ رشوت دینے والے عوام ہیں۔ میں کہہوں گا کہ جتنی ترمیمات ہیں وہ واپس لئے جانے کے قابل ہیں۔ ہم کو ابھی موقع نہیں ملا ہے کہ اپنے انتظامات پورے کرسکیں اس لئے ہم رعایت کی امید کرسکتے ہیں۔

شری گوپی ڈی گنگاریڈی (برمل - عام) ۲۰ مرتبہ اٹھے بیٹھے کے بعد اب چیونٹن قسمی سے مجھے موقع ملا ہے۔ وہ بھی ۳۔ ۴ منٹ کا۔ مانتیہ سدشیہ سہا سے یہ کہہوں گا کہ بجٹ پر دو چار دن سے یہاں شور مچایا جا رہا ہے۔ کیا بات ہے معلوم نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بحث نہیں سکھ ہے۔ اس سے پہلے ایک شاہی راج تھا وہ چاکر اب دیش میں لوک شاہی راج آیا۔ جتنا سمجھتی تھی کہ کلیان ہوگا۔ مجھے ایک ریکسان کی کھان یاد آئی ہے۔ اسے کسان کے پاس ایک بھینس تھی جو ایک شاہی کی طرح باجھہ تھی۔ وہ کسان پریشانی تھا کہ اگر یہ بھینس بچھڑا تو دودھ ملیگا اور بچھڑا

کام آئیگا۔ اس نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح اسکو ٹھیک کرے۔ اینشور کی کرنا سے وہ ہاتھ نہیں بدل گئی۔ دوسری بھیس لوک ساہی کی جیسی اسکے پاس آگئی۔ کسان بہت خوش تھا۔ اور سمجھتا تھا کہ بھیس کو بچھڑا ہندا ہوگا اور اسے دودھ ملیگا۔ اور دودھ ہی کرمب خوش و خرم رہیگے۔ مگر بدقسمتی سے ایسا ہوا نہیں جسے بھی نہ پائی تھی کہ گرنہ پات ہوگئی۔ اسی طرح محٹ کا چھگڑا ہو رہا ہے۔ کل ہی ایک آرہیل لیڈی ممبر نے کہا کہ ہمارے مسٹر حوٹ سائے ہیں وہ جاگیرداروں اور زمینداروں کے ووٹ سے نہیں آئے ہیں۔ حتا لے امیں اپنا ووٹ دیکر دمہ داری دی ہے۔ اب وہی حتا کو دنا لے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مجھے ایک کہانی یاد آتی ہے۔ بھسا سورسکرحی کے چیلے تھے۔ انہوں نے ہولا سکر حی کی بھگتی کی اور انکے سامنے بہت تسلیا کی۔ اس سے شکر بھی بہت پرس (प्रसन्न) ہوئے۔ اور بھسا سور سے کہا کہ ور مانگ۔ بھسا سور نے کہا میں کیول یہ چاہتا ہوں کہ میں جس پر اپنا ہاتھ رکھوں وہ بھسم ہو جائے۔ سکر حی نے کہا ”تتھاستو“۔ اب کیا تھا بھسا سور نے سکر حی کے سر پر ہی ہاتھ رکھماچا۔ سکر حی کی دھوتی کھلگئی وہ بھاگے لگے۔ امیں کلیاں کا بہ کارن ملا۔ میں آپ کو کیول یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ کلیاں کر کے کسطرح پریشان ہوئے۔ اسی طرح حتا کو بھی اپنا ووٹ دیکر او آب پر بھروسہ کرنے کے بعد آج پریشان ہونا پڑا۔ آپ نے کسطرح ور علا کر حتا سے ووٹ حاصل کیا ہے ہم حاتے ہیں۔ حب متری حی دورہ کرتے ہیں تو پٹیل پٹوار یوں کو پریشانی رھتی ہے۔ برمل میں حب پوجیے متری آئے تو وہاں ہر گرداور کو ۲۵-۲۵ روپہ دیے بڑے۔ فوڈ مسٹر ڈاکٹر جیا ریڈی حب وہاں سے گرے ہیں تو انکے دورے میں یہ واقعہ ہوا ہے۔ حب کوئی سکرریٹری صاحب سکار کھیلے کے لئے حاتے ہیں تو جنگل کے جنگل صاب ہو حاتے ہیں۔ عہدہ داروں کے گھر ناٹ اور بھاسوں سے بھر حاتے ہیں۔ یہ سب مصعب بیچارے پٹیل پٹواروں کی جاں پر ہے۔

مسٹر اسپیکر - آپ کا وقت ختم ہوچکا ہے۔

شری گوینی ڈی گمگا ریڈی - میں صرف ایک سٹ چاہتا ہوں۔

یہ دیکھئے کہ آخر ان پٹیل پٹوار یوں کو اسکیل بھی آب کا دیتے ہیں۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں جنہیں سالانہ ۱۸ روپیہ یا ۲۵ روپیہ اسکیل ملتا ہے۔ بوتھ میں دو ایک کو ساڑھے سات روپیہ اسکیل ہے۔ وہ کیا سیوا کر سکتا ہے۔ آپ ان بیچاروں کے کام کی شکایت کرتے ہیں۔ فولداروں کے قانون کے متعلق میں کچھ کہا چاہتا تھا لیکن ایک سٹ میں میں کیا کہہ سکتا ہوں اسلئے اگر بھر کھی موقع مل جائے تو مجھے آسا ہے کہ میں کچھ کہوںگا۔ اب تو ختم کرتا ہوں۔

(बोधन) (श्री यश. यश. शशि)

अध्यक्ष, महाराष्ट्र,

• निम्न कि रोजान बड्डेडुनु गुडिचि चोचोचरुलु बरिगोयु. कि रोजान कौतुतीरु नोबुकाडा प्रवेशबड्डेडुयु कि कौतुतीरुनालु निजंगा बड्डेडुलु वचिपुन लोषाप्ति

గొర్రెచేయ్యాన్న విషయం ఆలోచించవలసి యున్నదే చాతామండే గౌరవసభ్యులు సలహాలు ఇచ్చారు గాని ఆ సలహాలు నిజంగా ఆచరణలో పెట్టవలసి వచ్చినపుడు, కష్టము, సుఖము కూడా ఆలోచించవలసియున్నదే వారు చెప్పినదేమంటే పట్టెలు, పట్టావరీలకు జీతాలు ఏర్పాటు చేయాలన్నారు వతనుగా వస్తున్న ఏర్పాట్లు అపివేయుటకు ఆ విషయమై ఆలోచించిచేయుటకై కొంత టైము పడుతుందే రెండవదే పైనుంచినప్పటి ఆఫీసర్లు ఎవరైతే వున్నారో వారిని తొందరగా పంపివేయాలని చెప్పారు ఇదివరకే పై ఆఫీసర్లందరు పెళ్ళిపోయారని గుర్తించు కోవాలి మిగతవారు కొద్ది రోజుల్లో పెళ్ళిపోతారని చీఫ్మినిస్టరుగారు చెప్పియున్నారు ఇంతేగాకుండా గోర్యతాకమిటీ చేసిన సిఫారసు ప్రకారం ఎంతవరకైతే ఖర్చులు తగ్గించుకొన్నామో చెప్పవలసినదన్నారు గోర్యతాకమిటీ సిఫారసు ప్రకారం ఇదివరకే మన ప్రభుత్వంలో సగం వంతుకు పైగా ఖర్చు తగ్గించి యున్నారు కూడాను మిగతా ఖర్చులు కూడాను కొద్ది రోజులలో మనమంతా సమావేశమై కూర్చొని మనం ఎందునిమిత్తమైతే ఇక్కడికి వచ్చామో ఆవిషయం ఆలోచించి కోఆపరేషన్ (Co-operation)లో పనిచేసినట్లయితే ఖర్చులు తగ్గించుకోవడానికి అనుకూలంగా ఉంటుందే

రెండవదే, రర పేల రూపాయలు పట్టెలు, పట్టావరీల జీతంకోసం ఖర్చుపెడుతున్నప్పుడు ఒక్కొక్కరికి రు ౨౫-లు లేక రు ౩౦-లు చొ జీతం ఇవ్వవలసినచో ఇప్పటికంటే ఇంకా ఎక్కువగా బడ్జెటులో ఖర్చు చూపవలసి యుండును ఇదే చాతాకష్టము

తొనెన్నీ విషయంలో భూముల విషయంలో బేదఖలు చేస్తున్నమాట నిజమే గాని చాతా చోట్ల కాంగ్రెసు కమిటీలు, కార్యకర్తలు, దానిలో పాలుతీసుకొని అటువంటి శికాయతులను దూరం చేస్తున్నారు ఆవిధంగా నిజామాబాదులో శికాయతులువస్తే దూరము చేశాము ఇటువంటి విషయాలన్నీ మనమంతా కూర్చొని సహకారముతో పనిచేయవలసి యున్నదే మనం ఇక్కడ రాసురాజ్యం ఏర్పాటు చేస్తామని చేరాము దీనికి అందరి కోఆపరేషన్ ఉంటే సేచేయగలము

మన గవర్నమెంటును ఏ సిద్ధంగా నడపించాలో మీరూ, మేము కలసి పనిచేస్తే చాతా శ్రేయస్కరముగా నడిపెదమని నేను చెబుతూ విరమించుచున్నాను

శ్రీ పేంకటరెడ్డి—(స్త్రావూర్) .

అధ్యక్ష మహాశయా,

ముఖ్యంగా ఒక చిన్న విషయం చెప్పదలచుకొన్నాను. అది ఏమిటంటే తొనెన్నీయాళ్ళు ను గురించి గౌరవసభ్యులు ఎందరో విప్రలీకరంగా మాట్లాడి యున్నారు. దానిని గురించి ఒకటి రెండు విషయాలు మీమందఱు పెట్టబోతున్నాను. కరీంనగరు డిస్ట్రిక్టులో మానికొండూరు అనే గ్రామంలో సదాశివరావు అనే దొర, దేశముఖ్ ఉన్నాడు అదే గ్రామంలో జబ్బార్ ఖాను అను ఒక శ్రీనుండు ఉన్నాడు. ఈ సదాశివరావు దొరగారికి ఆ మానికొండూరు గ్రామంలో రెండు కొలవలక్రింద భూములున్నాయి ఒక కొలవప్రక్కన భూములు తను తాతలనుండి కూడా కొల కు దున్నేవారు. అయితే పోలీసుయాక్టన్ తరువాత ఆ దొరగారు ప్రభుత్వ సహాయము తీసికొని బేదఖలు సాగించాడు. ఆ రైతులు ౨౪ గంటలు కష్టముచేసి భూమిని దున్నుకు బ్రలికేవారు కోర్టులో పెళ్ళిదనూ చేసుకొనుటకు డబ్బులేదు. ఆ మహారాజుగారు నాళ్ళను బాధలు పెడుతూ బేదఖలుకు కావలసిన చర్యలు జరిపారు. పోలీసులను తారీలమీద తీసుకువెళ్ళి ధాన్యాన్ని

జప్తు చేయించి పెట్టాడు కోర్టు ఏమీ తీర్పు చేయలేదు రైతులవద్ద డబ్బులేదు ఆ మహారాజా నానాఅవస్థలు పెడుతున్నారు ఆ రైతులమధ్య చీలికలు తెచ్చాడు ఇదీ అంతా ప్రభుత్వాధీ కారుల సహాయంతో జరుగుతోంది జబ్బిరుఖానుకు అలగనూరులో ఒక కాలవవుందే మానేటి ఒడ్డున గా ఎకరాల భూమి ఉంది దానిని ౨౫ సంవత్సరాలనుండి అలగనూరురైతులు పాలుకుదున్నేవారు అటువంటి భూమిని పోలీసు యాక్ష్న్ తరువాత ఈ నాలుగు సంవత్సరాలనుంచి బేదఖలు చేయించి నానా ఇబ్బందులు పెట్టుచున్నారు ఆ రైతులను ఈ ప్రకారంగా ఇబ్బందులు పెడుతూంటే ప్రభుత్వ అధికారులు, కలెక్టర్లు, తహశీలుదార్లు ఎవరైనా ఆ మహారాజాకే ాడ్పడుచున్నారు బీదరైతులకు ఏమాత్రము తోడ్పడుట లేదు సేను ముఖ్యమంత్రితో మనవిచేసేదేమిటంటే అక్కడి రైతులకు ముఖ్య ఆధారము ఆ పాతాలు తప్ప పేరే ఆస్తి ఏమీ లేదు అటువంటి విషయమై ప్రభుత్వము వెంటనే తగిన చర్య తీసుకోవాలని సేను కోరుచున్నాను రామనగరంలో పెంకట మాధవరావుగారు వద్దసాటిలు అక్కడ ౨౦ సంవత్సరములనుండి దున్నేవారిని గత సంవత్సరం నుండి బేదఖలు చేయించారు రామవరం గ్రామంలో నందారం రైతులను బేదఖలు చేయించారు నిన్న మన ముఖ్య మంత్రిగారు మాట్లాడుతూ ఈ వామవత్సరాలు ఎప్పుడూ చీకట్లోనే చూస్తారు అందుచేత వీరికి వెలుగు కిరణాలు దొరకవని అన్నారు గాని చీకట్లోగూడా దొరకతాయి ఏతాగంటే నీటితో అగ్నివుండదని అందరికీ తెలుసు కాని తెలివిగలవాళ్ళు నీటినుంచి అగ్నిని తయారు చేయగలరు అట్లాగే చీకటితో కూడా వెలుగును వెలిగించుకోవచ్చును ఈ రైతుల బాధలను తొలగించమని కోరుచూ సేను ఇంతటితో సమాప్తము చేస్తాను

مسٹر اسپیکر - ۶ محکمہ ۱ سٹ ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کافی ارکان کو موقع دیا جا چکا ہے۔

شری مہی معصومہ بیگم (سہاء علی ہدہ) - میں ہاسپٹالٹی (Hospitality) کے بارے میں کچھ کہا چاہی ہوں - گورنمنٹ ہاسپٹالٹی کے بارے میں حوکت موس بیس کیا گیا ہے اسکے بارے میں کوئی لمبی چوڑی تقریر تو نہیں کرونگی البتہ حیدرآباد پوائنٹس بیان کرنا چاہتی ہوں - ہندوستان بالعموم اور حیدرآباد بالخصوص ایسی مہاں نواری کے لئے قدیم زمانہ سے مشہور ہے پہلے کی طرح تو ہم مہاں نواری اب کر ہی نہیں سکے اور اسی کے مد نظر یہ کچھ کمی بھی ہو گئی ہے لیکن سربراہ و مہاں اور مشاہیر حو باہر سے آتے ہیں انکی مہاں نواری بہ ضروری ہے چنانچہ گورنمنٹ آف انڈیا نے اس مقصد کے لئے ایک ٹورسٹ بیورو (Tourist Bureau) قائم کیا ہے تاکہ مہانوں کو ہر طرح کی سہولتیں ہم پہنچائی جائیں - چنانچہ حال ہی میں حو چیسر کالجریل ڈیلیگیشن (Chinese Cultural Delegation) ہمارے پاس آیا تھا اسکو ہندوستان کا دورہ کرائے میں کافی صرفہ ہوا انڈین کالجریل ڈیلیگیشن (Indian Cultural Delegation) حو چینا سے واپس ہوا ہے اس سے پوچھئے کہ چینا کی عوامی حکومت نے کیسی مہاں داری کی۔ وہد کے ایک رکن کے بیمار ہو جانے پر انہوں نے انکی تیمارداری کے سارے اخراجات برداشت کئے اور ایک ڈاکٹر کو انکے ساتھ رکھا گیا۔ ہر ایک کرائے انکے موٹر دیکٹی بھی پلور یہی نہیں بلکہ ہمارے ڈیلیگیشن کے کمروں میں اتنے تحفے جمع ہو گئے تھے کہ ایک ایسا لک گیا تھا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چین کی عوامی حکومت نے ان اخراجات کو

ناحاضر اور غیر ضروری قرار میں دنا - اور بیروں میں حب جین کی سال بار بار دیگئی ہو کیوں یہاں اسکی بطور پیس نہیں کیجاتی - میں آریل ممبروں سے حواہر کے اس جانب سے کو آدریس کا اعلان کر رہے تھے ان سے یہ درخواست کرونگی کہ اسے کو آدریس کا عملی ثبوت دیں اور صدرالمنہام مال کی کوشش اور نیک بیتی کا خیال اور لحاظ کر کے اس بحث کو مسطور کرلیں۔

شری سید حسن - مسٹر اسپیکر - گذشتہ مرتبہ میں نے اپنی تقریر میں ایوان کے آداب سے متعلق چند باتیں کہی تھیں - لیکن میں محسوس کر رہا ہوں کہ آریل چیف مسٹر ایوان کے آداب کا لحاظ نہیں کرتے اور آریل ممبر آف دی ایوریشن کے متعلق ”سرم میں آتی“، ”گستاخی کرنا“، وغیرہ جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں -

مسٹر اسپیکر - یہ کٹ موس سے متعلق نہیں ہے -

شری سید حسن - چونکہ یہ کوشش بتا جا رہا ہے اسلئے میں اس کا تذکرہ پہلے کرنا ضروری خیال کر رہا ہوں اور آپ سے درخواست کرونگا کہ آریل چیف مسٹر کو اس بارے میں توجہ دلائیں -

سکیولرزم میں کمیونل اسپرٹ (Communal Spirit) کا کاروما ہونا - یہی میرے کٹ موس کا موضوع بحث ہے - پولیس ایکشن کا کیا مقصد تھا اور اسکے بعد کیا ہونا چاہئے اسپر میں ہاؤس کے سامنے اپنے حالات پیش کرونگا - پولیس ایکشن کا مقصد تھا کہ فرقہ واریت کو ختم کیا جائے - سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کیا جائے جاگیاں دارانہ نظام کو ختم کیا جائے اور عوامی حکومت قائم کی جائے لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ اسکے خلاف عمل ہو رہا ہے - کئی انسانوں کو رجا کاروں کے نام پر ختم کیا جا رہا ہے جو کہ بالکل بے گناہ ہیں - یقیناً سابقہ حکومت میں بڑے لوگ تھے لیکن اسکی دمہ داری ان معصوم لوگوں پر ٹھوسسی جا رہی ہے اور ان سے بدلہ لیا جا رہا ہے - عثمان آباد بیدر اور ایسے بہت سے اصلاع ہیں کہ حکم دورہ کرنے کے بعد گاندھی جی کے پہلے بھگت پٹب سدر لعل جی نے کہا کہ کیا مجھے وہاں بےشیں دیکھنے کے لئے بھیجا گیا تھا - انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہاں ۱۴ سال سے زیادہ عمر کا کوئی لڑکا تک نظر نہیں آیا - نہ سلوک جو میارٹی کمیونٹی کے ساتھ کیا جا رہا ہے وہ قابل غور ہے - میں حکومت سے اپیل کرونگا کہ وہ اسکا فوراً انسداد کرے -

مسٹر اسپیکر - پولیس ایکشن کے تعلق سے بحث کا اب کوئی موقع نہیں ہے -

شری سید حسن - میں اس بات کو ایک گروئنڈ (Background) میں بتانا ضروری خیال کرتا ہوں کہ ہزاروں معصوم بچے یتیم ہو گئے اور ہزاروں عورتیں بیوہ ہو گئیں جن کا اب کوئی سہارا نہیں ہے - ویناس سکریٹری کی والدہ کے وظیفہ کی کارروائی فوراً کی جاتی ہے اور جو مراعات انہیں دئے گئے ہیں وہ دوسروں کو نہیں دئے جاتے - شریب پریشان حال ہو کر فیاس ڈپارٹمنٹ کے چکر کاٹتے ہیں اور انکی کلروائیوں پر غور نہیں کیا جاتا - میں پوچھا چاہتا ہوں کہ حکومت اس بارے میں کیا کر رہی ہے؟

چیف مسٹر اسکو " بلڈلس آپریشن " (Bloodless operation) کہتے ہیں ۔ کیا پنڈت سدر لعل حی کے بیان کو صحیح تسلیم کیا جائے یا آئریل چیف مسٹر کے بیان کو ؟

اب میں دوسری چیز کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ ۳۱ - آدر سے قبل لوگوں کو ملازمتوں پر رجوع ہونے کی نوٹس دی گئی ۔ لیکن حوالہ ۲۸ - آدر سے بھی پہلے حاصر ہوئے انہیں رجوع نہیں کیا گیا اور مسٹر سے ہماری آرمی کا تعلق ہونے کے باعث ہماری آرمڈ پولیس کے لوگوں کو ہٹا دیا گیا ۔ حالانکہ ان کے تجربہ سے فائدہ ہو سکتا تھا ۔ لیکن افسوس ہے کہ حکومت نے اس کا خیال نہیں کیا ۔ میں حکومت کو اس طرف رجوع کرتا ہوں کہ میٹارٹی کمیونٹی کو ستایا جا رہا ہے اور حوالے سہارا لوگ ہیں ان کے ری ہیا بیلٹیشن کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی ۔ قانون کا منسا یہ ہوتا ہے کہ قانون سے کے بعد اس کا امپلیمینٹیشن ہو ۔ لیکن کانسٹی ٹیوشن کا نفاذ ہونے کے پہلے ہی یہ طے کیا گیا کہ میٹارٹی کمیونٹی کے لوگوں کو ملازمتوں میں ۱۲ ۱/۲ فیصد ملازمتیں دی جائیں ۔ حوالہ لوگ پہلے سے ملازمتوں میں ہیں یعنی میٹارٹی کمیونٹی کے لوگ ان کو ہٹایا نہیں جاسکتا البتہ ان کے جدید نقراب اس وقت تک نہیں ہو سکتے جب تک کہ ریشو (Ratio) برقرار نہیں ہو جاتا ۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا ۔ بلکہ مختلف مہابوں سے اور مختلف طریقوں سے ان لوگوں کو ہٹا دیا گیا ۔ ان پر الزامات لگائے گئے اور مقدمات چلائے گئے ۔ لیکن دو تین برس کے بعد بعد کارروائی مقدمات کو واپس لے لیا گیا ۔ جب وہ لوگ ناعزت بری ہو گئے تھے اور ان کے خلاف الزام نہیں تھا تو حکومت کا فرض تھا کہ وہ ان کو ملازمتوں پر واپس لیتی ۔ لیکن حکومت نے ایسا نہیں کیا ۔ حالانکہ حکومت کا دعویٰ ہے کہ وہ میکولبرم پر عمل کر رہی ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں عرض کروں گا کہ تعلیم میں بھی میٹارٹی کمیونٹی کے ساتھ بڑا ظلم ہوا ہے ۔ اور مختلف طریقوں سے زباندانی وغیرہ کے سلسلہ میں انہیں ہٹا دیا گیا ۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ انہیں نوٹس دی جاتی کہ وہ زبان سیکھیں لیکن انہیں یک دم ہٹا دیا گیا ۔ اور ایسی نا دار طالبات جن کو سواریاں مہیا تھیں وہ ہٹ کر دی گئیں ۔ انکی بیسیں بڑھا دی گئیں ۔ اور جو تعلیمی سہولتیں تھیں حتم کر دی گئیں ۔ اب یہ کہا جا رہا ہے کہ شہر میں حوالہ آرٹس اینڈ کرافٹس (Arts and Crafts) کا اسکول ہے اسے سکندر آباد کو منتقل کیا جائے ۔ گویا اب حوالہ سینکڑوں بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ محروم ہو جائیں گے ۔ میں اس سلسلہ میں ایک اور بات یہ کہا چاہتا ہوں کہ سی ۔ آئی ۔ ڈی کے حوالہ کو تو ال ہیں ان سے حوالہ میٹارٹی کمیونٹی کے لوگ ملنے جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ پاکستان میں تمہارا مقام ہے ۔ پاکستان جاؤ ۔ تو میں یہ پوچھتا چاہتا ہوں کہ کیا ہندوستان میں ہمارے لئے کوئی جگہ نہیں ؟ کیا ہم ہندوستان میں مساوی حقوق کے حقدار نہیں ؟ میں نہیں سمجھتا کہ کانسی ٹیوسن یا کسی دین الاوایی قانون کے تحت ہمیں جالے پر مجبور کیا جاسکتا ہے ۔ میں حکومت سے یہ خواہش کر رہا ہوں کہ وہ ایسے عہدہ داروں کو سخت سے سخت سزائیں دے ۔ اور انڈکٹڈ وومن (Abducted Women) کو ان کے متعلقہ لوگوں کے پاس بھیجیے کا مناسب انتظام کرے ۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ مسٹر اسپیکر۔ کٹ موشن پر بحثیں ہوئیں۔ دونوں جانب سے۔ مختلف آئریبل ممبرس نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جو ڈیموکریسی میں عقیدہ رکھتے ہیں۔ میں ان تمام بحثوں کا سواگت کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ جب اپوزیشن کی جانب سے کٹ موشن پیس ہوتا ہے یا بحث کے بارے میں بحث ہوتی ہے تو تلح الفاظ یا ترش الفاظ استعمال ہوا کرتے ہیں۔ اور اس طرح ممکن ہے کہ کبھی جواب دیے میں ترش الفاظ کا استعمال لازمی ہو جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ میں نے بھی کچھ ترش الفاظ استعمال کئے ہوں ۲۷ سال میں نے وکالت کی ہے۔ وکالت کی بحث میں ترش الفاظ کا استعمال جیسا کہ سمجھا جا رہا ہے کبھی کبھی ہوتا ہے۔ اور مجھے اسکی عادت ہے۔ کبھی کبھی میں بحث کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو یقیناً ایسے موقع پر ترش الفاظ میں نے بھی ممکن ہے استعمال کئے ہوں اور انکا استعمال کرنا جائز ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ نہ شرطیکہ ان پارلیمنٹری نہ ہوں۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ نہ شرطیکہ ان پارلیمنٹری نہ ہوں۔ اسکو میں قبول کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ میں نے کوئی ان پارلیمنٹری لفظ کم از کم اس اسمبلی ہال میں استعمال نہیں کیا۔ ہوسکتا ہے کہ بھر بھی کچھ کہا ہو۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ کیا جھوٹ کا لفظ ان پارلیمنٹری میں ہے ؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ یہ لفظ لائی (Lie) کے معنوں میں آتا ہے۔ اور لائی ان پارلیمنٹری میں ہے۔ میں ایک لفظ بھول رہا ہوں غالباً اسے پارلیمنٹری زبان میں ٹرمینولوجیکل ان اکرا کٹینیوڈ (Terminological Inexactitude) کہا جاتا ہے۔ لیکن مجھے یہ کہنے کی اجازت ہوتو میں کہوں گا کہ جس میں محسوس کرتا ہوں کہ ایک بے بیاد واقعہ کا الیگیشن کیا جا رہا ہے جس کو میں کم از کم بالکل جھوٹ سمجھتا ہوں تو ایسا کہا ان پارلیمنٹری میں ہے۔ جہاں اس قسم کی بے بیاد چیروں کا اعادہ ضرورت سے زیادہ کیا جاتا ہے وہاں پر میں بھی مشتعل ہو جاتا ہوں اور مجھے بھی کہنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر کئی سچائیوں میں ایک جھوٹ ہو تو اس سے کوئی اثر نہیں لیا جاسکتا۔ لیکن اگر اس کا پرسنٹیج زیادہ ہو تو اسکا جواب دیتے ہوئے مجھے بھی مشتعل ہو کر کچھ کہا پڑتا ہے۔ قبل اسکے کہ اسکو سیریلی (Serially) طریقہ کے لحاظ سے لوں میں یہ کہوں گا کہ ان کٹ موشن میں بہت کچھ غلط فہمیان کام کر رہی ہیں۔ اسکی وضاحت کرنے میں مجھے کچھ زیادہ ٹائم کی ضرورت ہوگی۔ کٹ موشن لینے کے پہلے سب سے آخر میں جن آئریبل ممبر نے تقریر کی اور سیکولر یزم کے بارے میں اعتراض کیا ہے سب سے پہلے اس کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ میں نہایت پرزور طریقہ پر اسکی تردید کرتا ہوں کہ حیدرآباد کی گورنمنٹ سیکولرزم کے اصول سے باہر جا رہی ہے یا حیدرآباد کی گورنمنٹ کی کمیونل پالیسی ہے۔ میں اعداد و شمار بتا سکتا ہوں۔ پولیس اپکشن کے عین بعد جو گورنمنٹ حیدرآباد میں قائم ہوئی وہ بلٹری گورنمنٹ کا راج

بھا اور اسکے بعد ویلوڈی گورنمنٹ فائمن ہوئی اور اوسکے بعد یہ الکنڈ گورنمنٹ فائمن ہوئی۔ اسکے متعلق نہ حوکما حا رہا ہے کمیونسٹوں کا راج ہے نہ بالکل عاظ ہے۔ میرے دوست بہت متاثر ہیں۔ میں بھی متاثر ہوا ہوں اس امر سے۔ پولیس انکس کے عین قتل حس طرح میٹارٹی کمیونٹی کے لوگوں پر ظلم و ستم کیا گیا قتل و غارتگری کا سکار بنایا گیا تھا اسی طرح پولیس انکس کے بعد کچھ بہانہ پر میٹارٹی کمیونٹی کے لوگوں کو اس کا حمیاء بھگتنا پڑا۔ لیکن نہ ان لوگوں کا کام بھا جو ایک دوسرے کے انتقام کے حد سے معمور تھے۔ اسکی وجہ سے حیدرآباد کی حکومت برکمو بلرم کا الزام عاظ ہے اور میں کہتا ہوں کہ ایک حد تک ناسکرگراری ہے۔ میں ان جیروں کی تفصیلات میں ملانا چاہتا کہ حیدرآباد کی گورنمنٹ نے حیدرآباد کی کانکرس ارگنٹ ٹرسس نے یا اور سیاسی جماعتوں نے جن کا مطمح نظر غیر فرقہ وارانہ سکولر اسٹیٹ کا قیام بھا مسارٹی کمیونٹی کے ان لوگوں کی تکالیف کو جن بر غیر سعوری طور پر بلا وجہ مطالبہ ڈھائے جارہے تھے کس طرح دور کیا۔ میں ان تمام تفصیلات کو بتانے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ لیکن جن جیروں کی طرف اشارہ کیا گیا کہ کسی کو گرفتار کیا گیا اور کسی ملازم کو ناوجود وقت پر حاضر ہونے کے ملازم میں ہیں لیا گیا تو میں کہوں گا کہ ان ساری جیروں کی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ کسی بھی حکومت میں صد فی صد عدل و انصاف ہے جس موقع کا وہ اظہار کر رہے ہیں ناسمکن ہے کہیں کہیں ہوسکتا ہے کہ غلطیاں ہوئی ہوں۔ لیکن حکومت جن ان غلطیوں کی نثاء پر الزام لگانا غیر صحیح اور ناسا ہے۔ میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ ایک آئریل ممبر نے ایک حملہ کی طرف اشارہ کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ کمیونسٹوں (Communalism) قائم رکھنے کی کوسس کی جارہی ہے۔ مثال کے طور پر کہا گیا ہے کہ پرائمری اسکولوں کے ٹیچرس کو علحدہ کر دیا گیا ہے۔ پرائمری اسکول کے ٹیچرس کو ایک علحدہ میں کیا گیا ہے بلکہ اوکو دو سال کا موقع دیکر علحدہ کیا گیا ہے۔ یومی علحدہ میں کیا گیا۔ میں نہیں بلکہ آدھی دسواہ دیکر امتحانات پاس کرنے کا موقع دیا گیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس کے ناوجود اعتراضات کی کوئی گنجائش ہوسکتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کیا یہی سکولرزم ہے۔ ان کو کافی مواقع دئے گئے اس کے ناوجود وہ قابلیت کے اس معیار پر نہیں پہنچے جو گورنمنٹ نے مقرر کیا تھا تو کیا گورنمنٹ انکو ٹھا کر منصب دیا کرتی؟ کیا ان کی نا قابلیت کے ناوجود انکی دسواہ جاری رکھی جاتی؟ اور ان کو مصداق بنا دیا جاتا؟ آپ مصداقوں کے بھی بوجلاف ہیں۔ آئی۔ سی۔ ایس کے عہدہ داروں کی دسواہیں آب گھٹانا چاہتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ چاہتے ہیں کہ ایسے ناقابل لوگوں کو انکی نا قابلیت کے ناوجود پرورس کیا جاتا رہے میں سمجھتا ہوں کہ آئریل ممبر کا ریمارک یا تو کسی غلط فہمی کی نثاء پر تھا یا انہوں نے شعوری طور پر جن بوجھ کو یہ ریمارک کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس انکے اس ریمارک سے قطعاً متاثر نہیں ہوسکتا۔

عثمان آباد کے متعلق کہا گیا۔ عثمان آباد میں ضرور نقصان ہوا ہے۔ اس کا اعتراف گورنمنٹ کو خود ہے۔ اس کی تلافی کے لیے اور وہاں کے مصیبت زدوں کو معیشت سے چالے اور ری ہیا بلیشن کے لیے سنٹرس کھولنے گئے ہیں۔ وہاں کی عریب لڑکیوں کی

شادیوں کے لئے روپے دئے گئے ہیں۔ بچوں کو اسکالرشپس (Scholarships) دئے گئے ہیں۔ ان واقعات سے حتماً دکھ اور درد آریبل معمر کو ہوا ہے میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ مجھے اور میرے دوستوں کو اس سے کچھ کم تکلیف نہیں ہوئی بلکہ میرے دوست سے زیادہ ہمدردان میں ان لوگوں کے ساتھ رکھتا ہوں۔ میرے دوست نے یہ بھی کہا کہ حیدر آباد کے عہدہ دار کمیونل مائنڈڈ (Communal minded) ہیں۔ میں اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ تمام عہدہ دار اہل قسم کے ہیں۔ ہاں ممکن ہے کہ حیدر عہدہ دار کمیونل مائنڈڈ ہوں جیسا کہ گندسہ زمانہ میں تھے۔ میں کہوں گا کہ اس قسم کے ریمارک کرنا کوئی صحیح بات نہیں ہے۔ اس سے اچھی فصاحت پیدا نہ ہو گی۔ اچھی فصاحت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جبکہ ایک دوسرے سے ملیں اور پیچھے سے مقصود کو اسے دلوں سے نکالنے کی کوشش کریں۔ بجائے اس کے گندسہ ناتوں کو بار بار دھرانا میں نہیں سمجھتا کہ کسی صحیح راستہ پر لیجا سکا ہے۔

اس کے بعد سب سے پہلے میں کٹ موٹن نمبر ۱ کے متعلق دو دن میں عرض کروں گا۔ آریبل معمر نے ۱۰ لاکھ ۱۹ ہزار ۸ سو روپے کم کرنے کی تحریک دس کی ہے۔ انہوں نے اس میں دست بند کے لئے جو (۱۹۸۰) روپے ہیں انکو شامل کیا ہے۔ ساڑھے سات لاکھ رسوم داران کو اور ساڑھے ساٹھ لاکھ سیول ٹیم کو جو ملتے ہیں یہ دونوں ملکر ۱۰ لاکھ روپے ہوتے ہیں اس طرح ان بیوں مذاہ کو ملا کر پندرہ لاکھ انیس ہزار آٹھ سو روپیوں کے ریڈکشن (Reduction) کی تحریک ہے۔ دست بند اور رسوم کے بارے میں ایک ہی جواب دوں گا۔ کہا گیا ہے کہ دست بند داروں کو دست بند اور رسوم داروں کو رسوم کا جاری رکھنا ریسیدارہ دھیب کا تہہ دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ میں ان آرگیمینٹس (Arguments) کو دھرانا نہیں چاہتا بلکہ صرف فیکٹس (Facts) آپ کے سامنے رکھتا چاہتا ہوں۔ یہ دست بند ہے کیا حیرت؟ آرٹنل لیڈر آف دی یو۔ ڈی۔ ایم۔ کو غلط فہمی ہو گئی تھی کہ حضور نظام کے پاس کوئی رقم دست بند کے نام سے عطایا دینے کے لئے رکھی گئی ہے۔ یہ غلط ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ پیچھے زمانے میں جو لیڈ لارڈس تھے۔ جو حاجیردار تھے انہوں نے اپنے پاس اسے حرجیے سے نالاب بنوائے۔ انکا پانی انکے ہی زمینات کو سیراب نہیں کرتا تھا بلکہ گورنمنٹ کی دوسری رعایا کے زمینات بھی اس پانی سے سیراب ہوئے تھے اس لئے ان تالابوں کی تعمیر و بریم کی ذمہ داری ان لوگوں پر رکھی گئی تاکہ آیا کٹ کے زمینات کو پانی سیراب کرنے کے قابل رکھا جائے۔ اس بارے میں انہیں جو اسناد دئے گئے تھے ان میں یہ لکھا گیا تھا کہ ”باقام شمس و قمر“ یعنی چاند اور سورج جب تک ہیں وہ اس سب کے بدرجہ حقوق سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ یہ رعایت انکے ساتھ مدت میں کی گئی تھی بلکہ حوتالاب انہوں نے اپنے پیسے سے تعمیر کئے تھے اور خوش رویش وہ ادا کر رہے ہیں اس کا معاوضہ ہے (۱۹۸۰) روپے جو اس وقت زبانی کے ہیں اسکے بعد کے زمانے میں بند ہو گئے اور اب وہ اپنے اخراجات سے مستحق ہیں کی مرمت کر رہے ہیں اس لئے آج تک دیا جا رہا ہے اس کے ابالیشن سے متعلق اظہار رائے کیا گیا ہے۔ حکومت کو اعتراض نہیں ہے۔ اس کے لئے لیجسلیشن آنے والا ہے حکومت اس رجحان کے خلاف

ہیں۔ لیکن اس کو بد کرنے کے بعد خود حکومت پر اوں نالانوں کے تعمیر و ترمیم کی ذمہ داری عائد ہو گئی۔ اس کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے اس بل کو حکومت اسمبلی میں پیش کرنی چاہیے۔ لیکن اب چاہیے ہیں کہ فوری کچھ نہ کچھ کر دیا جائے۔ اس طرح سے اس کو چلایا جاسکتا۔ کسی معمولی ایگریکچرل آرڈر (Executive Order) کے ذریعہ دسمند کو بند نہیں کیا جاسکتا۔

رسوم داروں کی فوری تعداد (۳۵۴۸) ہے اور ان کے لئے ساڑھے سات لاکھ روپیوں کی رقم ہے۔ سالانہ انک مرہمہ رسوم ملتا ہے۔ یہاں بھی انک طرف دسمکھ میں اور دوسری طرف دسماندے میں۔ میں بھی حکومت حیدر آباد کا ایک دسماندہ ہوں۔ آرٹل لندر آف دی بی ڈی۔ دب بھی (Laughter)۔

آرٹل لندر آف دی بی ڈی۔ ایف۔ اسکو انالس کر کے لئے بار ہیں۔ میں حیدر آباد کا حنف مسٹر بھی ہوں اور دیسپانڈیہ بھی۔ مجھے بھی ساڑھے تین سو روپیے رسوم کے طور پر ملے ہیں۔ اس میں اور بھی حصہ دار ہیں وہ اپنا حصہ لیتے ہیں۔ میں بھی اس کے لئے بار ہوں۔ کون کھاتا ہے کہ رسوم داروں کا رسوم بند نہ کیا جائے۔ ریوسو ڈنارٹ میں اس بل کا ڈرافٹ تیار ہو رہا ہے۔ میں صرف اپنا چاہتا ہوں کہ دراصل صبر سے کام لیتے۔ انورس اگر یہ سمجھکر یہاں آئے کہ برسرِ خدمت حکومت زمیندارانہ دھیم رکھی ہے۔ حاکم دارانہ دھیم رکھی ہے تو اس کا جواب کوئی نہیں ہو سکتا وہ یہ نہیں سمجھے کہ گورنمنٹ خود ان تمام چیزوں کو روئے عمل لانے والی ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیسپانڈیہ۔ عمل خود ثبوت ہے۔

Action is the reply

Shri B. Ramkrishna Rao . And action will come in time

صبر کی ضرورت ہے۔ صبر کا نھل مٹھا ہونا ہے۔ اس کے لئے لیجسلیس کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے نکسٹ سیشن میں لیجسلیس آئے گا۔ نہ صرف نہ بلکہ اب سی چیزیں ہیں جن پر غور کرنا ہے۔ رسوم داروں کا سوال ایسا ہے کہ اس کے لئے کس گرانٹس کا مسئلہ زیرِ غور ہے۔ نصیغہ مال اس پر غور کیا گیا ہے اور سرریشہ فنانس لے بھی غور کیا ہے۔ گورنمنٹ ایک جوائنٹ کمیٹی (Joint Committee) ٹھا کر رسوم داروں اور منصب داروں کا مسئلہ کرے والی ہے۔ رسوم دار کی اس گرانٹس پاتے ہیں اور اسی طرح منصبدار بھی ماہوار بائے ہیں وہ بھی خدمت ادا نہیں کرے۔ دونوں کی صورت ہمیں ایک ہی ہے۔ اس لئے ان دونوں مسائل پر انک ساتھ غور کیا جائیگا اور انکو ایک ساتھ پیش کیا جائیگا۔ پالیسی کی حد تک گورنمنٹ کو احکامات ہیں۔ ٹیری ٹوریل اینڈ بولیٹیکل سسٹمز کی مدد کے تحت جو گرانٹ مانگا گیا ہے اس میں وہ شامل ہے۔ (۲۷) لاکھ روپیے منصب کے تحت آتے ہیں۔ (۶۴۷) منصبدار ہیں اور ماہوار یا بیوسہ داروغہ (۱۵:۱۳) ہیں۔ اس طرح تقریباً (۸) آدمیوں کا معاملہ ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں معاوضہ حاکم منصب دیا گیا ہے اور بعض ایسے ہیں جو ماہوار ادھار خاص کی تعریف میں آتے ہیں اور بعض امتیازی ہیں۔ ان سارے منصبداروں

کے بارے میں خارج کر کے نصیہ کرنا ہے کہ انالیس کے لئے کیا قواعد نافذ کرنا چاہئے؟ ان تمام باتوں پر غور ہو رہا ہے۔ ہم ڈیموکریسی (Democracy) کے اصولوں کو مانتے ہیں۔ اگر اسٹال کی طرح میں بھی کوئی آرڈینس دے سکتا یا ٹوٹیوٹیرس کیسٹ (Totalitarian Cabinet) کی طرح یہ کیسٹ کوئی فیصلہ کر سکتی تو اتنا ہوجکا ہوتا لیکن یہ ان دی ڈیجری آف ڈیٹنس (In the nature of things) (Impossible) ہے۔ منصوبوں کے ختم کرنے کا بھی وہی طریقہ احساں کرنا ہوگا جس طرح جاگیرداروں کے لئے ایک کمیٹی بٹھا کر انکے مطالبات کو سکران کا نصیہ کیا گیا۔ اسی طرح منصوبوں اور رسوم داروں کو ختم کرنے کا بھی یہی طریقہ ہوگا انکی سکاٹیں سی حائیکی اور ان پر غور کیا جائیگا آخر وہ بھی تو رعایا کے ایک حرو ہیں۔ وہ بھی اسٹیٹ کے سبکدوش ہیں۔ اس پر غور کرنا ہے کہ انکے حقوق لیگی تسلیم کئے جاسکتے ہیں یا نہیں کیونکہ انکے حقوق حاصلہ کو ختم کرنا ہے اور لکوئیڈٹ (Liquidate) کرنا ہے۔ انکے اعراضات بھی موسس لسا ضروری ہے۔ مسندداروں کی ایک کمیٹی ہائی گئی ہے۔ انکا ایک ڈیوٹی (Deputation) میرے پاس آیا تھا وہ اپنے کیس کوریپرینٹ (Represent) کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو اسکا موقع نہ دیکر نہ یک حسس قلم انکو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے لئے اسمبلی میں قانون آئیگا۔ اکامی کمیٹی نے حکومت کے سامنے حور کمڈیشنس رکھے ہیں ان پر بھی غور ہوگا۔ اکامی کمیٹی نے ایسی سفارسات میں کسی چیز کو بطر انداز کر دیا ہے تو اس پر بھی حکومت کو غور کرنا ہوگا۔ ایسی بہت سی دقتیں ہیں۔ ان دقتوں کو نکالنے کی کونسن کی حائیکی۔ رسوم دسبند اور مناصب ان بیوں چیزوں کے بارے میں میں یہ عرض کر دیا چاہتا ہوں کہ حکومت آج کے لئے سے متفق ہے۔ ان کو ختم کرے کے لئے حلد سے جلد قانون اسمبلی میں پیس ہوگا۔ اب بھی یہ بات کہ اس سال کے بحث میں یہ چیزیں رکھی گئی ہیں نو ظاہر ہے کہ جب تک کہ یہ چیزیں قانون کے دریمہ ختم نہ ہو جائیں گی ان کے لئے بحث میں گنجائش رکھا ہی ہوگا۔ انکو ادا کرنا ہوگا۔ اگر اس سال کے اندر قانون نہ آئے تو ایسی صورت میں کیا عمل ہوگا یہ الگ بات ہے۔ بہر صورت چونکہ موجودہ حال میں وہ جاری ہیں مسندوں میں ہوئے ہیں اس لئے ان کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔ مجھے یہ ہے کہ آئندہ سال بحث میں یہ رقم نہ رہے گی۔

اسکے بعد میں ان کٹ موسس کی طرف رجوع ہوتا ہوا جن کے بارے میں جنرل بحث کی گئی۔ اس میں شک نہیں کہ عالی جناب نے یہ اشارہ کیا ہے کہ کسی اسپیسفک کٹ موسس (Specific cut motion) پر اسپیسفک (Specific) طور پر بحث ہوئی چاہئے لکن جنرل بحثیں ہوئی ہیں اس لئے میں انکے بارے میں جنرل طور پر کہوں گا۔ میں انہیں سیریل طریقہ پر لیتا ہوں۔ کٹ موسس کے مستند اور رسوم کے بارے میں ہے اسکے ساتھ ہی سیول ٹیم آفیسر (Civil team officers) کا بھی ذکر ہے۔ کٹ موسس، ٹیم ۲ ہے۔ اس میں اسپیسفک کٹ موسس ۱۹۴۸-۴۹ کا بھی ذکر ہے۔ کٹ موسس ۱۸-۱۹ ہے۔ اسپیسفک کٹ موسس ۱۹۴۸-۴۹ کا بھی ذکر ہے۔ پولیس ایکشن شروع ہوا۔ اسپیسفک کٹ موسس ۱۸-۱۹ ہے۔ اسپیسفک کٹ موسس ۱۹۴۸-۴۹ کا بھی ذکر ہے۔

سے یہاں سول انکس شروع ہوا۔ کسی نوعیت سے بھی ہو مگر گورنمنٹ آف انڈیا نے اس نارخ سے یہاں سول انتظامات شروع کردئے۔ یہاں سیول ٹیم آفیسرس بھجوائے گئے انکے ساتھ جسس۔ ڈرائیورس۔ کچھ سارڈنٹس بھی آئے۔ لیکن جیسے جیسے یہاں کے حالات میں تبدیلیاں ہوئی گئیں اور حالات نارمل ہونے لگے سول ٹیم آفیسرس واپس ہونے لگے۔ اور اب ریونیو ڈپارٹمنٹ میں صرف ۳ کلکٹرس یوین کے موجود ہیں۔ ایک ورنگل بر۔ انک کرم نگر بر۔ اور انک رائجور بر۔ ۳ ڈپٹی کلکٹرس ہیں۔ انہیں بھی واپس بھجادیے کا ہدف ہوا ہے۔ اور غالباً اس مہینے کے آخر میں یہ ڈپٹی کلکٹرس واپس چلے جائیں گے۔ انک برسٹل اسسٹنٹ ہیں جو سول ٹیم آفیسرس کے ساتھ آئے تھے وہ موجود ہیں۔ ہ تحصیلدار موجود ہیں۔ ناٹک واپس بھجادیے گئے۔ مسٹریل اسٹاف جو انکے ساتھ آتا تھا ان میں ۱ کلرکس ہیں۔ ان میں سے ۳ موجودہ سروس میں انراہ (Absorb) کے لئے حاجت ہے۔ ناٹک (۶) واپس چلے جائیں گے۔ جو سیل سروس آئے تھے انکی تعداد (۳۳) ہے۔ انکی سروس ٹمپری (Temporary) ہیں اگر انکی ضرورت سمجھی جائے تو انراہ کر لیا جائیگا ورنہ نہ بھی واپس کردئے جائیں گے۔ ہر حال ریپائرنس کا راسس سری سے جاری ہے۔ پولیس ڈپارٹمنٹ میں بھی اسے لوگ واپس کردئے گئے ہیں اب بھی کچھ تعداد پولیس ڈپارٹمنٹ میں ایسی ہے۔ ان کا حتمی حرج ایک لاکھ کچھ ہزار روپیے ہے۔ اس وقت جو بحث یس ہے اس کے بارے میں بھی کچھ آفیسرس واپس ہوئے ہیں۔ اس لئے اس ایٹم میں مرید پچ کی گھاس ہے۔ بحث میں ان کے لئے گھاس اس وقت تک رکھا پڑیگا جب تک کہ نورے نہ چلے جائیں۔ مجھے یقین ہے کہ حد مہسوں میں بلکہ مہینے دیڑھ مہینے میں ۳ ڈپٹی کلکٹرس واپس چلے جائے والے ہیں۔ سول ٹیم آفیسرس کے لئے بٹول وغیرہ کے جو اخراجات ہیں میں نے انکی تفصیلات معلوم کرنے کی کوشش کی۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ صرف سیول ٹیم آفیسرس کے لئے ہی ہیں بلکہ ویرس (Various) آفیسرس جو باعراض لا ایڈ آرڈر دورہ کرتے ہیں ان کے لئے بھی ہیں۔ اس میں آئندہ اور بھی کمی ہو سکتی ہے۔ اس مسئلہ پر حکومت غور کر رہی ہے۔ حکومت کا یہ خیال ہے کہ اس میں کامی نہ کی جائے۔ وہ ضرور اکائی کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس مد میں حتیٰ تراویس (Provisions) رکھے گئے ہیں مجھے اسد ہے کہ ہم سال بر ہم آک کو نہ تاسکیں گے کہ انی رقوم حرج نہیں ہوئی ہیں بلکہ کم ہوئی ہیں۔ اس اعتبار سے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اب جو تقریباً دیڑھ درجن سیول ٹیم آفیسرس رہ گئے ہیں انکے بارے میں اعتراض کر کے اسپرکٹ موس لانا مناسب نہیں اور خودکٹ موس لانے والے ممبر شاید یہ ناب محسوس کریں اور اپنا کٹ موٹن واپس لئے لیں۔

اسکے بعد جو کٹ موسٹس سلسلہ میں ۳ سے ۸ تک ہیں وہ سب کے سب ریونیو ڈپارٹمنٹ کے مذاہ سے متعلق ہیں۔ کٹ موسٹس میں عام طور پر جن اسپیسفک پائنٹس (Specific points) پر بحث ہوئی ہے وہ لینڈ ٹینورس (Land Tenures) ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن (District Administration) اور ٹینسی پراہلم (Tenancy Problem) تک محدود ہے اس لئے میں ابھی پراہلم

پر ایسے حوالہ کا اظہار کرونگا۔ اگر میں ایک ایک کٹ موس کا جواب ہوں تو شاید زیادہ دیر ہو جائے اور میں اسکی ضرورت بھی نہیں سمجھتا۔ اگر میں اسے جواب میں آرہیل دوستوں کو مطمئن کر سکوں تو ضرور اس طرف حاؤنگ حس طرف حائے کہ ہم نے وعدہ کیا ہے اور حس طرف حائے کی امید اب بھی رکھتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ امید اب رکھتے ہیں یا نہیں کیونکہ ہم جسے معرر معرر کو یہاں سے ہیں ان سے ٹوٹی ایسی امید نہیں مائی جاتی۔ اور یہ آپ کو ہم سے سوسیلیزم (Socialism) کی طرف حائے کی امید ہو سکتی ہے۔ اب مردوروں اور وچس سے متعلق سوالات کرتے ہیں۔ اس قسم کی چیزیں تو ہم کہہ گئیں۔ میں انکا جواب دے رہا ہوں کہ ہاں۔ لیکن میں سمجھا ہوں کہ کچھ فنکشنس اینڈ فنکشنس (Facts and Figures) ایسے لوگوں کے سامنے دس کر دوں جو کسی رنگس عسک سے نہیں دیکھتے اور ایسے ہی لوگوں کو میں کسی حد تک مطمئن بھی کر سکا ہوں جس کا کہ میں نے وعدہ کیا ہے۔ میں اس وقت ڈسٹرکٹ اڈمنسٹریٹرس کے بارے میں کہہ رہا ہوں کیونکہ ریویو مسٹر بھی ہیں۔ اس نقطہ نظر سے ریویو کا جو اڈمنسٹریٹرس ہے اور اسکی حوصلہ صلابت ہیں ان سے جتنا میں واقف ہوں اور ان میں جتنے پتائیں ہیں میں نہیں سمجھتا کہ اب ان سے واقف ہیں کیونکہ ان سے میرا سمسندہ (سبب) ہے۔ میں یہ جانتا ہوں کہ ٹیل شوری کتی کارگزاران دے ہیں لیکن ایک طرف تو سیکڑوں برس سے جیلے آئے والے اس طریقہ کی سادہ کیونکہ دہلی ہو گئی ہیں اور دوسری طرف حس طرح کہ ٹیٹائے ہوئے جراع گل ہوئے سے پہلے بھڑ لے رہے ہیں اسی طرح وہ انسٹیٹیوٹس (Institutions) بھی آج کچھ کم ہیں کر رہے ہیں۔ جیانیچہ میں نے گرد اوروں کی ٹریسنگ کلاس میں ان لوگوں سے کہا تھا اور انکو وارن کیا تھا کہ آج اب لوگ اسکولوں اور کالجنوں سے نکلے ہوئے بوجواں ہیں۔ گرداوری اور مال کی ٹریسنگ بھی آپکو دی گئی ہے لیکن اب کو دوسرے استاد ملیں گے جو کسی اور قسم کی ٹریسنگ دیں گے جس سے کہ آپکو دور رہا جائے اور جینا چاہئے۔ یہ میں نے وارنگ دی بھی۔ غرض کہہ کی یہ ہے کہ جتنے مطالبہ کرتے ہیں۔ جتنا دھوکہ وہ دیتے اور حس حس طریقہ سے وہ رعانا کو نقصان پہنچاتے ہیں وہ حکومت کے پیش نظر ہے۔

“In fairness I must say that this was a problem even before the past Government.”

جیانیچہ ہماری سابقہ گورنمنٹ نے اسکو عہدہ جاری نہیں رکھا تھا کیونکہ ان کو بھی اس کا احساس تھا اور آج سے دس بارہ سال پہلے پٹیل پٹواریوں کے ہریڈیٹری سسٹم کو ختم کرنے کی اسکیم گریکس کے بیٹس نظر تھی کہ لیجسلیٹس (Legislation) کے ذریعہ اسکو ختم کرایا جائے۔ لیکن حونی انہوں نے یہ قدم اٹھایا پولیٹیکل کمیڈیشن بدل گئے اور انکو یہ اسکیم اور لیجسلیٹس پوسٹ پون (Postpone) کرنا پڑا۔ یہ سب ریکارڈ میں موجود ہے۔ لیکن گذشتہ سال سے ہم نے پھر اسکو اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ کیونکہ یہ اسکیم از اس ضروری ہے اور جو قانون اس ضمن میں بنایا جا رہا ہے اس کو ہاؤس کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ ہاؤس آزادانہ یہ ہے کہ پٹواری۔ مالی پٹیل

اور پولیس نٹل ان دین آدموں کو حوکہ ہرگاؤں میں رہے ہیں کم کرکے مالی نٹل اور پولیس نٹل دو آدمی مقرر کئے جائیں۔ نہ مرا ذاتی حیا ل ہے اور اکامی کمیٹی (Economy Committee) کی بھی یہی سمارس ہے۔ لیکن اس میں دو طرح کی امپلیکیس (Implications) ہیں ایک تو مالی امپلیکیس اور دوسری ڈسٹریٹو اسلکس۔ ڈسٹریٹو (Administrative) مسکلاب اس میں یہ ہیں کہ ایک دم سے ۲۲ ہزار گاؤں کو سرکس میں تقسیم کیا جائے تو بھی قریب قریب ساڑھے چھ ہزار نٹاریوں کی ضرورت ہوگی اور دوسرا اہم سوال جو پیدا ہوگا وہ یہ ہے کہ موجودہ لوگوں کو حب نکال دیا جائے گا تو پھر ان امپلائمنٹ (Unemployment) کا سوال اٹھے گا۔ اگر ہم موجودہ ان امپلائڈ لوگوں کو انکی جگہ مقرر کریں اور انکو پٹواری گری دیں تو اس میں انتظامی مسکلاب کا ہم کو سامنا کرنا پڑیگا۔ کیونکہ انکو ۳۲ رجسٹراب رکھے پڑتے ہیں۔ ان رجسٹراب کی جانہ بری کری پڑتی ہے۔ آج بھی نٹل نٹاریوں کے لئے جو امتحان رکھا گیا ہے اس امتحان کو پاس کرنا پڑتا ہے۔ ان تمام جیروں کی تکمیل ضروری ہے۔ حی کہ گماسوں کو بھی امتحان پاس کرنا پڑتا ہے۔ ایک بڑی دقت یہ بھی ہے کہ اصلدار جیسے بہ سے لوگ (بہرہ) ۶۰ فیصد) ہیں جو خود کام نہیں کرتے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ برائے زمانہ میں وہ گاؤں کے راجہ حال کئے جاتے تھے۔ لیکن اب ہوتا یہ ہے کہ انک کا سٹیل جانا ہے اور کہتا ہے کہ نٹل کو بلاؤ۔ نٹواری کو بلاؤ اور ایسے بہ سے کاسلیمش دیتا ہے۔ چونکہ نٹل نٹاریوں کی بھی سلف ریسپکٹ (Self-Respect) ہوئی ہے اسلئے اصلدار خود کام نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے طرف سے ایسے آدمی کو مقرر کرتے ہیں جو ان کاسلیمش کو س سکتا ہے اور خود باک گروپ میں رہ کر کام کرتے ہیں۔ ان تمام جیروں کے بارے میں میں آنکوانڈیکیش (Indication) دیا جاتا ہوں۔ اور جو پروپول رپر عور ہے وہ یہ ہے کہ سرکس (Circles) سائے جائیں۔ اگر ہر موضع پر پٹواری کو نہ بھی رکھا جائے تو یہ سرکس ۶۵ یا ۶۴ ہوتے ہیں۔ اسکے بارے میں بورڈ آف ریونیو (Board of Revenue) کو لکھا گیا ہے اور کام شروع ہونے والا ہے۔ ان سرکس کو سائے کے بعد ٹریننگ کلاسز (Training Classes) کھولے جائیں گے اور نہ کام ایک سال میں ختم ہوگا اسلئے تین یا چار سالہ پلان مرتب کرنا ہوگا تاکہ کم سے کم ایک ہزار آدموں کی تربیت کا انتظام ہو سکے اور حب وہ بنیاد ہو جائیں تو انکا مقرر کیا جاسکے۔ ان تمام دمہ داریوں کے پیش نظر جو کہ نٹل پٹواریوں کے بموجب ہیں مثلا مالگری و وصول کرنا۔ لیوی وصول کرنا۔ گاؤں میں لائیڈ آرڈر ناف رکھنا۔ میونسپل میٹرس کے علاوہ سرکاری لوگوں کی آؤ بھگت ہے تو یہ ساری چیزیں اسکے اسکیل میں سے تو نہیں ہو سکتیں یقیناً ان پٹہ کی رہنمائی سے جو کہ رعایا کے سدار ہونے سے پہلے انکے قصہ میں چلی گئی تھیں ان احراجات کا نار برداشت کیا جاتا ہے میں یہ ہیں کہتا کہ ان میں اچھے لوگ نہیں ہونگے۔ بعض اچھے بھی ہونگے اور بعض کا صبر چہتا بھی ہوگا۔ عرصہ اس سسٹم کو نکالنے کے لئے

ہم کو ان تمام نراکشکل چیزوں پر غور کرنا ہوگا اور ریکروٹمنٹ کے طریقہ کا لحاظ بھی کرنا پڑیگا۔ جب ضروری لیجسلیٹس ہاؤس کے سامنے بیس ہوگا اس وقت تجاویز دس کئے جائیں گے اور صاحب ہونگے کہ اس فیوڈل وسٹیج (Feudal vestige) کو ختم کیا جائے۔ نایہ کہ اس ہرنڈیٹری سسٹم کو بدل کر کوئی اور بہتر ذمہ دارانہ طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی نٹواری یا گماسہ کوئی مس اڈمنسٹریشن (Misappropriation) کرنا ہے اور سرکاری رقم کا بصر کرنا ہے تو اصلدار اس کا ذمہ دار ہوتا ہے اور سرکاری رقم کی ناریاب کے لئے اس کا گھر حراج ہوتا ہے۔ اسکے پاس برس، حاور اور رسات وغیرہ سب کچھ بیچ دئے جاتے ہیں۔ اور سرکاری رقم وصول کی جاتی ہے۔ اب رہا سوال اسکی صحواہ کا جسکے سماع میں کہوہنگا کہ یہ مواضع کے پٹواری کو انک ٹو ہو جائے۔ ایک خبراسی کی صحواہ (۴ - ۵) روپیے ہو دیاہی پڑیگا۔ اس سے ہمارے بحث میں قریب قریب ۳۰ لاکھ روپیہ کا مرند نار عائد ہوگا لیکن حوصانات اس ہرنڈیٹری سسٹم سے ہو رہے ہیں اسکے مقابلہ میں ہم ۳۰ لاکھ روپیے کا نار برداس کر سکتے ہیں اور ہمیں اس میں کوئی فنانسل ڈیفیکلٹی (Financial difficulty) بھی نہیں ہے۔ یہ اسٹینڈرڈ ر (Stipendiaries) پٹواری ہونگے۔ انکے ہانہوں میں ہزاروں روپیے کے کلکسیس (Collections) ہونگے اور کس کالبر (Calibre) کے لوگ ہونگے کی قواعد کے تحت انکو رکھا جائے تاکہ سرکاری روپیہ انکے ہانہوں میں محفوظ رہے۔ ہم کو ان تمام حالات و واقعات کی پس بندی کرنی ہوگی۔ اس سلسلہ میں میں صرف ایک بات کہہ کر اپنی رفرر ختم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا بیٹ (Cabinet) میں اسارے میں پہلی حکومت کے زمانے میں بھی عور کا گیا۔ اس بات کو بتاتے ہوئے کیا بیٹ کے کسی راز کا اظہار نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بتانا یہاں ضروری ہے کیونکہ اس پچھلی حکومت کو بھی نسہات کی نظر سے دیکھنے والے موجود تھے۔ اور ویلوڈی حکومت کے زمانہ میں بھی کیا بیٹ نے اسکے متعلق سوچا اور اسکے پہلی رفرر (Preliminaries) ر عور کا گیا۔ اور اسات کو محسوس کیا گیا کہ ضروری لیجسلیٹس فوراً نافذ کیا جائے چاہئے کہ کرنی اینڈ وطن انالیشن ایکٹ کے عوبہ پر ہم بھی لیجسلیٹس کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ انڈیا کے دوسرے علاقوں میں یونیفارمٹی (Uniformity) نہیں ہے اور چونکہ مٹی میں بہ زیادہ پروگریسو لیجسلیٹس (Progressive legislation) ہوا ہے اسی نمونہ پر ہم لیجسلیٹس کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ سکر شاید میرے دوستوں کے روئنے کھڑے ہو جائیں گے کہ مٹی میں بھی کمپنیشن دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مٹی گورنمنٹ نے یہ سمجھا کہ یہ ایک پروپرائٹری رائٹ (Proprietary right) کا سوال ہے۔ حکومت قانون بلا کمپنیشن کے نہیں لیا جاسکتا اس لئے ہم کو بھی یہاں پر اوپن رکھنے کی ضرورت ہے۔

شری جی۔ ڈی۔ دتتا: کیا یہ فیصلہ انڈمانٹ کے بعد میں ہوا ہے ؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ امڈمنٹ کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ امڈمنٹ کے بارے میں میرے آرسل اور بڈیچے غلط فہمی ہوئی ہے۔ ۳۱ (اے) میں جو امڈمنٹ ہوا ہے اس کا اثر اسٹیشن پر ہے جسے کہ مدارس ہمارے ویرہ میں ہوا۔ کہیں یہ نہیں کیا گیا کہ تعمیرات کمپنیشن دینے کے وسیع لی گئی ہوں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے سکشن ۳۱ کے تحت تعمیر کمپنیشن دینے کے اسکو حتم کرنے کا اختیار شاید لیجسلیچر کو دیا گیا ہے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ میں نے یہیں پر تو آب غلطی کر رہے ہیں۔ حیر اس بحث میں حالے کی ضرورت نہیں۔ اگر اسامے میں کوئی قانون بنانا ہو تو حکومت کو اس ریلیگل اوپینن (Legal Opinion) لینی پڑیگی۔ ممٹی میں اس سکشن اے کے تحت ممکن ہے ایسا کیا جاتا ہو۔ لیکن جیسا کہ آپ سمجھتے ہیں پٹیل پٹا یوں سے اس محب میں رکھتا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ لکن ہم اس سے سنی تولیے سکتے ہیں۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ ہا بے۔ عزیر۔ میں اور روس کی مثال سب سے پہلے کہیں قائم کرنا چاہتے ہیں تو حیدرآباد میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پٹیل پٹواریوں کو سکشن ۳۱ کے حوالہ سے تعمیر کمپنیشن (Compensation) دینے حتم کیا جاسکتا ہے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ آرٹیکل ۹ میں پراپرٹی کی تعریف کی گئی ہے کہ رائٹ، ٹائٹل یا انٹریٹ جس میں ہو سکتا ہو وہ پراپرٹی کی تعریف میں آسکتا ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کا کمپنیشن دینا ضروری ہو جاتا ہے۔ وہ کاسٹی ٹیویشن کی خلاف ورزی ہوگی۔ وہ گورنمنٹ آف حیدرآباد کے لیگل اڈوائزر کے رائے دی تھی۔ اگر انکی رائے غلط ہو تو ہم گورنمنٹ آف انڈیا کے لیگل اڈوائزر سے رجوع ہو سکتے ہیں۔ وہاں سے حوالے دی جائیگی اس کے مطابق عمل کیا جاسکتا ہے۔ ہر حال کمپنیشن کے بارے میں تعہید لگا یا گیا ہے۔ کوئی قطعی چپر جیسا کہ اسارے میں کہ کتنا دینا چاہئے ہم نے تصدیق نہیں کیا۔ لیکن ہم نے کمپنیشن دینے کا حوالہ دیا ہے وہ ممٹی سے کم ہے۔ اور یہ صرف تعہید ہے۔ اور یہ چپر کہ ان کو ۷ گنا دیا جائے یا ۳ گنا دیا جائے یہ قطعی نہیں ہوا ہے۔ اور اس کے متعلق قانون بکر اسی اسمبلی میں آپکے سامنے آئیگا۔ ۳ کروڑ روپیے کے قریب قریب ۸۔۱۰ برس میں ان لوگوں کو کمپنیشن دینا پڑیگا۔ لیکن اگر اس میں سے کچھ نکال دیا پڑیگا تو مجھے کچھ اعتراض نہیں ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد کی حکومت اس جانب اقدام کر رہی ہے اور اس کے متعلق نومبر کے سیشن میں یہاں بل پیش ہو سکتا ہے۔ ہا ری گورنمنٹ نے مارچ کو حائرہ لیا جس کو آج تین ماہ گوتے ہیں۔ اس کے پہلے بھی کچھ لوگ ہم میں سے اس گورنمنٹ میں تھے اس لئے یہ کہنے کی زیادہ گنجائش مل رہی ہے۔

یہ جو دھوڑا سا عرصہ ملا اوس میں بھی اب لے اتنی نکلیں میں ستلا لٹا۔ (Laughter)
 ہم لے آنکھیں کھلی رکھ کر کام کرنے کی کوشش کی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہم
 کامیاب ہوئے ہیں لیکن اب اگر اس کوشش کو کوشش بھی سمجھنے کے لئے تیار ہو۔
 میں دو میں کیا حراب دوں؟

ٹیل انٹاریوں کی حد تک میں اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت کی یہ انیسی
 ہے کہ حالہ ار حلالہ ان کو حتم کر دیا جائے۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ ہم اگلے سال
 میں اس چکر کو لائیں گے۔

اس کے بعد میں دوسری چیزوں کی طرف جانا ہر ڈسٹرکٹ اڈمنسٹریٹس کے
 تعلق سے جو باتیں کہی گئیں ان میں کچھ اصلیت ہے یہ میں مانا ہوں ہمارے آفسس۔
 تحصیلدار۔ پیشکار۔ نائب تحصیلدار یہ پہلے سے تھے۔ جو ہمارے ورثہ میں آئے ہیں لیکن
 اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کچھ لوگ تھ بہ کار تھے۔ اور کچھ لوگ حباب تھے۔
 اب لوگوں میں سے کچھ لوگ چلے گئے۔ اور کچھ لوگ ہیں۔ انہیں ہم سنا ہمارے کی
 کریٹس کر رہے ہیں؟ لیکن ایک دن میں کامیاب کیسے ہو سکتے ہیں جو کرٹس ہے۔
 رشوت کا سلسلہ ہے۔ فیوڈلزم (Favouritism) ہے اس کو دو کرنے کے لئے
 قائم اٹھائے جارہے ہیں۔ لیکن یہ کام ایک دم نہیں ہو سکتا۔ یہ جو میں یہاں کہ رہا
 ہوں اسی طرح میں لے کلکٹرس کانفرنس ڈی۔ یس۔ پی اور عہدہ داروں کی کانفرنس میں
 بھی نہیں ہیں۔ یہ جو تبدیلی ہوئی اسے میں انقلاب نہیں کہتا کیونکہ اب اسکو انقلاب
 نہیں سمجھتے۔ انقلاب تو آپ اس کو سمجھتے ہیں جو آپ کے معنوں میں انقلاب ہو۔
 حال تو ایسی تبدیلی حیدر آباد میں ہوئی پہلے یہاں سے ان کو الائیڈ (Un-qualified)
 ملازمین تھے ان کو الائیڈ ان معنوں میں کہ وہ کوئی معیار قابلیت نہیں رکھتے تھے۔
 ریس ایکٹس کے بعد ری آرگنائزیشن (Reorganisation) کیا گیا۔ اس
 ری آرگنائزیشن کے بعد بھی ہم سے لوگ بچے۔ جو بچے ان میں کرلی فائڈ بھی تھے او
 ان کو الائیڈ فائڈ بھی۔ میں کسی خاص کمیونٹی کی بات نہیں کہہ رہا ہوں۔ اس میں
 کمیونٹی کے لوگ شامل تھے۔ جو لوگ ان کو الائیڈ فائڈ بھی ان کو الائیڈ لوگوں سے
 ری پلیس (Replace) کیا گیا۔ امتحان مقابلہ ان کے لئے رکھا گیا۔ جو
 تحصیلدار پہلے سے تھے ان میں اکثر کو الائیڈ فائڈ (Qualified) تھے
 اور کچھ ان کو الائیڈ فائڈ تھے۔ نئے طور پر جن کو الائیڈ فائڈ لوگوں کو۔ ہم لے لیا سکتے
 وہ کم ہرے کی وجہ سے ٹیسی ایکٹ یا فائرنگ مارٹری سے ری اور اچھی طرح
 واقف نہ رہے۔ اس لئے میں آپ سے بلیڈ (Plead) کرتا ہوں کہ آپ اسکو
 ٹالریٹ (Tolerate) کریں اور ان کو کچھ بہ حاصل کرنا موقع دیں۔ ہم
 سروسس کو ری آرگنائزڈ کر رہے ہیں۔ ہم نے کچھ غلطیاں کرتی ہیں۔ لیکن محض
 اس کی وجہ سے ڈسٹرکٹ اڈمنسٹریٹس پر آپ کو تنقید کر رہے ہیں وہ صحیح نہیں۔
 ڈسٹرکٹ اڈمنسٹریٹس کو اسپید اپ (Speed up) کرنے کی ضرورت محسوس کرتا

ہوں۔ معرر ارکان جو اس پر اس زیادہ زور دیکر تنقید کر رہے ہیں کہ نہ لوگ فرائض سے وابستہ ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ ساڑھے سات ہو رہے ہیں۔ میں نے پاس ساڑھے سات ۱۰ ۵ منٹ کم ہیں۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اسوس ہے کہ میں لمبی دہریہ کر کے کاغذی ہوں۔ اب میں محض طور پر دوسرے مذاکرات ذکر کرتا ہوں اور حلد سے حلد اپنا جواب دہم کرتا ہوں۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ڈسٹرکٹ کے تعلق سے میں صرف آپ سے فالو اپ کی خواہش کرتا ہوں۔ جو نقائص ہیں وہ اب حلد دور ہو جائیں گے۔ ٹیسسی ایکٹ کے تعلق سے میں ان تمام چیزوں کا کوئی جواب دہ نہیں چاہتا۔ اب سے معرر ممنوعہ لے کہا کہ ٹیسسی اگریکلچرل لیڈس ایکٹ کی وجہ سے درہ برابر بھی فائدہ نہیں ہو رہا ہے بلکہ اس کے نقصان ہی ہو رہا ہے۔ میں اس کا کچھ جواب نہیں دیتا۔ بلکہ اس کا جواب ان کے لاکھ بروٹکنڈ ٹیسس (Protected tenants) سے مل سکتا ہے جس میں پروٹکنڈ ٹیسس کا سرٹیفیکٹ دیا گیا۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے لاکھ میں سے کچھ مستعید نہیں ہو رہے ہوں لیکن اسکے نہ سعی ہو نہیں کہ بروٹکنڈ ٹیسس کو جس قانون کے تحت رائٹس (Rights) دئے گئے ہیں وہ فالو (Follow) نہیں کیا جا رہا ہے۔ اس طرح مایوسانہ انداز میں پریجودیس (Prejudice) کے ساتھ عورتوں کو مناسبت نہیں۔ میں کریٹی سزم (Criticism) کو ویلکم (Welcome) کرتا ہوں لیکن اس قانون سے جو فوائد ہو رہے ہیں ان کو تسلیم کرتے ہوئے جو نقصانات ہو رہے ہیں سلائے جائیں اور ڈیفینٹ پروپوزل (Definite proposal) پیش کیا جائے تو مناسب ہے۔ مدعو کہا جاتا ہے کہ انوکس (Eviction) کے سلسلہ میں ایک آرڈیننس (Ordinance) کو نکالنا چاہئے جس میں بوجھتا ہوں کہ اسکے کیا معنی ہیں؟ ٹیسسی ایکٹ کی دفعات موجود ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ انوکس کس صورتوں میں ہو سکتا ہے اور کس صورتوں میں نہیں۔ اسکے علاوہ جب کہیں انوکس ہونا ہے تو اس کی تحقیقات کی جاتی ہے اور حرماتہ عائد کیا جاتا ہے۔ اسکا ایفیکٹ (Effect) لیڈ لارڈس پر بھی ہوتا ہے۔

میں اس چیز کو مانتا ہوں کہ وہ غریب کسان وہ ٹیسس جنہیں لنگوئی نصیب نہیں کیسے حال مکے ہیں کہ انکے حقوق کیا ہیں۔ انکو عدالت میں جانے پر مجبور کیا جائے تو پھر ہم کس مرض کی دوا ہیں؟ ان کو کیا معلوم کہ کیا بات ہے۔ اس قانون کو بدل دیا جائے اور دوسرا قانون لایا جائے پھر بھی کیا ہوگا؟ آج تک اس قانون سے فائدہ اٹھانے والے آدمی کو اگر معلوم نہیں ہے کہ یہ فائدہ اسے مل رہا ہے اگر وہ اس قابل ہیں کہ وہ قانون کا فائدہ اٹھائے تو ہم کو سیریسلی (Serious'y) سوچنا چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ اس قانون سے ملنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ یہ فرض ہم پر عائد ہوتا ہے جو پبلک کی سیوا کرنے والے ہیں اور ایسے عریوں کے لئے ابھی جان قربان کر کے لائے تیار ہیں۔ آخر ہم کس مرض کی دوا ہیں؟

ایک آنریبل ممبر - کتنے بے قاعدگی کرنے والوں کو حیل میں رکھا گیا ہے ؟
 شری بی۔ رام کشن راؤ - بے قاعدگی کرنے والے یا ہے۔ سو ہوں ہزار ہوں۔
 بھی ہوں انہیں۔ بل میں بد کرنا ہی ہوگا۔

ٹینٹس کی ان مسکلات کو دور کرنے کے لئے حکومت حتیٰ کونسل کر سکتی ہے
 کر رہی ہے۔ معاملات الجھے ہوئے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو لیڈ لارڈس اور
 ٹینٹس میں سمجھوتہ ہوئے ہیں دیتے۔ قانون کی پاسدی کرانے والوں کے ساتھ لوارنس
 میں کرتے۔ ہر حال کئی الجھنیں ہیں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - کسی سہا کی طرف سے ٹینٹس اور لیڈ لارڈس
 میں سمجھوتہ کرانے کی کونسل کی گئی تو آپ بے اسکو پیرل گورنمنٹ (Para' el Govt)
 کا نام دیا۔

شری بی۔ رام کشن راؤ - اس سہاے یقیناً پیرل گورنمنٹ کا طریقہ اختیار کیا۔
 سمجھوتہ کرانے کی کونسل میں کی گئی بلکہ فیصلے کئے گئے۔ رہائے عائد کئے
 گئے۔ آڈیٹ سو وہیہ حرمائے کر کے اسکی کونسل کی گئی نہ رہا، وصول ہونے
 جائیں۔ اس قسم کی رپورٹس (Reports) ہیں۔ یہاں نہیں اس قسم کا
 کوششیں کی۔ اٹائیگی۔ حکومت ہرگز اکو برداشت نہیں دیتی (Chees)

آری ٹریس (Arbitration) کیجئے۔ جاگیر داروں کے مٹانے کی رہنمائی
 کیجئے۔ آپ کا کر فیصلہ کرنا اور بیوپاس کر کے سے تعین کر دینگے ورنہ شخص
 اسکی تعمیل کریگا؟ قانون کی عمل آوی کے لئے حتیٰ کر رہیں کی حاکمی دیں کی ڈی
 میں ایک سچیس کا سواگ کرنا ہوں جو دیا گیا۔ بوڈ آف ریویو ایک کمیٹی بنائے
 جسکا صدر تحصیلدار ہو اور دو نا اہل ممبرس ہوں، اس کمیٹی کا وصریہ ہوگا نہ
 وہ ٹینٹس اور لیڈ لارڈس میں و براعات ہوں انہیں آر بیٹریٹ (Arbitrate)
 کرے۔ اسکے بعد ٹریبیونل کے لئے پراویزوں ہے۔ ہمارے پاس ایسے تحاویر قریب قریب
 مسطورہ ہیں ان سے ضرور فائدہ ہوگا۔ میں ان تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا۔ وقت
 ہوچکا ہے۔ چونکہ آپ بے پیرل گورنمنٹ کا ذکر کیا اسلئے کہا پڑا۔ یہ ڈنلی بیور کا
 پپر ہے۔

"A well-manned Parallel Government exists in Nalgonda.

Shri V. D. Deshpande : Please bring that into court and we will reply there.

Shri B. Ramkrishna Rao : I know the reply will appear in tomorrow's News Paper.

شری متی آرٹھ کلا دیوی - یہ ناکابل جھوٹ ہے۔

Mr. Speaker : No discussion Please.

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ بوری باتوں کا جواب میں نے اپنی پہلی تقریر میں دیدیا ہے۔ مسی لیجسلیٹس ڈیپارٹمنٹ ہے۔ ٹیسٹس اور لیڈ لارڈس کے تراعات اس کی رو سے حل ہو سکتے ہیں۔ سیلک آف دی رائٹس (Selling of the Rights) کے بارے میں مفصل غور کیا گیا ہے۔ تعلقوں کو بدلایا گیا ہے۔ دھارہ معاف کیا گیا ہے جس کے لئے ۲۵ برس سے ایکٹیس (Agitation) ہو رہا تھا۔ نئے داروں کو رسیات میں درختوں کا حق دیا گیا ہے اور جمعہ صدی کا قانون سنبلی فائی (Simplify) کیا گیا ہے۔ تہہ ہدی کے چھلے قانون کو انالس (Abolish) کیا گیا ہے۔ لیوی (Levy) کے رولس کی ترمیم کی گئی ہے۔ کچھ ڈائریکشنس (Directions) دئے گئے ہیں۔ سرکاری رسیات پر ان انہارائیڈ (Unauthorised) لوگوں کے قصہ کے بارے میں

شری کے۔ ایل۔ نرسنگھووان راؤ۔ کیا ہریچوں کو رسیات کی تقسیم کے بارے میں کچھ رولس سائے گئے ہیں ؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ میں نے اسپیکل لاؤی رولس سائے ہیں۔ وینواجی بھاوے نے کہا ہے کہ بھودان یگیہ کے رولس سائے چاہئیں۔ ڈسٹری بیوشن آف لیڈ (Distribution of Land) کے سلسلہ میں ایک کمیٹی بٹھائی گئی ہے۔ اس کے متعلق روبرولس ہمارے پاس ہیں۔ آئے والے سیس میں بینس ہونگے اور کمپریس کے مسئلہ پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری ساری کوششیں آج کے معیار پر پوری نہ آئیں اور میں اسکی امید بھی نہیں رکھتا کہ وہ بوری اتریگی۔ آج کے معیار پر ہیں تو میں اپنے معیار پر انارے کی کوشش کرونگا۔

لجسلیٹس کے بارے میں چھوٹی چھوٹی چیزوں پر اطمہار خیال کیا گیا لیجسلیٹس کے تعلق سے جو کچھ کہا گیا وہ ایک ایسی بات ہے جو انتظامی اصولوں کے نقطہ نظر سے اس میں کمی یا اکامی کی گنجائش نہیں ہے۔ کٹ موٹس کے ذریعہ سے جو کچھ کہا گیا اس پر ڈسکشن (Discussion) کرنا مقصود تھا۔

کرپشن کی حد تک میں اپنے ڈپارٹمنٹ کی حد تک جواب دوں گا اور اگر چیف مسٹر کی جتیب سے سارے ڈپارٹمنٹس کی حد تک بھی کہوں تو بیجا ہو گا۔ میں حکومت کی جانب سے اس سے انکار نہیں کرنا اور میں کہتا کہ اسکی ذمہ داری حکومت پر نہیں ہے۔ حکومت کے عہدہ دار چور ہوں یا بڑے کرپٹ ہوں یا کچھ کچھ کرپشن کے مرتکب ہوتے ہوں جو حکومت پر اسکی ذمہ داری ضرور ہے۔ میں اسکو مانتا ہوں۔ ہاؤس میں صحیح طور پر کہا گیا کہ ہمارا اڈمنسٹریشن کرپشن میں مبتلا ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ اسکی ذمہ دار رعایا بھی ہے اس کے ذمہ دار عوام ہیں جو رشوت دینے کے عادی ہو گئے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیزیں بہت جلد ختم ہو جائیں گی۔ لیوی کا موجودہ طریقہ برحساب ہو جائے تو آدھا کرپشن دور ہو جائے گا۔ اس طریقہ سے ہم ضرور کوشش کریں گے ہماری سی۔ آئی۔ ڈی میں ایک انٹی کرپشن برانچ (Anti-corruption Branch) ہے اس کے پاس (۱۴۸) عہدہ داروں کے خلاف رسوت ستانی کی درخواستیں وصول ہوتی ہیں

پولیس نے ان کی تحقیقات کی اور جن کے بارے میں ثوب فراہم ہو سکا انکے خلاف کارروائی کی گئی۔ اور چند ایسے ہیں جن کے خلاف ثوب نہ مل سکا۔ رسوب ایسی چیز ہے کہ اس کے الزامات کو ثابت کرنا مشکل بلکہ قریب قریب ناممکن ہے اسکے باوجود ان پر ایڈمنسٹریٹو (Administratively) اسٹپ (Step) لگا گئے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ہمارے ایڈمنسٹریٹس کے چھوٹے عہدہ دار جوڑے عہدہ داروں کے بھائے ہوں مثلاً گرداور۔ لیوی گرداور۔ رسد کے انسپکٹرس۔ یا تحصیلدار انکی بیٹیں ہوں۔ لیکن جہاں تک انریک آفیسرس (Upper-rank Officers) کے تعلق ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ ان میں کورس نہیں ہے۔ البتہ اس زمانہ میں جس زمانہ کی یاد آپ کے دل میں ہے عہدہ داروں سے قطع نظر انریک لیڈر بھی اس میں مبتلا تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ عالیجناب اسپیکر صاحب کا بھی دھن اسطرح گیا ہوگا جسطرح میں اشارہ کر رہا ہوں۔ ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ عہدہ داروں کے جو شاید کچھ کرپٹ ہوں بڑے عہدہ دار کرپٹ نہیں ہیں بلکہ میں یہاں تک کہنے کے لئے تیار ہوں کہ ہمارے سب گرداور اور پورے تحصیلدار بھی اس میں مبتلا ہیں۔ شاید ہی چند ایسے ہوں۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ وہ وقت پر کام نہ کرتے ہوں۔ جن سوالات کا تعلق ریونیو ڈپارٹمنٹ سے تھا میں سمجھتا ہوں کہ میں نے ان سب کا جواب دیدیا ہے اور اگر کچھ رہ گئے ہیں تو آئندہ کہہ دوں گا۔ جنرل ایڈمنسٹریٹس ڈپارٹمنٹ (General Administration Department) کے تعلق سے حوا اعتراضات ہوئے ہیں) ان میں سب سے زیادہ اعتراضات ہاسپٹالیٹی ڈپارٹمنٹ (Hospitality Department) پر ہوئے ہیں۔ اسکو پہلے عامرہ کہا جاتا تھا اب اس نام کو اس لئے بدل دیا گیا ہے کہ اس نام میں، اس کے الفاظ میں کچھ ایسی نواس تھی جسکی وجہ سے اسکو بدل دیا جاتا ہے مناسب سمجھا گیا اور اب اس ڈپارٹمنٹ کا نام ہاسپٹالیٹی ڈپارٹمنٹ رکھا گیا ہے۔ اسکا پراویژن پہلے ساڑھے سات لاکھ روپیے تھا۔ سنہ ۱۹۵۱ء میں گوروا لاکسٹی یا برسگراؤ کمیٹی نے حوسٹیسٹس بیس کئے تھے ان کے اعتبار سے تخفیف کی قیمتیں سب سے زیادہ اسی ڈپارٹمنٹ پر لگی۔ سنہ ۱۹۵۲ء میں یہ رقم ۷ لاکھ ۶۵ ہزار سے (۲,۷۱,۸۸۳) پر لائی گئی۔ اسطرح قریب قریب ۵ لاکھ کی تخفیف ہوئی۔ ریوائیڈ اسٹیمٹ (Revised Estimate) میں یہ معلوم ہوا کہ اکائی کے ساتھ خرچ کرے پر بھی ۲ لاکھ ۷۱ ہزار روپیے خرچ کرنا ہی ہوگا۔ میں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس رقم میں مسٹرس کی موٹروں کے پٹرول کے اخراجات بھی شریک رہتے ہیں۔ اب بھی شریک ہیں۔ اسی طریقہ پر باہر سے جو ڈسٹنگویشڈ گسٹس (Distinguished guests) آتے ہیں انکے اخراجات بھی اس میں شامل ہیں۔ ممکن ہے آپ کہیں کہ انکے لئے لیک ویو گسٹ ہاؤس ہے۔ یہاں پنڈت خواہر لال نہرو یا گوپال سوامی آنگار آتے ہیں۔ آپ کہیں گے کہ انکے لئے ہاسپٹالیٹی کا انتظام حکومت کیوں کرتی ہے؟ مگر آپ مجھے چاہے کنزرویٹو (Conservative) کہئے یا دکنی کلچر کا نمائندہ لیکن جیسا کہ میری ہن معصومہ بیگم صاحبہ نے کہا میں انکی رائے سے متفق ہوں۔ ہمارے چہلر آباد کی روایات ہی ایسے ہیں۔ اس کے لحاظ سے کیا یہ ممکن ہے کہ حیدر آباد کی

حکومت ہی ان ہاسٹیل (In hospitable) ہو جائے۔ کسی آدمی کو یہاں جگہ نہ دے۔ یہ غلط ہوگا۔ کیا دوسرے صوبوں میں ایسا ہونا ہے؟ میں مذہب اس گورنمنٹ کا گسٹ (Guest) رہا ہوں۔ ان کے پاس بھی ایک گورنمنٹ ہاسٹیل تھی ڈنارٹمنٹ ہے۔ ممی گورنمنٹ کا گسٹ رہا ہوں وہاں بھی یہ محکمہ ہے۔ اسے بحث میں اس کے لئے دو لاکھ روپیے رکھنا کوئی ایسی چیز نہیں جو اعتراض کے قابل ہو۔ اگر آپ دوسروں کی ہاسٹیل نہ کریں گے تو کیا وہ ہماری ہاسٹیل کریں گے؟ یہ اسٹیٹ کی ایسی چیز ہے جو بحث کو بھکاری نہیں بنا سکتی۔ یہ حکومت کے لوازمات میں سے ہے۔ مسٹرس یا چیف مسٹرس کے لئے ہیں۔ جس کرسی پر ہم ہیں یہ اس کے لوازمات ہیں آپ لوگوں میں سے کوئی دوسرا اگر میرے پاس آئے اور اگر میں شرب یا کافی نہ پلاؤں تو میں برا سمجھاؤں گا۔ یہ چیزیں چھوٹی چھوٹی سی ہیں میں کہوں گا کہ اس پر ہاؤس کو اعتراض نہ ہونا چاہئے۔ میں آپ کو یہ دلانا چاہتا ہوں کہ حال ہی میں ۱۵ دن کے اندر روائڈ پروپوزل کے لحاظ سے بحث چھپ کر آجائے کے بعد بھی کمی کی گئی ہے۔ جب الاؤنس کا بل پاس ہوا تو اس وقت مسٹرس کے نٹروں کا جو حرج رکھا گیا ہے وہ رقم بھی اس انٹم (Item) سے خارج ہوا ہے۔

اس کے بعد ڈیمانڈ نمبر (۱۳) مسٹروں کی تنخواہوں کے بارے میں ہے۔ بدقسمتی سے یہ نمبر بھی (۱۳) ہے اور مسٹروں کی تعداد بھی (۱۳)۔ ممکن ہے اس پر بھی اعتراض ہو۔ ظاہر ہے جب تعداد بڑھ جاتی ہے تو مسٹرس اور ان کے اسٹاف کی تنخواہوں وغیرہ کا حرج بھی بڑھ جاتا ہے۔ لیکن اگر پہلے کے مقابلہ میں تنخواہوں کا مقابلہ کیا جائے تو حرج میں قریب قریب کمی ہی ہوئی ہے۔ پہلے یہاں ۸ مسٹرس تھے جن کی مجموعی تنخواہ آج کے ۱۳ مسٹرس کی تنخواہوں سے زیادہ تھی۔ میں نے حساب نہیں کیا ہے اب حساب کر لیں۔ عرصہ یہ کہ اس میں بھڑکا سا ضرور اضافہ ہوا ہے۔ یہ ہونے کی بات ہے۔ یہ ڈیموکریسی کا حمیازہ ہے جسے آج ہم کو بھگنا پڑ رہا ہے۔ جس طرح لیجسلیٹرس کی تنخواہیں ہیں اسی طرح یہ بھی ڈیموکریسی کا حمیازہ ہے ہر حال ہم نے اس پر کافی غور کر کے کمی کی ہے۔ غیر ضروری مذاہ کو ختم کر کے پیریسیسٹرز (Bare necessities) کو رکھا ہے۔ اب اس میں مرید تحفہ کی گجائٹس ہیں۔ سکرٹریز اور ان کے ڈنارٹمنٹس کی تنخواہوں کے بارے میں کہا گیا۔ جنرل ایڈمنسٹریٹرس ڈنارٹمنٹ کے بارے میں کہا گیا اس کا جواب میں میں دوں گا۔ اس کا جواب آرہیل ممبر کو کرتے دیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جو سکرٹریز اور دیگر اسٹاف کے ممبر ہیں ان کے اور حکومت کے درمیان اگر بحث ہے۔ ان دی لارجر انٹرسٹ (In the larger interest) میں برداشت کرنا ضروری ہے۔ اس میں کئی مرتبہ تحفہ ہوا ہے۔ کئی الوننس کم کر دیئے گئے ہیں۔ اس سے پہلے کئی الوننس تھے۔ اب ہمت سے موقوف کر دیئے گئے ہیں۔ تین مرتبہ کیسٹ میں ان کی لسٹ آئی۔ ایک مرتبہ حد لوگوں کو چھاؤں گیا۔ دوسری مرتبہ کچھ لوگ چھائے گئے اور تیسری مرتبہ کچھ۔ اب صرف یونیفارمی اور سرویس کے لحاظ سے الوننس ملتے چاہئیں وہی دئے جا رہے ہیں۔ سکرٹریز کی تنخواہیں زیادہ ہونے کے بارے میں کہا

گیا لیکن وہ کاؤنٹڈ سرویسز (Counted se vices) کے لوگ ہیں۔ آئی۔سی۔ ایس۔ آیسرس ہیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے ساتھ انکے کنٹراکٹس (Contracts) ہیں۔ اس لحاظ سے انہیں براؤیڈنٹ فنڈ اور پشس وغیرہ دینا پڑتا ہے لیکن اگر اب دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ حقیقت میں کتنے روپے انکے ہاتھ آتے ہیں۔ ۱۱۶۰ روپے ہر ماہ انکی تنخواہ سے وضعا ہوتے ہیں۔ اور انہیں صرف ۱۶۰۰ روپے ہاتھ آتے ہیں۔ پیپر پر دکھا لے کے لئے انہیں ۲۷۰ یا بشمول الونس ۳۳۰ روپے ملتے ہیں لیکن انہیں ۶۰۰ روپے انکم ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ کیا اسکے ناوجود بھی کہا جاسکتا ہے کہ انکی تنخواہیں زیادہ ہیں؟ آئی۔ اے۔ ایس کے انٹیگریشن (Integration) کے بعد یہ سوال بھی ناکافی نہیں رہتا۔

ایک اور ایٹم ۳۹۔ لندن کے گھروں کے بارے میں ۱۶۷۰۰ روپیوں سے متعلق ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ کیا چیف سکریٹری کے بارے میں معلوم کرایا جاسکتا ہے کہ انہیں یہاں رکھے کے لئے کوئی لروم ہے؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ چیف سکریٹری اور آئی۔ سی۔ پی ان دو عہدوں پر سٹرل گورنمنٹ کے عہدہ دار ہیں۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ سٹرل گورنمنٹ ان عہدوں پر اپنی جانب سے تقرر کرتی ہے۔ واقعہ صرف اس قدر ہے کہ سٹرل گورنمنٹ کو پارٹ (ن) اسٹیشن پر کانسٹی ٹیوٹس کے محکمہ نگرانی کا حق ہے اور خاص طور پر بحس طرح آریمل ممبر کاوا کرتی ہے کہا حیدرآباد کی صورت میں پولیس ایکشن کے بعد تھوڑے سے پریکٹیکل (Particular) فرائض جو انکے ذمہ ہیں ان کے پیسے بطور اور چونکہ انکی پوسٹس (Key posts) ہیں اسلئے ان پر تقررات کے وقت ان سے مشورہ کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے بھی کہ انڈسٹریل سروسز ایس ایچ پورے میں ہوئے ہیں۔ آئی۔ اے۔ ایس کا انٹیگریشن ہوا ہے لیکن ابھی یہ چیر مکمل نہیں ہوئی ہے۔ ان پوسٹس پر تقرر کا اختیار حکومت حیدرآباد کو ہے۔ سٹرل گورنمنٹ سے توسط کو سلا (Counsellor) مشورہ کرنا پڑتا ہے۔ ان حالات میں چیف سکریٹری اور آئی۔ سی۔ پی کے تقررات کے ضمن میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ڈیموکریٹک گورنمنٹ میں یہ قید کیوں عائد کی گئی ہے۔ یہ کہا صحیح نہ ہوگا۔ اسلئے کہ گورنمنٹ آف انڈیا بھی ہاری ہی گورنمنٹ ہے۔ اہم معاملات میں انکے ڈائرکشن (Direction) کو ہم حوشی سے قبول کرتے ہیں۔

لندن کے سنگلوں کے سلسلے میں مجھے یہ کہا ہے کہ وہاں کے دو ننگلے فلمورگارڈن اور حیدرآباد ہاؤس حیدرآباد گورنمنٹ کے ہیں۔ انکالبر ہولڈ ہے۔ حیدرآباد ہاؤس میں اس وقت پرنس آف برار اور انکے لڑکے موجود ہیں۔ اسکے میینٹیننس (Maintenance) کا نار نظام ادا کرتے ہیں اسے حیدرآباد گورنمنٹ نہیں اٹھاتا۔ یہ ننگلے فروخت کئے جانے والے ہیں۔ حال ہی میں آفرس (Offers) آئے ہیں۔ اگر یہ آفرس ٹھیک معلوم ہوں تو انہیں بیچ دیا جائیگا۔ بہت ممکن ہے کہ خود نظام انہیں خرید لیں۔ اسلئے کہ اس میں انکے پوتے مقیم ہیں۔ فلمورگارڈن میں گورنمنٹ آف انڈیا کے ہائی کمشنر کا عملہ موجود ہے۔ جس زمانہ میں حیدرآباد کے ایجنٹ لندن میں تھے اس وقت یہ خرید گیا تھا۔ اسکا

ایزہولڈ ہے۔ ہاؤ کمشنر انڈیا اس کا کرایہ ادا کرتے ہیں۔ اسکے میٹیس کے اخراجات بچٹ میں رکھے گئے ہیں۔ نہ لاری ہے کہ جب کوئی چیز ہے تو اسکے میٹیس کے اخراجات تو برداشت کرنا ہی پڑیگا۔ خصوصاً لندن جیسے مقام پر طاہر ہے حرجہ ہوتا ہی ہے۔

شری لکشمی کوٹا - کیا اس کے لئے اسٹاف بھی ہے ؟

شری بی۔ رام کشن راؤ - اسٹاف نہیں ہے۔ جو آفیسر پیروی کے لئے یہاں سے جاتے ہیں وہاں رہتے ہیں۔ کوئی خاص اسٹاف وہاں نہیں ہے۔ سب کو ریڈیوس (Reduce) کر دیا گیا ہے۔ حیدرآباد کے جو طلباء لندن میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں انکے انتظام کے لئے ایک یا دو آدمی وہاں ہیں جو ہائی کمشنر انڈیا کے تحت کام کرتے ہیں۔

اسکے بعد ٹیریٹوریل اور پولیٹیکل پشس ہیں۔ میں نے منصوبوں کا ذکر کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں اسے مزید دھرانے کی ضرورت نہیں۔

حاگیر اڈمنسٹریٹس ڈپارٹمنٹ کے بارے میں کہا گیا۔ یہ مسئلہ صاف ہے۔ ۱۸ کروڑ کمیونسٹن دیا جا رہا ہے جو ۱۰-۲۰ سال میں ادا ہوگا۔ حاگیراٹ کے لکویڈیشن (Liquidation) کا جو پراسس ہے اسکو عمل میں لانے کے لئے حاگیر اڈمنسٹریٹس آفس ہے۔ اس کے لئے گورنمنٹ نے اپنی جانب سے کوئی علیحدہ سکرٹری نہیں رکھا ہے۔ بلکہ ایجوکیشن سکرٹری سے ہی یہ کام لیا جا رہا ہے۔ التہ عملہ پہلے ۳ لاکھ کے صروفہ سے کام کرتا تھا اب اس فیکر کو گھٹا کر ۲ لاکھ ۶۲ ہزار کر دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی چھ مہینے کا معاملہ ہے۔ ۶-۷ مہینے کے اندر جب پورے کاروبار تکمیل پا جائیگے اور ووچرس (Vouchers) دیدیے جائیگے اس وقت یہ ایٹم بھی ختم ہو جائیگا۔ کمیونیشن دیا جا رہا ہے تو اس کا بھی اس وقت تک ناک رہا ضروری ہے۔ آپ یہ کیوں نہیں دیکھتے کہ ہندوستان میں، سارے بھارت میں سب سے پہلے حاگیروں کا اہالیٹس کس جگہ ہوا۔ حیدرآباد میں ہوا۔ فٹ کس ان انڈیا۔ سردار بٹل جس وقت موجود تھے انہوں نے اس مسئلہ پر غور کر کے ایسے کمیونیشن کا فصلہ کیا۔ وہ اس کا اندیشہ کرتے تھے کہ حاگیراٹ کا قصہ آسانی سے حاصل کرنا دشوار ہے۔ اس میں بڑی ہل چل ہوگی اور ربر دستہ کرنی پڑے گی لیکن وہ اس طرح زبردستی کرنا نہیں چاہتے تھے۔ اس لحاظ سے انہوں نے سب سے پہلے حیدرآباد میں جاگیراٹ پر قصہ کر لیا۔ شائد آپ دیکھ رہے ہونگے کہ راجستھان اور سوراشٹرا میں تو اب بل پیش ہو رہا ہے۔

ہوسکتا ہے آپ کہیں کہ سب جنرس (Generous) طریقہ پر معاوضہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس بارے میں میں بحث کرنا نہیں چاہتا کیونکہ آپ نے نام دیا ہے کہ میں جاگیرداروں کا دوس ہوں اور میں خود ایک چھوٹا سا حاگیر دار ہوں۔ اگر مجھے اپنے آپ سے محبت ہے تو یہ ایک فطری چیز ہے۔ لیکن میں آپ سے ایک ان بياسڈ (Unbiased) نقطہ نظر رکھسکر جانچنے کی درخواست کرتا ہوں۔ ایک امیر ہائیکا جسکو ۳ لاکھ

۸۰ ہزار روپیہ ملا کرتے تھے اسکو آج ۹۹ ہزار روپے مل رہے ہیں۔ اس کمیشن کی قسطوں میں اگر اضافہ کیا جائے تو کم مدد لگے گی اور اگر کمیشن کم کیا جائے تو مدد زیادہ ہوگی۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے اسکو طے کیا ہے۔ نہ ہوسکتا ہے کہ یہ آپکی رائے کے سوا ہی ہو لکن یہ بیچرل جسٹس (Natural justice) کے خلاف ہوگا۔ اگر آپ چاہیں تو موڈ آف پیمنٹ (Mode of Payment) میں تبدیلی کرسکتے ہیں۔ میں پولیٹیکلی (Politically) (Administrative) اور لگلی (Legally) (Rule-out) میں کر رہا ہوں۔ لیکن اس میں بہت سی دفعیں ہیں اس لئے میں آنکو وارن (Warn) کرنا چاہتا ہوں۔ باقی باتوں کے متعلق میں زیادہ تفصیلات مان کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت تک ہی میری تعزیر بہت لمبی چوڑی ہوگئی ہے اور جو چیزیں باقی رہ گئی ہیں وہ بہت ہیں اسلئے تمام تفصیلات کا جواب دینا ناممکن ہے۔ میں آنکو آکھ کرنا چاہتا ہوں کہ جو باتیں کہی گئی ہیں میں ان سے ناواقف نہیں ہوں اور جس چیزوں کی طرف حکومت کو توجہ دلائی گئی ہے ' جس نقائص اور ڈیفیکٹس (Defects) کی طرف اشارہ کیا گیا ہے انکو دور کرے گا میں آپکو اطمینان دلانا چاہتا ہوں۔ یہ ہوسکتا ہے کہ آپکی سرل بھی وہی ہو جس راستہ پر ہم حل رہے ہیں۔ آپکا جو طریقہ ہے وہ دوسرا طریقہ ہوسکتا ہے لکن میں آنریبل لیڈر آف انورس سے نہ کہنا چاہتا ہوں کہ انکی اور ہماری سرل ایک ہی ہے اور وہ ہے ڈیموکریٹک سوسلزم۔ اگر حیکہ ہمارے راستے الگ الگ ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ سوائے حید اختلاف کے وہ راستہ بڑی حد تک عوامی جمہوری حکومت کا ہی ہے۔ اور اس سے بڑی حد تک عوام کو اطمینان حاصل ہوگا۔ اگر اس میں کچھ دیر لگے گی تو میں صرف آپ سے صبر و ٹولرینس (Toleration) کی درخواست کروں گا۔

شری۔ وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ اتنی بڑی تقریر کے بعد اب ہم اس حالت میں ہیں ہیں کہ کٹ موسس کے متعلق اپنا مسئلہ دیں یا انہیں واپس لیں۔ اور میں یہ بھی خیال نہیں کرتا کہ اس میں ہاؤس کا کچھ نقصان ہوئے والا ہے۔ اسلئے میں عرض کروں گا کہ کل کوئسچن آؤر کے بعد گرانٹس پیش کئے جائیں۔

مسٹر اسپیکر۔ نوکیا بہت سارے کٹ موسس واپس لینے کی آمد ہے ۵

شری پانی ریڈی۔ کیا اس شرط پر ٹائم دیا جائیگا ؟

ڈاکٹر چا ریڈی۔ اسپیکر کے دوران میں ہی سونچا جاسکتا ہے۔ بعد میں سونچے گا موقع نہیں رہتا۔

مسٹر اسپیکر۔ ہاں وقت کا سوال ہے۔ میری گھڑی میں ۸ بجکر ۱۰ منٹ ہوئے ہیں اور ٹیل کی گھڑی میں ۸ بجکر ۵ منٹ ہوئے ہیں۔

شریمتی شاہجہاں بیگم۔ اب ۸ بجکر پانچ منٹ ہوئے ہیں۔

شری بی۔رام کتس راؤ۔ اگر عالی جناب دیں تو میں یہ عرصہ کرونگا کہ عام طور پر پارلیمان اور۔ گورنمنٹ میں یہ طریقہ رائج ہے نہ اسٹیمپس اس کی اس وقت تہاری کی جاتی ہے اور ووٹس (Votes) لئے جاتے ہیں۔ ۱۲ گھنٹے ۱۸ گھنٹے گذر جاتے ہیں بعد ممکن ہے کہ سری انیل میں انہی طائفہ رہے اور میرے معرر دوسرے ایسے کتب موسس واس لیے راضی ہوں اور پھر رور لگائے والے ہوں اسلئے اس وقت حکمہ میرے دوسرے ہمس رہے ہیں ووٹ لیا جانا بہتر ہوگا۔

مسٹر اسپیکر۔ انہی میں لے کہا تھا کہ اس مسئلہ کو ہم آج ہی حل کریں گے۔ اسلئے میں اسٹیمپس ووٹ کے لئے رکھتا ہوں۔ سری اے۔ راج ریڈی

شری وی۔ ڈی۔ دیسیا نڈے۔ وہ یہاں نہیں ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ لیکن چونکہ کٹ موسس . . .

سری متی شاہجہاں بیگم۔ وہ آگئے۔

سری اے راج ریڈی۔ سیرا کٹ موسس ووٹ کٹ لئے رکھا جائے۔

Mr. Speaker . The question is —

“That the demand under the Head Land Revenue be reduced by Rs 15,19,800”

The motion was negatived

Mr. Speaker Next cut motion Shri Uddhava Rao Patil.

Shri Uddhava Rao Patil I beg leave of the House to withdraw my cut motion

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker . Shri B. Krishnarajah

Shri B. Krishnarajah I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn

Mr Speaker : Shri L. Muttiah.

(Shri L Muttiah was not present in his seat)

Mr. Speaker : When once the cut motion is moved, it has to be put to vote.

The question is .

“That the demand under the head ‘ Land Revenue’ be reduced by Re 1’-

The motion was negatived.

Shri V. D. Deshpande : I demand division

The House divided.

Ayes

Noes

56

81

The motion was negatived.

Mr. Speaker : *Shri. V. D. Deshpande.*

Shri V. D. Deshpande : I do not want to press my cut motion. I am withdrawing it.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker . Next. *Shri K Sreenivasa Rao.*

Shri K. Sreemvasa Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker : *Shri Sripat Rao.*

Shri Sripat Rao . I beg leave of the House to withdraw my cut motion

The motion was by leave of the house withdrawn.

Mr Speaker . *Shri B. D. Deshmukh.*

Shri B. D. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker : Demand No. 5. *Shri A. Raj Reddy.*

Shri A. Raj Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker : Demand No. 12. *Shri A. Raj Reddy.*

Shri A. Raj Reddy : I want the cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is .

“ That the demand under the Head ‘ Government Hospitality Organisation ’ be reduced by Rs 2,46,200 ”

The motion was negatived.

Mr. Speaker : Next Demand No. 13 Shri A. Raj Reddy.

Shri A. Raj Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker : Shri K. V Narayan Reddy.

K. V Narayan Reddy : I beg leave of the House to withdraw my 3 cut motions under this head.

The motions were by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker . Demand No. 17. Shri Ankush Rao Venkat Rao.

Shri Ankush Rao Venkat Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker : Shri Ch Venkat Rama Rao.

Shri Ch. Venkat Rama Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker : Shri A. Raj Reddy.

Shri A. Raj Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker : Next, Demand No. 21.

An hon. Member: This cut motion has already been disallowed.

Mr. Speaker : Next. Demand No. 39. Shri Sreeramulu.

Shri G. Sreeramulu : I wish my cut motion be put to vote.

Mr. Speaker The question is .

"That the demand under the Head 'Charges in England, and High Commissioner for India in London' be reduced by Rs 16,700"

The motion was negatived.

Shri Raja Ram . I demand a division, Sir.

The House divided

Ayes	Noes
55	81

The motion was negatived

Mr. Speaker Next Demand No 68. *Shri Deshpande*.

Shri V. D. Deshpande I demand that my cut motion be put to vote.

Mr. Speaker . The question is :

"That the Demand under 'Territorial and Political Pensions' be reduced by Rs 20,35,000".

The motion was negatived.

Mr. Speaker . Next Demand No. 78. *Shri Ch. Venkatrama Rao*.

Shri Ch Venkatrama Rao . I want to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker : Demand No 82 *Shri V. D. Deshpande*.

Shri V D Deshpande I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker . Demand No. 85 *Shri B D Deshmukh*

Shri B. D. Deshmukh I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the demand under 'Jagir Administration Expenditure' be reduced by Rs. 2,62,500".

The motion was negatived.

Mr Speaker : The question is :

"That the demands Nos 1, 3, 5, 12, 13, 14, 17, 21, 31, 35, 37, 39, 55, 65, 68, 73, 78, 81, 82 and 85, the aggregate being Rs. 1,96,66,025 be granted."

The motion was adopted.

Shri V. D. Deshpande : On a point of information, Sir.

یہ جو ڈیمانڈز کئے جا رہے ہیں میں سمجھتا ہوں ان کے بارے میں اگر الگ الگ ووٹنگ کر لی جائے گی تو ہوگا۔ یہ کہتا ہوں کہ ان کے بارے میں تو ہاں کہا جائے اور جلد کے بارے میں نہیں کہا جائے۔

مسٹر اسپیکر۔ طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی کٹ مونس منظور ہو جائے تو اسکو اس کی جگہ تک کم کر دیا جائے گا اور وہ ڈیمانڈ نکال دیا جائے گا۔

The House then adjourned till Nine of the clock on Saturday, the 21st June, 1952
